علمائے دیوبند کی آپسی خانہ جنگیوں اور تفرقے بازیوں پر ایک تاریخی دستاویز

قہر خداوندی بر فرقہ دیوبندی

المعروف به

علماء دیوبند اور تبلیغی جماعت کی باہمی جنگ وجدل

حصہ دوم

کس کس سے چھپاؤ گے تحریک ریا کاری
محفوظ ہیں تحریریں، مرقوم ہیں تقریریں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نوٹ: دیوبندیوں نے اپنی کتابوں میں جگہ جگہ خود کو اہل سنت و جماعت لکھا ہے۔ حالانکہ یہ سنی نہیں وہابی ہیں۔ لیکن کتاب کے اندر ہم نے بعض مقامات پر ''دیوبندی'' کا لفظ بریکٹ یا عبارت کی مناسبت سے لکھا ہے، تا کہ سمجھ میں آجائے کہ یہاں بات دیوبندیوں کی ہو رہی ہے۔ اسی طرح دیوبندیوں کے لئے مولانا کا لفظ محض ٹائیٹل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

فہرست حصہ دوم

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے

- ...... نبی پاک ﷺ کی پیشن گوئی،تبلیغی جماعت کی نشاندہی خود دیوبندی علما کے قلم سے
- ...... تبلیغی جماعت کا تعارف: علمائے دیوبند کے قلم سے
- ...... دیوبندی و تبلیغی جماعت کی باہمی خانہ جنگی و تفرقہ بازی
- ...... علماء و اکابرینِ دیوبند کی ''تبلیغی جماعت'' کے رد پر کتب،اوران پر تبصرے
- ...... تبلیغی جماعت: تبلیغی مبلغین کے رد پر احادیث اور علمائے دیوبند
- ...... تبلیغی جماعت: ''علماوصوفیا'' کے ساتھ دست و گریبان
- ...... تبلیغی جماعت کی ''مدارس وخانقاہوں'' سے نفرت ومخالفت
- ...... تبلیغی جماعت کی بدعات وخرافات،اور دین اسلام سے کھلی بغاوت
- ...... اسلامی تبلیغ اور تبلیغی جماعت کی تبلیغ میں فرق
- ...... طارق جمیل،جنید جمشد کی بےادبیاں و گستاخیاں اور علمائے دیوبند
- ...... تبلیغی جماعت کی تاویلات کے جوابات خود علمائے دیوبند کے قلم سے
- ...... تبلیغی جماعت کے شیعوں سے روابط،ان سے نکاح کرنا،ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا
- ...... فضائل اعمال کو قرآن پر فضلیت،جہاد کی مخالفت،مدارس کی مخالفت

تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں ان سب باتوں کا ثبوت علمائے دیوبند کی کتابوں سے

...... حرف آغاز ......

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم.

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

اِھْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ .صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنعَمْتَ عَلَیْھِمْ.غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآ لِّیْنَ . [اے اللہ] ہم کوسیدھا راستہ چلا۔راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔(القرآن)امابعد!

دیوبندیوں کے امام الیاس گھمن صاحب فرماتے ہیں کہ:

''گمراہی کا پہلا زینہ اوراول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق،خواہشاتِ نفسانی اورذاتی اغراض ومقاصد پرمبنی ہو۔چنانچہ حدیث مبارک میں ہے:''ما ضل قوم بعد ھدی کانو ا علیہ الا اوتو الجدل ''جامع الترمذی :سورۃ الزخرف.'' کہ کوئی قوم ہدایت پانے کے بعداس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہوجاتا۔

اہل بدعت [الٹا چورکوتوال کوڈانٹے والا حساب ہے،دیوبندی ہم سنیوں کو بدعتی کہتے ہیں حالانکہ اصل میں خود دیوبندی ہی بدعتی ہیں۔از ناقل] کا بھی آج یہی وطیرہ ہے۔قرآن وسنت کےنور سے محروم،خودرائی کے نشے میں مست اور بدعات ورسومات کے دلدل میں پھنسے یہ حضرات کچھ ایسی ہی کشمکش میں سرگرداں ہیں،بعض اہل بدعت ایک عمل کودرست قرار دیتے ہیں تو دوسرے اسی کو غلط کہہ رہے ہیں۔ایک مبتدع ایک

بات کو عین حق کہہ رہا ہے تو دوسرا اس عین باطل سے تعبیر کرتا نظر آتا ہے، کوئی جائز کہتا ہے تو کوئی ''گستاخی'' گردانتا ہے، ایک کے فتویٰ سے دوسرا فاسق اور کسی کے فتویٰ سے کوئی دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے۔ باہمی دست و گریبان کا یہ عالم ہے ......الامان والحفیظ۔(دست وگریبان جلد اص ۸)

دیوبندی مولوی الیاس گھمن صاحب کی تقریظ سے بات بالکل واضح ہے کہ:

- ......''گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا مذموم اختلاف ہے۔
- ......ایک عالم ایک عمل کو درست قرار دے اور دوسرا غلط یہ مذموم اختلاف و گمراہی ہے۔
- ......ایک مولوی و مفتی ایک مسئلے کو عین حق کہے تو دوسرا اسی کو عین باطل......
- ......ایک مولوی کسی مسئلہ کو جائز کہے اور دوسرا ''گستاخی'' گردانے......
- ......ایک مولوی و مفتی کے فتویٰ سے دوسرا فاسق......

آپس میں اس طرح کے اختلافات ''باہمی دست و گریبان'' مذموم اختلافات و گمراہی کا پہلا زینہ ہے۔اور یہ سب باتیں گمراہ و بددین فرقے کی علامات ہیں۔

دیوبندی تبلیغی جماعت کی خانہ جنگی

دیوبندی الیاس گھمن کی اسی تقریظ کے مطابق ہم علمائے دیوبند کے الیاس کاندھلوی کی تبلیغی جماعت کا جائزہ خود علمائے دیوبند ہی کی کتب سے لیتے ہیں۔لیکن آگے بڑھنے سے قبل الیاس گھمن دیوبندی کی تقریظ ذہن نشین رکھیں تاکہ کسی بھی شخص بالخصوص دیوبندی و تبلیغی کو فیصلہ کرتے ہوئے دشواری پیش نہ ہو۔

ہم نے یہاں دیوبندی مسلک سے منسلک دیوبندی علما و مفتیان حضرات کی کتب وفتاویٰ جات کے حوالوں سے علماے دیوبند ہی کی ''تبلیغی جماعت'' پر یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ اس میں دیوبندی مذہب کے علما اور تبلیغی جماعت و تبلیغی مبلغین کی اندرونی خانہ جنگی، بلکہ مذموم اختلافات کی ایٹمی جنگ ملاحظہ کریں گے۔

……ایک دیوبندی عالم و مفتی تبلیغی جماعت کا حامی تو دوسرا اِس کا مخالف۔

……ایک دیوبندی عالم و مفتی تبلیغی جماعت کو بدعت حسنہ تو دوسرا بدعت ضلالہ کہتا ہے۔

……ایک دیوبندی تبلیغی جماعت کو دین کا اہم حصہ قرار دیتا ہے تو دوسرا دیوبندی اس کو بدعت ضلالہ اور گمراہی کا سبب قرار دیتا ہے۔

……ایک دیوبندی تبلیغی جماعت کو عین حق والی جماعت تو دوسرا بدعتی و گستاخوں کی جماعت قرار دیتا ہے۔

……ایک دیوبندی اس کو اسلامی تبلیغی جماعت تو دوسرا الیاسی تبلیغی جماعت کہتا ہے۔

……ایک دیوبندی تبلیغی جماعت کو نئی قادیانی جماعت قرار دیتا ہے تو دوسرا دیوبندی ان جدید قادیانیوں کا دفاع کرتا ہے۔

……ایک دیوبندی فضائل اعمال کا درس کرتا تو دوسرا اِس کی مخالفت کرتا ہے۔

……ایک دیوبندی کتب فضائل کا درس کرتا ہے تو دوسرا دیوبندی کہتا ہے کہ یہ تبلیغی درس قرآن و درس حدیث کے منکر ہیں۔

……ایک دیوبندی سہ روزہ چلے کے فضائل بیان کرتا ہے تو دوسرا ان کو بدعت و نا جائز قرار دیتا ہے۔

⟡......ایک دیوبندی گشت، دعا، شب جمعہ کے فضائل بیان کرتا ہے تو دوسرا اس کو بدعت و ناجائز کہتا ہے۔

⟡......ایک طرف تبلیغی جماعت اور طارق جمیل دنیا کے سامنے رورو کر اپنا بُرا حال کر لیتے ہیں تو دوسری طرف اس رونے کو اسلاف کے خلاف قرار دیا جاتا ہے۔

⟡......ایک طرف تبلیغی جماعت کے ساتھ نکلنے والوں کو دین کی تبلیغ کرنے والا کہا جاتا ہے تو دوسری طرف ان کو گمراہ اور گمراہ کرنے والے جاہل تبلیغی قرار دیا جاتا ہے۔

⟡......ایک طرف تبلیغی جماعت والے اپنے تبلیغی علما کی شان وعظمت آسمانوں سے بلند بتاتے ہیں تو دوسری طرف خود دیوبندی اُن علما کی بے ادبیاں کرتے ہیں۔

⟡......ایک طرف دیوبندی علماء تبلیغیوں کو پاک باز متقی و پرہیز گار ظاہر کرتے نہیں تھکتے تو دوسری طرف دوسرے دیوبندی علما ان کو ریا کار و جاہل، بے ادب و گستاخ قرار دیتے ہیں۔

یقین نہ آئے تو اک بار پوچھ کر دیکھو
جو ہنس رہا ہے وہ زخموں سے چور نکلے گا

الیاس گھمن اور دیگر دیوبندی علماء دست و گریباں

دیوبندی الیاس گھمن کو ہم سنیوں کے چھوٹے چھوٹے فروعی مسائل بھی مذموم اختلافات نظر آتے ہیں۔لیکن خود اپنے گریبان میں جھانک کر نہیں دیکھتے کہ الیاس گھمن جس تبلیغی جماعت کا دفاع میں کتابیں لکھتے ہیں، اس کی حمایت میں ویڈیو بناتے ہیں۔خود دارالعلوم دیوبند کے علماء اسی تبلیغی جماعت کے خلاف جلسے کرتے ہیں۔

☆......47 سال قبل بڑے بڑے دار العلوم دیوبند کے علماء نے 26 فروری 1968 کو تبلیغی جماعت کے خلاف جلسہ کیا (سنگین فتنہ ص 29) لیکن الیاس گھمن تبلیغی جماعت کی حمایت و دفاع کرتے ہیں، اب بتایا جائے کہ تبلیغی جماعت کے مخالف دیوبند کے علماء حق پر ہیں یا الیاس گھمن حق پر ہے؟

☆......7 جون 2015 ہندوستان کے دیوبندی علماء نے تبلیغی جماعت کے خلاف ایک بڑا جلسہ کیا (سنگین فتنہ 92) لیکن الیاس گھمن تبلیغی جماعت کا دفاع کرتے ہیں، اب بتایا جائے کہ دیوبند کے علماء حق پر ہیں یا الیاس گھمن حق پر ہے؟

☆......دیوبندی علماء یہ کہیں کہ تبلیغی جماعت اس وقت مرزائی قادیانی کی تعلیمات کا پرچار کروا رہی ہیں (سنگین فتنہ ص 29) لیکن الیاس گھمن ان نئے قادیانیوں کا دفاع کرتے ہیں تو حق پر کون ہیں جو تبلیغی جماعت والوں کو قادیانیوں کی تعلیمات کا پرچار کرنے والے کہہ رہے ہیں یا ان نئ قادیانیوں کا دفاع کرنے والے الیاس گھمن؟

☆......دیوبندی علماء تبلیغی جماعت کو نئ قادیانی جماعت قرار دیں (سنگین فتنہ ص 29) لیکن الیاس گھمن ان قادیانیوں کا دفاع کریں تو حق پر کون؟

☆......اسی تبلیغی جماعت کو خود علماء دیوبند نے بدعتی قرار دیا، اسی تبلیغی جماعت کو علماء دیوبند نے گمراہ کن قرار دیا، اسی تبلیغی کے چلوں، گشت، مروجہ انداز کو بدعت قرار دیا، بلکہ اسی تبلیغی جماعت کو قرآن وسنت کے خلاف سنگین فتنہ بلکہ نئ قادیانی جماعت تک قرار دیا۔ لیکن دیوبندی الیاس گھمن ان سب علماء دیوبند کے برعکس اس تبلیغی جماعت کا دفاع کرتے ہیں تو اب بتایا جائے کہ یہ مذموم اختلاف نہیں کہ ایک طرف دیوبندی علماء تبلیغی جماعت پر سنگین فتوے لگا رہے ہیں لیکن دوسری طرف الیاس گھمن اس کا دفاع کر رہے ہیں؟

واہ رہے الیاس گھمن صاحب! یہاں تم کو مذموم اختلاف نظر نہیں آتا! یہاں کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے ایسے بدعتیوں اور نئی قادیانی جماعت کا دفاع کرو، نہ اپنے دیوبندی علماء کے یہ فتوے تمہیں نظر آئیں اور نہ انہیں تم مذموم اختلافات سمجھو!

اگر واقعی تم سرکار دو عالم ﷺ کی اس حدیث کو ماننے والے ہو جو تم نے دست و گریبان میں درج کی تو اب اپنے دیوبندیوں کی اس خانہ جنگی و تفرقہ بازی کو بھی مذموم اختلاف قرار دیکر اسی طرح رد کرو جس طرح ہم سنیوں کے خلاف زہر اگلا ہے۔

الیاس گھمن خلاف دیوبندیوں کی 60 کتابیں

قارئین کرام! یہی دیوبندی الیاس گھمن جس کو سنیوں کے چھوٹے چھوٹے مسائل و اختلافات بھی مذموم اختلافات نظر آتے ہیں، انہی الیاس گھمن نے تبلیغی جماعت کی حمایت میں ایک کتاب "جہاد فی سبیل للہ اور اعتراضات کا علمی جائزہ" تالیف کی۔ جس پر 12 دیوبندی علماء کی تقریظات ہیں۔لیکن الیاس گھمن کی اس کتاب کے رد خود دیوبندیوں نے کیا چنانچہ دیوبندی مفتی سعید کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر

"اس (الیاس گھمن کی) ایک کتاب کی تقریظ 12 اکابر علماء نے کی ہے تو اس کے علاوہ قرآن و حدیث کے خلاف پر پیگنڈہ کرنے والوں (یعنی تبلیغوں) کے بارے میں تقریباً 60 کتابوں کی تقریظ کرنے والے (دیوبندی علماء) تو سینکڑوں کی تعداد میں ہونگے اور پھر گم نام نہ جانے کتنے ہیں" (سنگین فتنہ ص 39)

پھر دیوبندی مفتی سعید نے اسی کتاب میں علماء دیوبند کی تقریباً 60 کتابوں کی

فہرست پیش کی جو کہ علماء دیوبند نے تبلیغی جماعت کے خلاف لکھی گئی ہیں یا جن کتابوں میں تبلیغی جماعت کے خلاف کلام کیا گیا ہے۔

☆......تو اب ہم کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کی حمایت کرنے والے الیاس گھمن دیوبندی حق پر ہے یا تبلیغی جماعت کی مخالفت کرنے والے دیوبندی علماء حق پر ہیں؟

☆......الیاس گھمن دیوبندی نے جو کتاب تبلیغی جماعت کی حمایت میں لکھی اس کو حق مانا جائے یا پھر ان 60 دیوبندی کتابوں کو حق مانا جائے جو تبلیغی جماعت کے خلاف ہیں؟

☆......الیاس گھمن کی کتاب پر تقریظات لکھنے والے 12 دیوبندی حق پر ہیں یا کہ دیوبندیوں کی 60 کتابوں کے مصنفین، اور ان کتابوں پر تقریظات لکھنے والے اور تبلیغی جماعت کے رد پر لکھی جانے والی کتابوں کی حمایت کرنے والے سیکڑوں دیوبندی علماء حق پر ہیں؟

الغرض تبلیغی جماعت کے بارے میں علمائے دیوبند کے اندر مذموم اختلافات و تفرقہ بازی کی بھیانک آگ آسمانوں تک بلند ہے جس نے دیوبندی مذہب کو جلا کر خاک کا ڈھیر بنا دیا ہے۔

بلکہ بقول الیاس گھمن دیوبندی کے' گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہو تو الیاس گھمن صاحب کبھی فرصت ملے تو اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھئے گا تا کہ اپنی اوقات آپ کو نظر آئے۔ بلکہ ہمت وصبر سے کام لیکر اس کتاب کا مطالعہ لازمی کرنا تا کہ جن خوش فہمیوں کا آپ شکار ہیں ان کا ازالہ ہو جائے۔

نبی پاک ﷺ کی پیشین گوئی اور تبلیغی جماعت

تبلیغی جماعت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی متعدد احادیث مبارکہ علماے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی نے اپنی اپنی کتب میں نقل کی ہیں، علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ کتاب ''تبلیغی جماعت'' کے باب نمبر ۸؍ میں ''تبلیغی جماعت احادیث کی روشنی میں'' متعدد احادیث مندرج ہیں۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ کوئی دیوبندی تبلیغی یہ کہہ دے کہ نہیں جی سنی علما کا ان احادیث سے استدلال غلط ہے، یا سنی علما نے غلط بیانی سے کام لیا [معاذ اللہ!]، یا ان احادیث کے مصداق تبلیغی جماعت والے نہیں ہیں۔

اس لیے ہم یہاں صرف چار احادیث مبارکہ پیش کرتے ہیں، ان احادیث کو خود دیوبندی علما کی مصدقہ کتب میں تبلیغی جماعت والوں کی تردید میں پیش کیا گیا۔ ان پر خود علماے دیوبند و اکابرین نے تبصرے کیے ہیں، جن سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ ان احادیث مبارکہ میں جس گروہ کی پیشین گوئی نبی غیب دان ﷺ نے فرمائی ہے، اس سے مراد خود علماے دیوبند نے بھی ''تبلیغی جماعت اور ان کے جاہل مبلغین'' ہی کو لیا۔

دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب سے پہلی حدیث

کتاب ''الفتح المبین'' علماے دیوبند کی مصدقہ کتاب ہے، دیوبندی مسلک کے مشہور مناظر و ترجمان محمد امین صفدر اوکاڑوی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''حضرت مولانا منصور علی خان نے الفتح المبین، علماء اور مفتیان کرام کے سامنے پیش کی، وقت کے ایک سو چار (104) مفتی صاحبان نے اس کتاب کی توثیق و تصدیق فرمائی ...... علمائے حرمین شریف نے احناف کی کتاب الفتح المبین کی تائید و تصدیق فرمائی''۔(تجلیات صفدر: محمد امین صفدر اوکاڑوی جلد پنجم ۴۲۲)

معلوم ہوا کہ یہ کتاب ان کے نزدیک نہایت معتبر و مستند ہے۔اسی کتاب میں نبی کریم ﷺ کی مشہور حدیث [جو بخاری شریف کی ہے] پیش کی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''هناک الزلازل و الفتن و بها يطلع قرن الشيطان'' یعنی ملک نجد میں زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور اُس سے نکلے گی **امت شیطان کی**، سو موافق اس خبر مخبر صادق کے **گروہ وھابیہ** جو پیرو محمد بن عبدالوہاب کے ہیں۔

(فتح المبین: ص ۴۲۱)

دیوبندی قاضی عبد السلام نے خود تبلیغی جماعت کے رد پر صحیح مسلم کی حدیث (یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون ......الخ) لکھ کر آخر میں ایک شعر لکھا جس میں واضح طور پر یہ کہا گیا کہ یہ لوگ انسانی شکل میں شیطان ہیں ۔

''اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے بناید وادر دست''

ترجمہ: بہت سے شیطان آدم شکل ہیں، تو ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا ہے۔

(شاہراہ تبلیغ: قاضی عبد السلام دیوبندی، ص ۳۷، ۳۸)

تبلیغی جماعت والوں کا تعلق قرن الشیطان سے

دوسری بات یہ عرض کردیں کہ مذکورہ بالا حدیث (صحیح بخاری) میں قــــــرن الشیـــطـان [شیطانی گروہ وامت] سے مراد ''گروہ وہابیہ'' خود دیوبندی مصدقہ کتاب میں لیا گیا ہے۔اور دوسری طرف تبلیغی جماعت کے علما و اکابرین نے یہ اقرار کیا ہے کہ ہم اسی گروہِ وہابیہ [شیطانی امت] سے ہیں۔

☆...... چناں چہ تبلیغی جماعت کے مشہور و معتبر ترین بزرگ مولوی زکریا کاندھلوی [مصنف فضائل اعمال] خود کہتے ہیں کہ:

''میں خود تم سب سے بڑا وہابی ہوں''۔(سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی:ص ۱۹۲)

☆......اسی طرح دیوبندی تبلیغی مولوی منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ:

''اور ہم خود اپنے بارہ میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں''۔(سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی: ص ۱۹۰)

ایک طرف علماے دیوبند کی مصدقہ پہلی کتاب ''الفتح المبین'' میں حدیث کے تحت ''وہابی گروہ'' کو شیطانی امت [شیطانی فرقہ] کہا گیا اور دوسری طرف دیوبندی تبلیغی جماعت کے اکابرین خود کہتے ہیں کہ ہم وہابی [یعنی شیطانی امت] ہیں۔اب بھی اگر تبلیغی جماعت والے نہ سمجھیں، تو یہ محض انہوں نے اپنی انا کا مسئلہ بنا رکھا ہے۔

کتنے مجبور ہوئے، اپنی انا کے ہاتھوں
ریزہ ریزہ بھی ہوئے اور پھر بکھرے بھی نہیں

دوسری حدیث اور خلیفۂ اشرفعلی تھانوی کا تبصرہ

دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ خاص قاضی عبدالسلام صاحب نے تبلیغی جماعت کی مروجہ تبلیغ کے رد پر ایک کتاب لکھی، انہوں نے بھی اپنی کتاب میں تبلیغی جماعت کے بارے میں سرکار دو عالم ﷺ کی ایک حدیث نقل فرمائی۔ لکھتے ہیں کہ:

''سبحان اللہ قرآن وحدیث سے احکام لینا تو ہر کس و ناکس کا کام نہ تھا، یہ کام تو مجتہدین کرام کا تھا، یہی نتیجہ ہوتا ہے جب دین کی رہنمائی کا کام عوام کالانعام کے ہاتھوں آ جائے۔ جو خود بے علم ہو کر حق و باطل میں تمیز کرنے سے محروم امتِ مرحومہ میں گمراہی پھیلانے کو آج اعلیٰ سے اعلیٰ خدمت دین کے منصب دار بن جاتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

''يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُم مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا اَنْتُمْ وَلَا آبَائُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَ اِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَايُفْتِنُوْنَكُمْ .رواه مسلم''

حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے: آخر زمانے میں ایسے جھوٹے تلبیس کرنے والے ہوں گے۔ جو مکر و تلبیس سے اپنے کو علماء اور مشائخ صلحا اہل نصائح اور اہل صلاح کی شکل میں ظاہر کرتے ہونگے۔ تاکہ اس طرح اپنے جھوٹ کو رواج دیں اور لوگوں کو باطل راہیوں اور فاسد خراب باتوں کی طرف جو دین کے رنگ میں ہوں گے اور دین نہ ہوں گے جن کو تم نے سنا ہو گا نہ

تمہارے باپ دادوں نے سنا ہو یعنی جھوٹ اور افتراء کی باتیں ہوں گی۔ پس ان کو اپنے سے دور رکھیں اور اپنے کو ان سے دور رکھیں۔ تاکہ وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ و بلائیں نہ ڈالیں۔ یعنی ایسے مکاروں اور تلبیس کرنے والوں کی باتوں کے سننے سے احتیاط رکھیں اور سخت پرہیز کیا کریں۔

''اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید وار دست''

بہت سے شیطان آدم شکل ہیں، تو ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا ہے۔

(شاہراہ تبلیغ: قاضی عبدالسلام دیوبندی، ص ۳۷، ۳۸)

اس مبارک حدیث میں صاف طور پر یہ موجود ہے کہ آخری زمانے میں ایسے جاہل جھوٹے لوگ نکلیں گے، جو مکر و تلبیس سے خود کو علماء و مبلغین اور اصلاح کرنے والے ظاہر کریں گے۔ لیکن یہ گمراہ و مکار گروہ ہوگا۔

......سنی تبصرہ......

- ...... دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ قاضی عبدالسلام دیوبندی کے مطابق مذکورہ حدیث کے مصداق تبلیغی جماعت والے ہیں۔
- ...... دیوبندی قاضی صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والے جھوٹے تلبیس کرنے والے ہیں۔
- ...... دیوبندی قاضی صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والے مکر و تلبیس سے اپنے کو علما اور مشائخ صلحا اہل نصائح اور اہل صلاح کی شکل میں ظاہر کرتے ہیں ۔[اور اس میں کوئی شک بھی نہیں تفصیل آگے موجود ہے]۔

⚙ ......دیوبندی قاضی صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والے لوگوں میں باطل راہوں اور فاسد خراب باتوں اور اپنے جھوٹ کو رواج دینے والے ہیں۔

⚙ ......دیوبندی قاضی صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والوں کو [مسلمان] اپنے سے دور رکھیں اور اپنے کو ان سے دور رکھیں۔ تاکہ وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ و بلائیں نہ ڈالیں۔

⚙ ......دیوبندی قاضی صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والے انسانی شکل میں شیطان ہیں۔ شعر ''بہت سے شیطان آدم شکل ہیں، تو ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا ہے۔''

تیسری حدیث اور دیوبندی مولوی فاروق کا تبصرہ

دیوبندی مکتب فکر کے علامہ محمد فاروق نے بھی تبلیغی جماعت کی تردید کرتے ہوئے، سرکار دو عالم ﷺ کی ایک حدیث کو پیش کیا۔ انہوں نے تبلیغی جماعت کے بارے میں ایک عنوان ''تفویض منصب تبلیغ وامارت نااہل فساق'' قائم کیا اور یہ حدیث لکھی کہ:

''وعن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ تخرج في آخر الزمان احداث الاسنان سفھاء الاحلام یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیم یقولون من قول خیر البریہ یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیة''

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آخر زمانہ میں کمسن اور بیوقوف لوگ نکلیں گے، قرآن پڑھیں گے مگر

ان کے حلق سے تجاوز نہ کرے گا، نبی ﷺ کی سی باتیں کریں گے۔ وہ دین سے ایسا نکل جائیں گے کہ تیر کمان سے۔ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: محمد فاروق، اول صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷)

سنی تبصرہ

۞ ...... دیوبندی علامہ صاحب نے یہ حدیث تبلیغی جماعت والوں کی شان و فضلیت پر نہیں بلکہ تردید پر پیش کی، اور اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک اس حدیث مبارکہ میں جن گمراہ لوگوں کی پیشین گوئی کی گئی ہے اس کے مصداق ''تبلیغی جماعت'' والے ہی ہیں۔

۞ ...... دیوبندی علامہ صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والے بیوقوف لوگ ہیں۔

۞ ...... دیوبندی علامہ صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والے قرآن پڑھتے ہیں مگر ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرتا۔

۞ ...... دیوبندی علامہ صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت والے نبی ﷺ کی سی باتیں کرتے ہیں، لیکن وہ دین سے ایسا نکل گئے ہیں جیسے تیر کمان سے۔

چوتھی حدیث اور دیوبندی مفتی محمد عیسیٰ کا تبصرہ

دیوبندی مفتی محمد عیسی خان کی کتاب ''کلمۃ الہادی'' میں بھی تبلیغی جماعت کے مبلغین کا رد کرتے ہوئے آخر میں یہ حدیث لکھی کہ:

''قال النبی ﷺ: حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤ سا جھالا

فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ''[نبی پاک ﷺ نے فرمایا] یہاں تک اللہ تعالیٰ کسی عالم کو باقی نہ رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے۔ان سے مسائل دریافت کریں گے تو وہ بغیر علم اور فہم کے فتوی (جواب) دیں گے۔خود بھی گمراہی میں پڑیں گے اور دوسروں کو **بھی گمراہ کریں گے**''

(کلمۃ الہادی:مفتی محمد عیسیٰ خان،باب نمبر۴''معیار تبلیغ''ص ۲۴۷،۲۴۸)

سنی تبصرہ

❁ ......دیوبندیوں کی اس کتاب ''کلمۃ الہادی''پر ایک درجن سے زائد دیوبندی علماء کی تقریظات موجود ہیں،یہ حدیث بھی تبلیغی جماعت کے جاہل مبلغین کی تردید میں پیش کی گئی ہے۔اس سے بالکل واضح ہو گیا کہ دیوبندی علما کے نزدیک بھی اس حدیث کے مصداق تبلیغی جماعت والے ہی ہیں۔

❁ ......دیوبندی علما کے مطابق حدیث میں جس فرقے کو جاہل و گمراہ کہا گیا ہے اس سے مراد تبلیغی جماعت ہے۔

❁ ......دیوبندی علما کے مطابق حدیث میں جس فرقے کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ''خود بھی گمراہی میں پڑیں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''اس سے مراد تبلیغی جماعت والے ہی ہیں۔

یاد رہے کہ مذکورہ احادیث مبارکہ کو دیوبندی علما نے تبلیغی جماعت اور اس کے مبلغین کی تردید میں پیش کیا،جس سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ احادیث مبارکہ میں جس گمراہ و بے دین گروہ اور اس کے جاہل مبلغین کا ذکر کیا گیا ہے،ان علماے دیوبند

کے نزدیک بھی اس سے مراد تبلیغی جماعت و مبلغینِ تبلیغی جماعت ہی ہیں۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سرِ عام رکھ دیا

حق چار یار علیہم الرضوان اجمعین کی نسبت سے یہ چار احادیث مبارکہ دیوبندی علما ہی کے قلم سے پیش کی گئی ہیں، مزید تفصیل اگر کسی کو دیکھنی ہو تو علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تبلیغی جماعت'' کا مطالعہ کیجیے۔

تبلیغی جماعت کے رد پر کتابوں کی فہرست

تبلیغی جماعت کے رد پر خود دیوبندی علماے نے متعدد کتب و رسائل لکھے، جو کہ ابھی بھی مارکیٹ میں عام دستیاب ہیں اور بعض نایاب کتب نیٹ پر بھی اپلوڈ ہیں۔ دیوبندیوں کے مولوی محمد فاروق دیوبندی کی کتاب ''الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ'' میں بھی لکھا ہے کہ:

''پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ علماء [دیوبندی] کی ایک بڑی تعداد اس تبلیغی جماعت میں شریک نہیں ہے، احقر راقم السطور [فاروق] کو بڑے اور چھوٹے بہت سے علماے کرام سے اس سلسلے میں گفتگو کا اتفاق ہوا ہے ان میں سے اکثر کو تبلیغ مروجہ سے شاکی اور خلاف پایا، متعدد حضرات [دیوبند] کی تنقیدات و شکایات رسائل و جرائد میں دیکھنے میں آئیں اور بعض حضرات نے تو مستقل رسالے ہی شائع کیے ہیں''

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: محمد فاروق، دوم، ص ۳۵۸)

پھر یہی ایک دیوبندی مولوی نہیں بلکہ بہت سارے علماے دیوبند نے تبلیغی

جماعت کی مخالفت کی، اس کو بدعت ضلالہ قرار دیا، اس کے رد پر کتب ورسائل مرتب کیے۔ دیوبندی علما کی لکھی جانے والی کتب پر تقاریظ ومقدمہ لکھ کر ان کے مواقف کی تائید کی اور تبلیغی جماعت کی مخالفت کا کھل کر اظہار کیا۔ جیسا کہ دیوبندی مفتی سعید احمد نے تبلیغی جماعت کے خلاف کتاب مرتب کی جس میں انہوں نے 60 دیوبندی کتابوں کی فہرست پیش کی جو کہ علماء دیوبند نے تبلیغی جماعت کے خلاف لکھی ہیں یا جن میں تبلیغی جماعت کے رد میں گفتگو کی گئی ہے۔

ہم یہاں تبلیغی جماعت والوں کے ہم مسلک علما واکابرین دیوبند کی چند کتب کی فہرست پیش کرتے ہیں جو کہ تبلیغی جماعت کے رد میں مرتب کی گئی ہیں۔

[1]......''شاھراہ تبلیغ'' قاضی عبدالسلام دیوبندی (خلیفہ اشرفعلی تھانوی دیوبندی)

[2]......''الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ'' دیوبندی مولانا محمد فاروق صاحب

[3]......''کلمۃ الھادی الی سواء السبیل'' مفتی محمد عیسی خان دیوبندی، شاگرد سرفراز صفدر وصوفی عبدالحمید سواتی دیوبندی۔

[4]......''مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں اور ان کا جواب'' ڈاکٹر عبدالواحد دیوبندی جامعہ اشرفیہ۔

[5]......''زندگی کی صراط مستقیم'' ضروری انتباہ: احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی۔

[6]......''احکام تبلیغ'' شاہ ابرارالحق تھانوی دیوبندی۔

[7]......''موجودہ تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا جائزہ'' ابواسید محمد امان اللہ عمرزئی

دیوبندی۔

[8]......’’تحفة الاشاعه فی احوال التبلیغ والدعوه ‘‘دیوبندی مولوی عبدالوکیل[مماتی دیوبندی]۔

[9]......’’مروجہ جماعت تبلیغ کا شرعی حکم‘‘ دیوبندی مولانا مفتی محمد اسمعیل۔

[10]......’’انکشاف حقیقت‘‘: دیوبندی مولانا ابوالفضل عبدالرحمٰن۔

[11]......’’کشف الغطاء‘‘: دیوبندی مولانا ابوالفضل عبدالرحمٰن۔

[12]......’’قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ ’’سنگین فتنہ‘‘: دیوبندی مفتی سعید احمد۔

اسی طرح خود دیوبندی مفتی سعید احمد نے تبلیغی جماعت کے خلاف جن 60 کتابوں کا ذکر کیا ان میں سے چد کے نام یہ ہیں۔

[13]......’’تبلیغی جماعت حق سے نحراف کی راہوں پر‘‘ دیوبندی مولانا الطاف الرحمٰن۔

[14]......’’تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا علمی جائزہ‘‘: دیوبندی مولانا امان اللہ۔

[15]......’’دجالی فتنوں کا حل‘‘: دیوبندی مفتی رشید احمد۔

[16]......’’تبلیغی جماعت کا صراط مستقیم سے صریح انحراف‘‘: دیوبندی مولانا الطاف الرحمٰن[17]......’’تبلیغی جماعت منافقین کا ٹولہ‘‘: دیوبندی مولانا عبدالرحمٰن۔

نمبر 13 سے 17 تک کتابوں کا ذکر خود دیوبندی مفتی سعید نے اپنی کتاب سنگین فتنہ کے صفحہ 40 سے 43 پر کیا ہے۔طوالت کے خوف سے ہم اتنی ہی کتابوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ورنہ اگر اس پر کام کیا جائے تو ایک طویل فہرست تیار ہو جائے گی۔

الیاس گھمن اور علماے دیوبند کا مذموم اختلاف

دیوبندی مصنف، الیاس گھمن نے تبلیغی جماعت والوں کی حمایت میں ایک کتاب ''فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ'' لکھی۔ جب کہ دوسری طرف متعدد دیوبندی علما نے تبلیغی جماعت کی سخت مخالفت کی، اس کو گمراہ و بدعتی قرار دیا۔ اسی طرح تبلیغی جماعت اور طارق جمیل کے دفاع میں الیاس گھمن کی مختلف ویڈیوز بھی موجود ہیں۔ جب کہ دوسری طرف دیوبندیوں ہی کی کتاب ''کلمۃ الہادی'' میں طارق جمیل کو گستاخِ صحابہ اور ایجنٹ ثابت کیا گیا ہے۔ ایک طرف الیاس گھمن صاحب تبلیغی جماعت کی حمایت میں کھڑے جب کہ دوسری طرف خود انہی کے ہم مسلک دیوبندی علماء تبلیغی جماعت کی مخالفت میں کمر بستہ ہیں جس کا واضح ثبوت ہماری اس کتاب میں ہے۔

اب دیوبندی حضرات بالخصوص الیاس گھمن صاحب اپنی تقریظ کے یہ الفاظ ''گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کے مذموم اختلاف ہے۔ ملخصاً''

یاد کریں کیوں کہ گمراہی کے اسی پہلے زینے سے اوپر چڑھ کر آپ حضرات دیوبندیت کا بیڑا غرق کر چکے ہیں۔

تبلیغی جماعت کے رد پر لکھی جانے والی کتابیں

اب ان دیوبندی کتابوں اور ان کے مصنفین میں سے بعض کا مختصراً تعارف بھی ملاحظہ کیجیے۔ تا کہ ان دیوبندی علما کا مقام اور ان کی علمی حیثیت پر کسی تبلیغی جماعت

والے یا کسی دیوبندی کو کچھ اعتراض کرنے کی جرات نہ ہو سکے اور ان کو غیر مستند و غیر معتبر قرار دے کر رد نہ کر سکے۔

1 خلیفہ تھانوی کی کتاب شاہراہِ تبلیغ

تبلیغی جماعت کے رد پر دیوبندی قاضی عبدالسلام نے ایک کتاب لکھی اس کتاب کا پورا نام ''شاہراہِ تبلیغ اور رسمی تبلیغ کی وضاحت'' ہے۔ اور اس کے مصنف علماے دیوبند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ خاص ''قاضی عبد السلام'' خطیب جامع مسجد نوشہرہ ہیں۔ قاضی عبد السلام نے یہ کتاب ۱۳۹۴ھ میں لکھی۔ اس کتاب کے مصنف ''مدرسہ عبدالرب دہلی'' سے فارغ التحصیل ہیں۔

(دیکھیے شاہراہِ تبلیغ: قاضی عبدالسلام، ص ۱۱۶، ۱۱۷)

جب اس کتاب کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا تو تبلیغی جماعت والوں نے ان حقائق کو چھپانے کے لیے تقریباً وہ سارا ایڈیشن نذر آتش کر دیا۔ لیکن بعد میں وہ دیوبندی علما جو تبلیغی جماعت کے مخالف تھے، انہوں نے اس کتاب کو دوبارہ شائع کروایا۔ شاہراہ تبلیغ کے بارے میں خود دیوبندی حضرات کا بیان ہے کہ:

''شہرہ آفاق اصلاحی و علمی کتاب ہے جو آج سے تقریباً تیس ۳۰ رسال قبل حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کے خلیفہ اجل حضرت مولانا قاضی عبدالسلام نوشہروی نے تصنیف فرمائی تھی، جو پہلے ایڈیشن میں ایک ہزار طبع ہوئی لیکن بدقسمتی سے تبلیغیوں نے تقریبا وہ سارا ایڈیشن نذر آتش کر دیا، اس کے بعد اب تک یہ کتاب ناپید تھی خوش قسمتی سے حضرت اقدس مفتی رشید احمد لدھیانوی کے متوسلین کی وساطت سے

اس کا ایک مکمل نسخہ برآمد ہوا۔اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت حضرت مولانا شمس الحق افغانی اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سابق مفتی عام مفتی محمد فرید زرولی [اطال اللہ بقاءہ] اور حضرت مولانا حبیب النبی صاحب سجادہ نشین بیکی شریف صوابی نے اس کی تصویب فرمائی تھی، نیز یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ حضرت نوشہروی ''صاحبِ کتاب شاہراہ تبلیغ'' حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی سے عمر میں بڑے تھے''۔

(آخری ٹائیٹل پیج، شاہراہ تبلیغ **مع احقاق الحق البلیغ فی ابطال ما احدثتہ جماعت التبلیغ**: یعنی موجودہ تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا علمی جائزہ۔ترتیب وتدوین: ابو اسید محمد امان اللہ عمر زئی کاملپوری دامانی چھچھ اٹک خلیفہ مجاز: حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہؒ۔تلمیذ رشید حضرت اقدس قطب الارشاد مولانا سید حامد میاں)

اب خود ہی اندازہ لگا لیجیے کہ اگر تبلیغی جماعت سے علمائے دیوبند کو اختلاف ہی نہ ہوتا تو پھر ایسی کتاب جس میں تبلیغی جماعت کو ''گمراہ و بدعتی'' قرار دیا گیا ہے، ایسی کتاب کو دوبارہ سرتوڑ تحقیق ومحنت کر کے شائع ہی نہ کرتے۔لہٰذا یہ کھلا ثبوت ہے کہ خود علمائے دیوبند کو بھی تبلیغی جماعت سے سخت ترین اختلافات ہیں۔

دیوبندی مولوی نثار احمد الحسنی اپنے انہی دیوبندی بزرگ قاضی عبد السلام جو دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ تھے، ان کے بارے میں اظہارِ ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''مولانا قاضی عبد السلام حنفی اشرفی (اشرفعلی تھانوی دیوبندی کے خلیفہ) نے ''تبلیغی جماعت'' کو نشانہ تنقید بناتے ہوئے ایک مستقل کتاب ''قدیم مقدس علمی شاہراہِ

تبلیغ کی وضاحت'' کے عنوان سے لکھی جسے ''اشاعت التوحید السنہ'' کے ترجمان ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات نے بالاقساط شرفِ اشاعت بخشا اس کتاب میں کتبِ فضائل، اکابرِ تبلیغ، اور ''تبلیغی جماعت'' پر تنقید کی حد کردی گئی۔ آخری قسط ''خاتمہ الکتاب'' کے عنوان سے چھپی، قاضی عبدالسلام صاحب (دیوبندی) اس میں لکھتے ہیں:

''موجودہ عوامی رسمی تبلیغ بظاہر نام سے تو تبلیغ دین ہے، مگر درحقیقت دینِ رسول ﷺ کے بالکل الٹ ہے۔ (نیچے دوسری سطر پر لکھا کہ) دین کی نیت سے بے دینی ہے اور انجان ہو کر دین دوستی کی نیت سے دشمنی زور وشور سے پھیلائی جارہی ہے''۔

(ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات محرم، صفر ۱۴۲۱ھ مئی جون ۲۰۰۰ء، جلد نمبر ۱۲/شمارہ نمبر ۱، ۲/صفحہ ۵۳/، بحوالہ تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۳، ۲۴)

یہ حوالہ ان تبلیغی حضرات کے لیے ایک ''گواہ'' ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قاضی عبدالسلام نے کوئی کتاب نہیں لکھی، کیوں کہ خود دیوبندی علماے نے اقرار کیا کہ قاضی صاحب نے یہ کتاب لکھی۔ اور پھر یہ بھی قبول کیا کہ قاضی صاحب کے مطابق تبلیغی جماعت دین اسلام کے خلاف ہے۔

[2] ''الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ''

''الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ'' دیوبندی مولوی محمد فاروق دیوبندی کی کتاب ہے جو کہ دو جلدوں میں تقریباً 563/صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں ''تبلیغی جماعت'' کو قرآن وسنت، دین اسلام کے مخالف، گمراہ اور بدعتی ثابت کیا گیا ہے۔ تبلیغی جماعت کے رد میں تبلیغیوں کے لیے لاجواب کتاب ہے۔ اس کتاب کے بہت سارے حوالے ہم نے اس کتاب میں درج کردیے ہیں۔

[3] ﴿کلمۃ الهادی الی سواء السبیل﴾

دیوبندیوں کے فقیہ وقت مفتی محمد عیسیٰ خان نے تبلیغی جماعت اور اس کی مروجہ تبلیغ اور بالخصوص تبلیغی جماعت کے مبلغ طارق جمیل کے رد پر ''کلمۃ الهادی'' مرتب کی۔اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کتاب پر بڑے بڑے دیوبندی علما کی تقریظات موجود ہیں، جن کے نام درج ذیل ہے۔(یہاں ہم دیوبندیوں ہی کے دیے گے القابات پیش کر رہے ہیں):

{1}......[دیوبندی] محی السنۃ حضرت الاستاذ الشیخ مولانا محمد سرفراز خان صفدر ۔(ان کو دیوبندی امام مانتے ہیں،سب سے پہلی تقریظ انہی کی لکھی ہوئی ہے)۔

{2}......[دیوبندی]فخر الاماثل والافاضل الناطق بالشواہد والدلائل پروفیسر غلام رسول عدیم۔

{3}......[دیوبندی]العالم النبیل والفاضل الجلیل مولانا فضل محمد یوسف زئی،استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

{4}......[دیوبندی]الحجۃ الفقیہ و العالم النبیہ حضرت مولانا حسین شاہ۔خضرا، بلوچستان

{5}......[دیوبندی]الجناب المستطاب صاحب القلم و الخطاب پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی،ایم۔اے:مرکزی جامع مسجد حویلیاں ہزارہ

{6}......[دیوبندی]الملہم بالرشد والسداد،الفائز بالفتح والمراد حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب،دارالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور

{7}......[دیوبندی]استاد العلماء جامع المعقول والمنقول حضرت شیخ مولانا محمد سردار ٹل، ضلع ہنگو۔

{8}......[دیوبندی]الاستاد الکاملمحق الحق القوی حضرت مولانا محبّ النبی: دارالعلوم مدنیہ، رسول پارک لاہور

{9}......[دیوبندی]صاحب الذوق السلیم والحمیۃ والمستقیم مولانا ساجد حسین معاویہ

{10}......[دیوبندی]العالم النحریر صاحب البیان والتحریر حضرت مولانا محمد صدیق مہتمم جامعہ رشدیہ، راولپنڈی

{11}......[دیوبندی]فاضل محقق جناب قاری فتح محمد صاحب، پٹھان کوٹ

{12}......[دیوبندی]جلیل القدر والشان مولانا محمد سلیمان: خطیب مسجد نورستان اڈیالہ روڈ راولپنڈی

{13}......[دیوبندی]الصادق المصدق والکامل المحقق حضرت مولانا سید عبد المالک شاہ صاحب: خطیب جامع مسجد حاجی مراد ٹرسٹ آئی ہسپتال، گوجرانوالہ

{14}......[دیوبندی]الفاضل المدرس حضرت مولانا مفتی ظفر اقبال: کوٹلہ جام، بھکر (ملاحظہ کیجیے ''کلمۃ الھادی ص ۱۵ تا ۴۶'')

یہ چودہ (14) تقریظات علمائے دیوبند کی اسی کتاب ''کلمۃ الھادی'' پر موجود ہیں، اور سب سے اہم تقریظ دیوبندی امام مولانا سرفراز صفدر کی موجود ہے، جس کے ہوتے ہوئے کوئی تبلیغی دیوبندی اس کتاب کو رد نہیں کرسکتا۔ اس کتاب میں تبلیغی جماعت اور طارق جمیل کا خوب زور وشور سے رد کیا گیا۔

[4] ﴿طارق جمیل کی بے اعتدالیاں﴾

یہ مضمون ''مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں اوران کا جواب'' دیوبندی ڈاکٹر عبدالواحد جامعہ اشرفیہ پاکستان نے ترتیب دیا ہے۔اس مضمون کے متعدد حوالے ہم نے اپنی اس کتاب میں درج کر دیے ہیں۔جس میں انہوں نے طارق جمیل اور تبلیغی جماعت والوں کی بے اعتدالیاں،گمراہیاں اور گستاخیاں درج کرکے ان کا مکمل رد کیا۔

[5] ﴿انکشاف حقیقت﴾

یہ کتاب ''انکشاف حقیقت'' دراصل ایک دیوبندی عالم مولانا ابوالفضل عبدالرحمٰن صاحب کا ایک تحقیقی مقالہ ہے۔اس کے مصنف کے بارے میں اسی کتاب میں لکھا ہے کہ

''حضرت مولانا عبدالرحمٰن ابوالفضل مدظلہ مئولف کتاب ہذا دارالعلوم کراچی کے فاضل ہیں اور جامعہ رشدیہ ساہیوال میں حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب سے حدیث شریف پڑھ چکے ہیں۔اس طرح وہ ایک واسطہ سے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی کے شاگرد رشید ہیں،آپ کا اس پیرانہ سالی میں [تبلیغی جماعت پر] یہ دقیع تبصرہ انتہائی محقق ہے۔[دیوبندی تبلیغی]عقیدت کی عینک اتار کر اگر حقائق اور نتائج کی روشنی میں اس تبصرہ کو پڑھا جائے تو [تبلیغی جماعت کے بارے میں] بہت سارے حقائق منکشف ہوجاتے ہیں'' (انکشاف حقیقت:آخرصفحہ)

لہذا یہ کسی عام دیوبندی مولوی کی کتاب نہیں بلکہ دیوبندی شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی کے شاگرد کی کتاب ہے۔اس لئے اس کے حوالوں کا کوئی دیوبندی انکار نہیں کرسکتا۔

[6]''تحفۃ الاشاعۃ فی احوال التبلیغ والدعوۃ''

''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے ایک رہنما مولوی عبدالوکیل نے ''تحفۃ الاشاعہ فی احوال التبلیغ والدعوہ'' کے نام سے تین سو اٹھائیس [328] صفحات پر مشتمل ایک مستقل کتاب لکھی ہے، جسے ''اشاعت التوحید والسنۃ'' پاکستان کی ذیلی تنظیم ''نوجوانانِ توحید وسنت'' کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد ایاز صاحب درانی، مدیر جامعہ تبلیغ القرآن، پشاور نے ''اشاعت اکیڈمی'' پشاور سے شائع کیا ہے۔مولانا عبدالوکیل صاحب مؤلف ''تحفۃ الاشاعۃ'' نے اس کتاب میں ''تبلیغی جماعت'' کو قرآن وسنت کی نہج سے ہٹا ہوا، گمراہ اور بدعتی ثابت کیا ہے، ''کتب فضائل'' کو واہیات وخرافات کا مجموعہ قرار دیتے ہوئے اکابر علماء دیوبند اور اکابر تبلیغ کو بدعتی اور جاہل قرار دیتے ہوئے یہودی و نصارٰی تک سے ملا دیا ہے۔اور ان سب باتوں کا اقرار خود دیوبندی حیاتی مولوی نثار احمد الحسینی نے ''تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر'' کے صفحہ ۳۰/ پر کیا۔

خود حیاتی دیوبندی مصنف نثار احمد الحسینی صاحب (اوران کی کتاب پر تقاریظ لکھنے والے بھی) تسلیم کر چکے ہیں کہ دیوبندی مماتیوں کی اس کتاب کے مصنف اور تقریظ و تصدیق کرنے والے فضلاے عصر ہیں چنانچہ لکھا کہ:

’’تحفۃ الاشاعہ‘‘ کے تائیدکنندگان اورتقریظ وتصدیق کرنے والے حضرات ماشاء اللہ علمائے وقت اورفضلائے عصر ہیں‘‘

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحیدوالسنہ کے نشانہ تنقید پر:ص۵۴)

[7]’’قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ ’’سنگین فتنہ‘‘

یہ کتاب دیوبندیوں کے مفتی سعیداحمد کی مرتبہ ہے۔اس کتاب کے نام ہی سے واضح ہوجاتا ہے کہ تبلیغی جماعت کے دیوبندی مفتی صاحب ودیگرعلماء دیوبند کے مطابق قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ کررہی ہےاور یہ ایک سنگین فتنہ ہے۔

اسی کتاب میں تبلیغی جماعت کے خلاف یہ لکھا ہے کہ’’قرآنی احکامات کےخلاف تبلیغ کے نام سے پروپیگنڈا پھیلانے والا یہ دعوتی کام(تبلیغی جماعت)اللہ کے راستے میں ہے یا شیطان کے راستے میں؟(سنگین فتنہ ص۱۶)

اسی کتاب میں دیوبندی مفتی نے درج کیا کہ تبلیغی جماعت’’ایک خطرناک انداز سے کفرکی آبیاری کررہے ہیں۔(سنگین فتنہ ص۲۲)

اسی کتاب میں دیوبندی شیخ الحدیث شمس الہدیٰ مہتمم جامعہ ربانیہ کا حوالہ دیا گیا کہ انہوں نے تبلیغی جماعت والوں کو کہا کہ’’لاکھوں کے اجتماع میں تمہارے (تبلیغی جماعت کے)بزرگ ممبررسول پر بیٹھ کرقرآن وحدیث کےخلاف باتیں کریں گےاور مجھ سے برداشت نہیں ہوگا‘‘(سنگین فتنہ ۲۷)

اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ’’عبدالرحیم شاہ صاحب نے بھی جلسہ میں اکابر علماء دیوبند کی موجودگی میں مجمع عام میں برملا اس حقیقت کا اعتراف کرلیا کہ تبلیغی

جماعت اب کوئی اصلاحی تحریک نہیں بلکہ آہستہ آہستہ وہ ایک نئے دین میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ تبلیغی جماعت کے لوگ اپنے مخالفین کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ الخ۔ اصول دعوت و تبلیغ ص ۶۱ (سنگین فتنہ ص ۳۲)

بلکہ آخری بات عرض کر دوں کہ دیوبندیوں نے تبلیغی جماعت کو نئی قادیانی جماعت قرار دیا۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند میں تبلیغی جماعت کے خلاف جلسہ ہوا جس میں دیوبند علمائے نے کہا

''تبلیغی جماعت اس وقت مرزائی قادیانی کی تعلیمات کا پرچار کروا رہی ہے اور اپنے قایانی نظریات انگریز گورنمنٹ کے سائے میں یہ جماعت پھیلا چکی ہے ......(سید عبدالرحیم شاہ دیوبند اور ہمارے دیوبندی اکابرین) نے عوام کو خبردار کیا کہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور ان (تبلیغوں) کے ساتھ نہ جائیں۔ اس نئی قادیانی جماعت جو تبلیغی جماعت کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔ علمائے یوبند کا نہ پہلے تعلق رہا ہے اور نہ اب نہ آئندہ رہیگا۔ (سنگین فتنہ ص ۲۹)

قادیانی بدترین، گستاخ، مرتد اور کافر ہیں تو علماء دیوبند نے تبلیغی جماعت کو نئی قادیانی جماعت قرار دیا۔ اب اس کے بعد میرے خیال سے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

دیوبندی علما کے ساتھ بدسلوکیاں

ہم سنی حنفی مسلمان تو رہے ایک طرف اگر تبلیغی جماعت کی غلطیوں اور کوتاہیوں، غلط رسومات و بدعات کی نشان دہی خود دیوبندی علما و اکابرین بھی کریں تو ان کے ساتھ

بھی تبلیغی جماعت والے بدترین سلوک کرتے ہیں۔ان کے خلاف مختلف پروپیگنڈے شروع کردیتے ہیں،ان کو دھمکیاں دیتے ہیں،ان کی مخالفت پر اتر آتے ہیں حتی کہ ان کی کتابوں کو بھی آگ لگا دیتے ہیں۔جی یہ سب کچھ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں خود علماے دیوبند کی کتابوں میں ان سب باتوں کا ثبوت موجود ہے۔

تبلیغیوں نے دیوبندی عالم کو لاٹھیوں سے مارا

دیوبندی مفتی سعید کی کتاب میں لکھا ہے کہ

''حضرت مولانا عبدالرحیم نے ایسے چند واقعات کی نشاندہی کی ہے موصوف کی تقریر کا یہ حصہ غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔اسی وجہ سے آج ہر جگہ انتشار واختلاف پھوٹ پڑا ہے جس کا سب سے زیادہ مظاہرہ ہمارے علاقہ میوات میں ہو رہا ہے۔اکرام مسلم کی اتنی مشق کے بعد بھی علمائے کی آبروریزی انتہائی تعجب خیز بات ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ (تبلیغی) لوگ ذہنی اور علمی طور پر ایک جماعت ست منسلک ہو گئے ہیں۔آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ فیروز پور جھرکہ میں ایک مولوی صاحب کو لاٹھیوں سے زخمی کر دیا گیا۔اسی طرح استاذ الاساتذہ شیخ میوات حضرت مولانا عبدد السبحان صاحب کے بڑے صاحبزادے مولانا عبدالمنان صاحب کو سنگاپور میں گھر لیا گیا کہ مارو یہ تبلیغ [تبلیغی جماعت] کا مخالف ہے اس کے علاوہ متعدد واقعات ہو رہے ہیں بے چارے عوام سیدھے سادھے وہ کیا جانے حقیقت حال کیا ہے؟ اصول دعوت و تبلیغ ص ۵۶۔(سنگین فتنہ ص ۳۴)

محترم قارئین! دیوبندی تبلیغی جماعت والوں کی بدمعاشیوں اورغنڈہ غیردی کی یہ داستان خود دیوبندی علماء بیان کررہے ہیں ۔سنیوں سے لڑائی جھگڑے تو رہے ایک طرف،تبلیغی جماعت کے دہشت گردتو اپنے دیوبندی علماءکوبھی معاف نہیں کرتے جو بھی ان کی جہالانہ اورگمراہ کن بلکہ بقول دیوبندی علماءمرزائی تعلیمات کی مخالفت کرے ،تو یہ تبلیغی جماعت والےاس کو مارنے کی بھرپورکوشش کرتے ہیں۔لیکن اس کے باوجود بھی بھولے بھالے بنے پھرتے ہیں۔عوام الناس بچاری بھی یہی سمجھتے ہیں کہ یہ تو صرف نماز روزہ کی بات کرتے ہیں لیکن کاش کےعوام الناس آنکھیں کھولیں اوران کی اصلیت پہچانیں ۔بحرحال آ گئے چلیں اورمزید حوالے ملاحظہ کیجیے۔

قاضی عبدالسلام کی کتاب جلا ڈالی گئی

☆......اشرفعلی تھانوی دیوبندی امام کےخلیفہ قاضی عبدالسلام دیوبندی نے جب تبلیغ جماعت کے رد پر’’شاہراہ تبلیغ ‘‘لکھی تو دیوبندی تبلیغوں نے اس کے پہلے مکمل ایڈیشن کوآگ لگادی ۔جس کا ذکر بمع حوالہ ہم پہلے’’شاہراہ تبلیغ‘‘ کےتعارف کےتحت پیش کر چکے ہیں۔ حالاں کہ قاضی عبد السلام صاحب علماے دیوبند کے امام وحکیم الامت اشرفعلی تھانوی کےخلیفہ ہیں،لیکن تبلیغی جماعت کی اصلاح اوران کی غلط باتوں کی مخالفت جب انہوں نے کی توان کوبھی معاف نہیں کیا گیا۔

تبلیغیوں کی طرف سے دیوبندی علما کی مخالفت

☆......اسی طرح جب دیوبند مولوی محمد فاروق نے ''الکلام المفید فی احکام التبلیغ ''تبلیغی جماعت کے رد میں لکھی تو ان کی مخالفت کی گئی۔ چناں چہ اس کتاب کے مقدمے میں دیوبندی مولانا اعجاز احمد اعظمی (صدر مدرس مدرسہ شیخ الاسلام ،شیخو پور، اعظم گڑھ) لکھتے ہیں کہ:

''ان حالات میں جماعت تبلیغ کے مقابلے میں کچھ کہنا، ایک بڑے حلقے کو اپنا مخالف بنانا ہے، مولانا [محمد فاروق دیوبندی] کے ساتھ یہی ہوا...... پھر انہیں بہت کچھ مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا''۔ (الکلام المفید: ص۳۳)

☆......دیوبندی مفتی محمد عیسیٰ خان نے کتاب ''کلمۃ الھادی''لکھی تو اس پر تقریظ لکھتے ہوئے ان کے دیوبندی مولانا حسین شاہ صاحب نے انہیں کہا کہ:

''یقیناً حق کو ظاہر کرنے [یعنی تبلیغی جماعت کے رد پر کتاب لکھنے] کی وجہ سے آنجناب پر آزمائشیں آئی ہوں گی اور آئیں گی بھی، مگر ان پر استقلال کے ساتھ صبر کرنا ہوگا''۔ (کلمۃ الھادی: ص۲۲ تقریظ نمبر۴)

......سنی تبصرہ......

۞ ...... مذکورہ بالا دونوں حوالوں سے بات بالکل واضح ہے کہ خود دیوبندی علما یہ اقرار کر رہے ہیں کہ اگر تبلیغی جماعت والوں کی اصلاح کی خاطر خود ان کے دیوبندی علما بھی کچھ کہیں یا لکھیں تو یہ تبلیغی حضرات ان کی مخالفت پر اتر آتے ہیں۔

۞ ......اس مقدمے میں بالکل واضح اقرار ہے کہ ''الکلام المفید'' اور ''کلمۃ الہادی'' کے دیوبندی مصنفین کی بھی تبلیغی جماعت والوں کی طرف سے مخالفت کی گئی۔

اب خود فیصلہ کریں کہ دنیا کی اصلاح کے دعوے دار تبلیغیوں کا اپنا کیا حال ہے؟ کہ جب ان کی اصلاح کی کوئی بات کرے تو غصے میں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں تو نہ صرف اپنے علماء کو مارتے پیٹتے ہیں بلکہ ان کی کتابوں کو بھی جلا ڈالتے ہیں۔

دیوبندی علما کے خلاف پروپیگنڈے

☆......دیوبندی مفتی تقی عثمانی تبلیغی جماعت کی بے اعتدالیوں کا ذکر کرنے بعد لکھتے ہیں کہ:

''لیکن ان بے اعتدالیوں کی طرف بھی نگاہ رکھنی چاہیے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ جب کوئی شخص ان بے اعتدالیوں پر ذرا سی تنقید کرتا ہے تو اس کے خلاف یہ پروپیگنڈہ شروع ہو جاتا ہے کہ یہ شخص جماعت کا مخالف ہے، یہ بڑی خطرناک بات ہے''۔

(تقریر ترمذی: مفتی تقی عثمانی، حصہ دوم، ص ۲۱۵)

......سنی تبصرہ......

۞ ......الحمد للہ عزوجل! یہ بات خود علمائے دیوبند نے قبول کر لی، کہ تبلیغی جماعت والوں پر ذرا سی تنقید کی جائے تو یہ جماعت اپنے مخالفین کے خلاف پروپیگنڈے شروع کرتی ہے۔

۞ ......تبلیغی جماعت والے اکثر خود کو بے قصور و مظلوم ظاہر کرنے کے لیے مختلف پروپیگنڈے کرتے ہیں، کبھی خود کو مظلوم ثابت کر کے علما و خطبا کو مساجد سے نکلواتے ہیں تا کہ یہ مساجد پر قابض ہو سکیں، کبھی خود کو بے گناہ و مظلوم ظاہر کر کے کہتے ہیں کہ دیکھو ہم تو تبلیغ کرنے جاتے ہیں لیکن ہمارے بستر ے مسجدوں سے باہر پھینک دیے جاتے ہیں۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ تبلیغی جماعت والوں کے اپنے مخالفین کے خلاف پیرو پیگنڈے ہیں کیوں کہ علما جو ان کے ساتھ ایسا سلوک بھی کرتے ہیں تو اس کی وجہ دین اسلام ہی ہے کیونکہ علما حضرات کو معلوم ہے کہ یہ تبلیغی حضرات اللہ عزوجل، رسول اللہ ﷺ، صحابہ اکرام علیھم الرضوان اجمعین و اولیاے عظام رحمۃ اللہ علیھم اجمعین کی شانوں میں بے ادبیاں و گستاخیاں کرتے ہیں۔ ہم سنی کہیں تو شاید تبلیغی حضرات نہ مانیں لیکن اس کتاب میں خود علماے دیوبند کے حوالوں سے تبلیغی جماعت والوں کی ایسی گستاخیوں کا ذکر موجود ہے۔

لہٰذا ایسے بے ادبوں و گستاخوں کے ساتھ محبت و شفقت نہیں کی جا سکتی۔ عجیب معاملہ ہے کہ شیعہ اگر صحابہ کرام علیھم الرضوان اجمعین کی شان میں گستاخی کرے تو اس کے ساتھ قطع تعلق جائز، لیکن تبلیغی وہابی کریں تو ان کے لیے تعظیم و تکریم کے خواہش مند ہوں۔

دیوبندی علماء کے خلاف تبلیغیوں کی بدزبانیاں

☆......اسی طرح جب تبلیغی جماعت پر دیوبندی علما کی طرف سے اعتراضات کیے گے تو مولوی زکریا صاحب نے ایک مقام پر لاجواب ہوکر اپنے ہی دیوبندی علما کے خلاف یوں ''بدزبانی'' کی کہ:

''بس اسلم یہ ہے کہ معترضین کو بکنے دیں اور جو سمجھ میں آوے کرے''

(شاہراہ تبلیغ:۹۹)

تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا کے اس جواب کا رد کرتے ہوئے قاضی عبدالسلام دیوبندی کہتے ہیں کہ:

''عوام کے بے معنی اعتراضات کے ساتھ یہ برتاؤ بالکل برمحل ہے۔ لیکن علماء کرام کے اعتراضات کو درخور اعتنا نہ سمجھنا، سمجھ میں نہیں آتا۔ اسلام میں تو علماء کرام کا ایک مخصوص مقام ہے۔ جب عوام کو یہ چھٹی دیدی گئی کہ جو سمجھ میں آوے کرے۔ تو علم اور علماء کی کیا وقعت رہی۔......(شاہراہ تبلیغ:۹۹)

دیوبندی قاضی صاحب کے اس جواب سے معلوم ہوا کہ تبلیغی حضرات اپنے ہم مسلک، دیوبندی مخالف علما کی بھی کچھ قدر نہیں کرتے۔ اور اگر وہ بھی تبلیغی جماعت کے بارے میں کوئی شرعی ثبوت طلب کریں تو انہیں شرعی جواب دینے کے بجائے ان کی بھی مخالفت کی جاتی ہے اور انہیں بھی تسلی بخش علمی جواب نہیں دیا جاتا۔

قاضی عبدالسلام دیوبندی کہتے ہیں کہ:

''حضرت [مولوی زکریا] کی کتاب ''تبلیغی جماعت پر اعتراضات اور ان کے

جوابات'' کا بھی مطالعہ کیا کچھ اطمینان نہ ہوسکا۔ (شاہراہ تبلیغ :صفحہ ۱۰)

☆ قاضی عبد السلام دیوبندی نے دیوبندی اکابر کی طرف تبلیغی جماعت کی ان بدعات کی وجہ سے رجوع کیا، لیکن قاضی صاحب کہتے ہیں کہ ''مگر بے سود رہے'' ۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۱۰) یعنی کسی نے علمی و تحقیقی جواب نہیں دیا۔

سنی تبصرہ

۞ ...... جب مولوی زکریا کی تبلیغی جماعت کی حمایت پر لکھی جانے والی کتاب سے خود دیوبندی علما ہی مطمئن نہیں تو غیروں کی تو بات ہی الگ ہے۔ قاضی عبد السلام دیوبندی نے مولوی زکریا تبلیغی کی کتاب ''تبلیغی جماعت پر اعتراضات اور ان کے جوابات'' کا رد اسی کتاب ''شاہراہ تبلیغ'' میں کر دیا جس سے مولوی زکریا دیوبندی کی ساری ہیرا پھیری کا پول کھل گیا۔

۞ ...... پھر معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کے علما و اکابرین کا انداز یہ ہے کہ جب کسی کو مطمئن نہ کر سکیں تو بدزبانی پر اتر آتے ہیں۔ جیسا کہ قاضی عبد السلام دیوبندی نے خود مولوی زکریا سے دبے لفظوں میں اس بات کی شکایت کی ہے۔

تبلیغی جماعت کا رد کرنے والے مجاہد ہیں

شاید کہ اس عنوان سے کسی کو حیرت ہو لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ خود علما ے دیوبند نے تبلیغی جماعت کے خلاف قلم اٹھانے والوں کو ''مجاہد'' کا خطاب دیا۔

☆...... [دیوبندیوں کے] الحجۃ الفقیہ و العالم النبیہ حضرت مولانا حسین شاہ

صاحب تبلیغی جماعت وطارق جمیل کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

’’کافی عرصے سے تبلیغی جماعت کو قریب سے دیکھنے اور سننے کا موقع ملا تو محسوس ہوا کہ مروجہ تبلیغی جماعت اہل سنت و جماعت [یعنی بقول دیوبندی مصنف] کے مسلک ومزاج اور اصولوں سے منحرف ہوتی جارہی ہے اور اس کی غلط تاویلات اور تجاوزات کی نشان دہی کرنے والا کوئی [دیوبندی عالم] نہیں۔ یا اللہ! کوئی مجاہد پیدا فرما جو امت مسلمہ کو اس بڑے فتنے [تبلیغی جماعت] سے آگاہ کرے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ، اللہ پاک حضرت مفتی محمد عیسی خان صاحب مدظلہ جیسے عالم، مفکر اور محقق کو سامنے لایا۔

باقی رہی بات خود کتاب کی تو میں نے اسے اول سے آخر تک پڑھا اور سمجھا تو یہ کتاب [کلمۃ الہادی]......احسن انداز سے مروجہ تبلیغی جماعت کی غلط تاویلات و تجاوزات کو شرعی دلائل کے ساتھ رد کرتی ہے۔ یہ کتاب مروجہ تبلیغی جماعت کی دینی و فکری اور اعتقادی کمزوریوں پر پورے انصاف، دیانت، جرات اور حق پسندی کے ساتھ روشنی ڈالتی ہے......اتنی بڑی دعوتی جماعت کہلانے والی جماعت کی کمزوریوں کی نشان دہی اور احتساب کرتی ہے۔ (کلمۃ الہادی: ص۲۲،۲۳)

مولوی الیاس کاندھلوی کا تعارف

تبلیغی جماعت کے بانی دیوبندی مولانا الیاس کاندھلوی ہیں۔ علمائے دیوبند کے مولانا ابوالفضل عبدالرحمٰن نے اپنی کتاب میں لکھا کہ

’’مولانا محمد الیاس [کاندھلوی] صاحب ایک مغلوب الحال
شخص تھے ایک ہی ملفوظ میں متضاد باتیں کر جاتے تھے

''(انکشاف حقیقت ص ۹۵)

جناب نے تبلیغی جماعت کا آغاز کیا، حالاں کہ اس وقت خود ان کے ہم مسلک دیوبندی علما نے انہیں ایسا کرنے سے منع بھی کیا تھا، لیکن انہوں نے جہلا کا ایک گروہ تیار کیا، جو کہ اپنی جہالت و کم علمی سے الٹی سیدھی باتوں کو دین سمجھ بیٹھے۔ اور پھر انتہا یہ کہ تبلیغی جماعت کے الیاس کاندھلوی کے بارے میں اس قدر غلو سے کام لیا گیا کہ بعض تبلیغی تو انہیں

''الہامی نبی''

کہنے لگے۔ معاذ اللہ عزوجل!! اور ان باتوں کا تذکرہ علمائے اہل سنت نہیں کر رہے ہیں بلکہ خود دیوبندی مسلک کے علماء کی کتب و فتاویٰ جات میں ایسی باتوں کا واضح طور پر ذکر موجود ہے۔ جن میں سے بعض کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

کاندھلوی کے بارے میں غلو

تبلیغی جماعت والے اپنے تبلیغی علما کے حق میں بدترین حد تک غلو کا شکار ہیں، حتی کہ اپنے تبلیغی علما کو بڑے بڑے دیوبندی اکابرین و علما سے بھی بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ دیوبندی مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''مولوی [طارق جمیل] نے کہا ہے حضرت مولانا محمد الیاس [کاندھلوی] جیسا شخص ایک ہزار سال پہلے پیدا نہیں ہوا۔ آپ کے حدیث کے شیخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی جنہوں نے بڑھاپے کے باعث حدیث پڑھانا موقوف کر دیا تھا''۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر۴، ص ۲۲۱، ۲۲۲)

دیکھ رہے ہیں آپ اپنے تبلیغی زکریا کے حق میں طارق جمیل کا غلو! طارق جمیل کی بات ایک حد تک ٹھیک ہی ہے، کیوں کہ ہزار سال میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوتے رہے۔ زکریا جیسا شخص جو کہ اپنے علمائے دیوبند کے مطابق بدعتی و گمراہ ہے ایسا شخص ہرگز پیدا نہ ہوا۔ بہرحال اگر طارق جمیل کی بات مان لی جائے تو دیوبندیوں کے حکیم تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی جیسے لوگوں کی کیا اوقات باقی رہ جاتی ہے؟ طارق جمیل کا قول اپنے ہم مسلک علما کے بھی خلاف ہے۔

پیغمبرانہ منصب کی طرف پیش قدمی

تبلیغی دیوبندی علما کی کتابوں میں تبلیغی جماعت کے الیاس کاندھلوی کے بارے میں بدترین غلو پر مشتمل چند حوالے آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ دیوبندی تبلیغی جماعت والوں کی کتاب ''دینی دعوت'' میں لکھا ہے کہ:

''مولانا [الیاس بانی تبلیغی جماعت] فرماتے تھے کہ جب میں ذکر کرتا تھا تو مجھے ایک بوجھ [ثقل] سا محسوس ہوتا تھا، حضرت (گنگوہی) سے کہا تو حضرت تھرا گئے اور فرمایا کہ مولانا قاسم نے یہی شکایت حاجی صاحب (اپنے پیر و مرشد) سے فرمائی تو حاجی صاحب نے فرمایا اللہ آپ سے کوئی کام لے گا''۔

(دینی دعوت: مولانا ابوالحسن علی ندوی، ص ۴۵)

میں نہیں سمجھتا کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی جیسے مشہور اہل قلم نے اس مقام پر اصل واقعہ کی نقل میں خیانت سے کیوں کام لیا ہے؟ حاجی صاحب کا جواب یہ نہیں تھا کہ اللہ

آپ سے کوئی کام لے گا۔ بلکہ اصل قصہ یہ ہے کہ دیوبندی مولانا قاسم نانوتوی نے حاجی (امداداللہ مہاجر مکی) صاحب سے یہ شکایت کی کہ:

''جہاں تسبیح لے کر بیٹھا بس ایک مصیبت ہوتی ہے۔ اس قدر گرانی کہ جیسے سوسو من کے پتھر کسی نے رکھ دیے ہوں۔ زبان وقلب سب بستہ ہو جاتے ہیں......(اس پر حاجی امداداللہ مہاجر مکی نے انھیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا) ''یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہے اور یہ ثقل (وزن) ہے جو حضور ﷺ کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا۔ تم سے حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے''۔

(قصص الاکابر ص ۱۱۴، سوانح قاسمی جلد ۱، ص ۳۰۱)

اب اس تفصیل کی روشنی میں دیوبندی مولانا ابوالحسن علی ندوی کے لکھنے کے مطابق معلوم ہوا کہ بعینہ یہی قصہ تبلیغی جماعت کے مولانا الیاس کاندھلوی کے ساتھ پیش آیا تھا، یعنی ان کے قلب پر بھی نبوت کا فیضان ہوتا تھا اور انھیں بھی معاذ اللہ رسول انور ﷺ کی طرح نزولِ وحی کی گرانی محسوس ہوا کرتی تھی۔ ملخصاً۔

(تبلیغی جماعت: ص ۴۴،۴۵)

ان تفصیلات کے بعد اب ایک نظر اس پر بھی ڈال لیجیے کہ تبلیغی مولانا الیاس کاندھلوی کے بارے میں بیان کردہ ایسی باتوں سے ان کے ماننے والوں نے کیا اثر قبول کیا ہے تو اس سلسلے میں صرف دو واقعوں کی نشان دہی کرنا چاہتا ہوں۔

الیاس کاندھلوی کی موت اور قرآن کی آیت

دیوبندی مولانا ابوالحسن علی ندوی نے اپنی کتاب ''دینی دعوت'' میں لکھا ہے کہ ایک بار میں غلط طور پر مولانا الیاس کی موت کی خبر مشتہر ہوگی۔ اس افواہ پر لوگ جمع ہو گئے۔ لکھتے ہیں کہ اس موقعہ پر خبر کی تردید کے لیے ایک تقریر کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اب اس کے بعد کا واقعہ خود انہی کی زبانی سنیے، لکھتے ہیں:

''مولانا منظور صاحب نعمانی [دیوبندی] نے مسجد کے نیچے درخت کے تلے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کے مضمون پر ایک برمحل اور موثر تقریر کی''۔

(دینی دعوت: مولانا ابوالحسن علی ندوی، ص ۱۸۱)

اور پھر یہی آیت اُس دن بھی تلاوت کی گئی جس دن سچ مچ تبلیغی مولانا الیاس کاندھلوی انتقال کر گئے۔ چناں چہ یہی علی میاں لکھتے ہیں کہ:

''جب اُن کا جنازہ میدان میں لا کر رکھا گیا تو اس موقع پر شیخ الحدیث (مولانا زکریا) اور مولانا محمد یوسف صاحب کا حکم ہوا کہ لوگوں کو میدان کے نیچے جمع کیا جائے اور اُن سے خطاب کیا جائے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل کے مضمون سے بڑھ کر اس موقعہ کے لیے تعزیت و موعظت کیا ہوسکتی تھی؟''

(دینی دعوت: مولانا ابوالحسن علی ندوی، ص ۱۸۶)

قارئین کو معلوم ہونا چاہے کہ'' وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل'' [اور محمد اللہ کے رسول ہیں اُن سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں'']

کی آیت کریمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سرکار نامدار ﷺ کے وصال شریف کے موقع پر تلاوت فرمائی تھی اوراسی آیت کی روشنی میں صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کواس امر کا یقین دلایا تھا کہ حضور ﷺ وصال فرما گئے ہیں۔ آیت کا مفہوم اوراس کا محل استعمال واضح ہو جانے کے بعد اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر تبلیغی مولانا الیاس کی وفات پر بار بار اسی آیت کی تلاوت کا کیا موقع تھا جب کہ موت کے مضمون پر قرآن کریم میں بے شمار آیات موجود ہیں۔

اس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ تبلیغی مولانا الیاس کا منصب ان کے ماننے والوں کی نظر میں کسی طرح بھی ایک رسول کے منصب سے کم نہیں تھا، اسی لیے ان کی موت پر بھی وہی آیت منطبق کی گئی جو پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں نازل ہوئی تھی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین نے پیغمبر ﷺ ہی کے وصال کے موقع پر جس کی تلاوت فرمائی تھی۔

چودہ سو سال کی طویل مدت میں لاکھوں اکابر امت اور عرفائے حق نے اس سرائے فانی سے سفر کیا لیکن کہیں ثابت نہیں ہے کہ کسی بڑے سے بڑے بزرگ کے وصال پر یہ آیت منطبق کی گئی ہو۔ اس لیے مذکورہ بالا واقعات کی روشنی میں یہ بات بخوابی واضح ہوگئی کہ تبلیغی مولانا الیاس کاندھلوی کے الہامی دعووں سے تبلیغی جماعت کے لوگ اتنے زیادہ متاثر تھے کہ ان کی نظر میں الیاس کا مقام قطعاً ایک پیغمبر کے دوش بدوش تھا۔ (معاذ اللہ عزوجل) ملخصاً (تبلیغی جماعت: ۴۶ تا ۴۸)

بے خودی بے سبب نہیں ہے غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

تبلیغی جماعت کے مولانا الیاس کاندھلوی کے بارے میں عوام الناس میں ''الہامی نبی'' ہونے کی باتیں بھی اکثر سنی جاتی ہیں، جن کا ذکر بھی خود علماے دیوبند نے اپنی کتب میں کیا، اب ذرا ان کو بھی ملاحظہ فرمالیجیے۔

تبلیغیوں کے نزدیک الیاس ''الہامی نبی''

طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

''مولانا الیاس [کاندھلوی] پر اللہ تعالیٰ نے جو پیغام فرمایا، پچھلی کئی صدیوں میں کسی پر نہیں ہوا، پچھلے ہزار سال بھی میں کہوں تو یہ مبالغہ نہیں''۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر۴ص ۲۲۷، ۲۲۸)

طارق جمیل کے اس بیہودہ قول پر تبصرہ کرتے ہوئے دیوبندی مفتی نے لکھا کہ:

''اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں پر الہام فرماتا ہے لیکن پیغام اپنے نبیوں اور رسولوں کو دیتا ہے جسے رسالت کہتے ہیں...... [طارق جمیل کا] کتنا غلو ہے ایک امتی [الیاس کاندھلوی] کے بارے میں کہا جائے اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ پیغام فرمایا۔ اس طرح کی خرافات مولانا محمد الیاس [کاندھلوی] کے بارے میں پہلے بھی کہی گئی ہیں یہ الہامی نبی تھے۔ فتاویٰ محمودیہ میں ہے۔

سوال: یہاں پر ایک تبلیغی صاحب نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:

''حضرت مولانا محمد الیاس [کاندھلوی] دراصل الہامی نبی تھے۔ انبیاء پر وحی آتی تھی، لیکن مولانا ایسے نبی تھے جن کو ہر آنے والے واقعے کا الہام ہوتا تھا۔ گویا الہامی نبی تھے۔

جواب: حامداً و مصلیا: حضرت مولانا الیاس کو نبی کہنا درست نہیں، نہ الہامی نہ کسی اور قسم کا نبی۔ ایسے عنوانات سے بہت غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔] جواب کے بعد دیوبندی مفتی کہتے ہیں کہ] میں کہتا ہوں غلو کس چیز کا نام ہے الحاد، زندقہ اور کفر کون سی بلا ہے؟

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

جماعت میں شامل فاسق، فاجر، حدود شرعیہ سے تجاوز کرنے والوں کی وکالت کی جائے دوسری طرف علماے امت، صلحا، مشائخ، مجاہد اور اہل حق قابل گردن زدنی قرار دیے جائیں۔ فیا للعجب و الضیعة الادب۔ منصب الوہیت اور رسالت کے صیغہ میں اپنے بڑوں کو شریک کار سمجھنا یہود و نصاریٰ کا غلو تھا''۔

ملخصا (کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۲۸، ۲۲۹)

دیوبندی مولانا ابوالفضل نے بھی فتاویٰ محمودیہ ج ۱ ص ۶۶ تا ۷۰ کا ایک حوالہ اپنی کتاب ''انکشاف حقیقت'' صفحہ ۳۶، ۳۷ پر بیان کیا۔

دیوبندی مفتی کی نرم مزاجی

قارئین کرام! آپ دیکھ رہے ہیں کہ فتاوی محمودیہ کے دیوبندی مفتی نے اپنے تبلیغیوں کے بارے میں کتنی نرمی سے کام لیا۔ جی یہ گلہ ہم کرتے تو یقیناً دیوبندی تبلیغی آسمان سر پر اٹھا لیتے، اس لئے عرض ہے کہ خود دیوبندیوں کے ابوالفضل عبد الرحمٰن صاحب خود لکھتے ہیں کہ

''مولانا مفتی محمود حسن کا جواب پڑھیں کتنا نرم جواب دیا۔ مفتی صاحب کو لکھنا

چاہیے تھا ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے اور اس تبلیغی مقرر کو اپنے کفر سے توبہ کرنی چاہیے"
(انکشاف حقیقت: ص ۸۵)

دیوبندی مولوی ابو الفضل کا یہ جواب برحق ہے دیوبندی مفتی محمود کو سختی سے دیوبندیوں کو بتانا چاہیے تھا کہ ایسے شخص نے کفر بکا ہے اور اس پر توبہ لازم ہے۔ لیکن لگتا ہے کہ دیوبندی مفتی صاحب شاید اپنے تھانوی جی کے نقش قدم پر چل پڑے کہ تھانوی کے مرید نے خواب میں اشرفعلی تھانوی دیوبندی کے نام کا کلمہ پڑھا اور بیداری میں اشرفعلی تھانوی کے نام سے درود پڑھا اور جب اپنا واقعہ لکھ کر تھانوی کو بھیجا تو تھانوی جی بجائے یہ کہ اس کو سختی سے روکتے اور اس کو کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتے، کسی خاص مصلحت کے پیش نظر بڑی نرمی سے جواب دیکر اپنے منہ میاں مٹھو بنے رہے اور یہ ارشاد فرما دیا کہ ہاں اس سے مراد یہ ہے کہ میں تھانوی متبع سنت ہوں۔ ملخصاً (رسالہ الامداد)
لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

بہرحال شرعی گرفت کی بجائے اپنے گھر کے دیوبندی، وہابی، تبلیغی بزرگوں کے ساتھ نرم مزاجی کا یہ فتویٰ کوئی نیا نہیں بلکہ ڈھیروں ایسے واقعات ہیں کہ جب دیوبندیوں کا کوئی مسئلہ ان کے سامنے آتا ہے جو خواہ شریعت کے صریح خلاف ہی کیوں نہ ہو لیکن دیوبندی علماء اپنے بزرگوں کے حق میں نرم مزاجی اور مشفقانہ انداز اختیار کرتے ہیں۔ لیکن جب سنیوں کا ادنیٰ سا مسئلہ بھی ہو تو اس کو بڑھا چڑھا کر کفر اعظم ،شرک عظیم تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ علمائے دیوبند کے امام اسماعیل دہلوی نے اسی انداز کو اختیار کرتے ہوئے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر مسلمانوں کو کافر ومشرک قرار دیا ہے۔ بہرحال ہم واپس اپنے موضوع کی طرف پلٹتے ہیں۔

الیاس کاندھلوی کو تبلیغی الہامی نبی کہتے ہیں

علمائے دیوبند کے مولانا ابوالفضل دیوبندی کہتے ہیں کہ

''اس طرح تو مولانا محمد الیاس (تبلیغی) کا درجہ (تبلیغیوں) نے کہاں پہنچا دیا بندہ تو اس کے تصور سے لرزتا ہے۔ یہ غلو فی الدین کی بدترین مثال ہے (اسکے بعد ہیڈنگ لگائی)

''مولانا الیاس [کاندھلوی] الہامی نبی تھے'' (''انکشاف حقیقت'' صفحہ ۳۶)

پھر دیوبندی فتاویٰ محمودیہ کا حوالہ بیان کر کے دیوبندی مولوی نے خود تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھا کہ

''دوسرا نامعلوم مقرر مولانا محمد الیاس (تبلیغی جماعت) صاحب کو الہامی نبی قرار دے رہا ہے جس کی تردید میں [تبلیغی] جماعت کی طرف سے کوئی بیان جاری نہیں ہوا۔ کیونکہ سائل نے سوال تو اپنے لئے یا اپنے علاقے کو گمراہی سے بچانے کیلئے کیا۔ ظاہر ہے تبلیغی صاحب تو گمراہی یا کفر بک کر چلے گئے اس پر حضرت مفتی صاحب کے فتوے کا کیا اثر ہوگا؟ یہ تو مفتی صاحب کو چاہیے تھا کہ فوری طور پر تبلیغی مرکز کو لکھتے اور تبلیغی مرکز ایسے بیانات کی روک تھام کرتا اور ایسے بیانات سے اپنی برات ظاہر کرتا لیکن کچھ بھی نہ ہوا'' (انکشاف حقیقت: ص ۳۷، ۳۸)

دیوبندی مولوی کے اس بیان نے تو تبلیغی جماعت کی سب تاویلات کا دروازہ بھی بند کر دیا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اس تبلیغی جاہل کے بیان میں تبلیغی مرکز بھی ملوث ہے۔

الیاس کاندھلوی کوڈر کی وجہ سے نبی نہیں کہتے

دیوبندیوں کے علامہ مفتی قاضی محمد رویس خان رئیس محکمہ القضاء والا فتاء میر پور آزاد کشمیر، تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں دیوبندی مفتی عیسیٰ کی کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں:

''گرامی قدر حضرت علامہ مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب گورمانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..................................

مولانا طارق جمیل صاحب کی تقاریر پر آپ نے جو تنقیدی مقالہ تحریر فرمایا ہے اس میں آپ نے نہایت نرم الفاظ استعمال فرما کر شاید ''تبلیغیوں'' کو قریب لانے کی کوشش فرمائی ہے۔ میرے خیال میں تبلیغی جماعت میں شامل جہلاء مولانا الیاس رحمہ اللہ کو اور اپنے دیگر زعماء کو ڈر کے مارے ''نبی'' نہیں کہتے۔''

(کلمۃ الھادی ص ۱۳،۱۴ مطبوعہ مکتبہ المفتی جامعہ فتاح العلوم نوشہرہ سانسی گوجرانوالہ: بحوالہ کلمہ حق شمارہ 7 ص 92،93)

اس حقیقت کا انکشاف کرنے والا کوئی سنی حنفی بریلوی مفتی نہیں بلکہ خود علماے دیوبند کے مفتی صاحب نے یہ انکشاف کیا ہے۔ دیوبندی مفتی نے تبلیغی جماعت کا قادیانی نقش قدم پر چلنے والوں کو بے نقاب کیا لیکن اس کتاب ''کلمۃ الھادی'' کے دوسرے ایڈیشن میں سے اس تقریظ کو نکال دیا گیا۔

سنی تبصرہ

دیوبندیوں کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ

- ......تبلیغی جماعت والے اور دیوبندی علما، الیاس کاندھلوی کے بارے میں بد ترین حد تک غلو کا شکار ہیں۔ معاذ اللہ عزوجل!
- ......جس طرح نبی پاک ﷺ کو وحی کے وقت ثقل (بوجھ، وزن) محسوس ہوتا تھا اسی طرح دیوبندی اکابرین اور تبلیغی الیاس کاندھلوی کو بھی ہوتا تھا۔ معاذ اللہ!
- ......جس طرح ایک موقع پر حضور ﷺ کے بارے میں وصال کی جھوٹی خبر مشہور ہوئی تھی تو اس وقت یہ آیت "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل" نازل ہوئی۔ تو بالکل ایسے ہی جب تبلیغی الیاس کے بارے میں مرنے کی جھوٹی خبر مشہور ہوئی تو یہی آیت الیاس کاندھلوی کے بارے میں پڑھی گئی۔
- ......جب نبی پاک ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر نے خطبے میں یہ آیت "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل" پڑھی تو بالکل اسی طرح جب تبلیغی الیاس کاندھلوی مرے تو یہی آیت اس کے مرنے پر پڑھی گئی۔
- ......تبلیغی جماعت کے اکابر مبلغین کے نزدیک الیاس کاندھلوی جیسا شخص پچھلے ہزار سالوں میں پیدا نہیں ہوا۔
- ......بعض تبلیغیوں کے نزدیک الیاس کاندھلوی "الہامی نبی" تھے۔ معاذ اللہ!
- ......بقول دیوبندی مفتی تبلیغی جماعت والے الیاس کاندھلوی کو مسلمانوں کے خوف کی وجہ سے نبی نہیں کہتے۔ معاذ اللہ عزوجل!

تبلیغی جماعت کے بانی نبی پاک ﷺ یا الیاس کاندھلوی؟

اگر تبلیغی جماعت والوں سے پوچھا جائے کہ تبلیغی جماعت کا بانی کون ہے تو فوراً جواب دیتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے بانی ہمارے حضرت الیاس کاندھلوی دیوبندی صاحب ہیں۔ دیوبندی علامہ محمد فاروق تبلیغی جماعت والوں کے اس جواب پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

[تبلیغی جماعت کے] ''محدث و مخصوص عمل ہونے کی بناء پر بجائے رسول اللہ ﷺ کے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہ کی طرف اس طریقہ تبلیغ کو منسوب کیا جاتا ہے۔ اور مولانا [الیاس کاندھلوی] ہی کو بانی تبلیغ کہا اور لکھا جاتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف اس متعین و مخصوص تبلیغ کو منسوب بھی کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ شریعت محمدی میں اس مخصوص و متعین کا نام و نشان تک نہیں ہے''۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، ج: اول، ص ۷۷)

......سنی تبصرہ......

دیوبندی مولوی صاحب کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

- ......دیوبندی مصنف کے مطابق مروجہ وہابی تبلیغی جماعت کے بانی ہمارے آقا کریم محمد رسول اللہ رؤف و رحیم ﷺ ہرگز نہیں بلکہ وہابی الیاس کاندھلوی دیوبندی تبلیغی جماعت کے بانی ہیں۔
- ......دیوبندی مصنف کے مطابق جب اس کے بانی وہابی الیاس کاندھلوی ہوئے تو

واضح ہوگیا کہ یہ جدید تحریک ہے[اصطلاح وہابیہ میں بدعتی ہے] کوئی چودہ سوسال سے نہیں چلی آرہی۔

۞......دیوبندی مصنف کے مطابق اس مخصوص ومتعین دیوبندی تبلیغ کا کہیں نام و نشان نہیں ملتا یعنی نبی پاک ﷺ، صحابہ وتابعین علہیم الرضوان اجمعین کے زمانے میں ایسی مخصوص ومتعین تبلیغ نہیں ہوتی تھی۔

۞......جیسا کہ خود دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا شاہ صاحب مدظلہ دہلوی کتاب ''اصول دعوت وتبلیغ''ص ۵۱/ پرفرماتے ہیں کہ:

''عجیب تضاد ہے کہیں تو اس کو سنت نبوی قرار دیتے ہیں، کہیں اس کا بانی ومحرک حضرت مولانا الیاس نوراللہ مرقد[دیوبندی] کو قرار دیتے ہیں، میں تو اس سے یہی سمجھتا ہوں کہ کسی کے نزدیک بھی اس کی حیثیت متعین نہیں ہے''۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، ج: دوم صفحہ ۳۷۰)

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

من گھڑت جھوٹ

لگے ہاتھوں ایک حوالہ یہ بھی ملاحظہ کیجیے کہ غلو فی الدین کا یہ معاملہ صرف تبلیغی جماعت کے الیاس کاندھلوی ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہاں تو معاملہ ہی جدا ہے۔خود دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب اپنی کتاب میں ''غلو فی الدین'' پر بحث کرنے کے بعد آگے چل کر لکھتے ہیں کہ''

''امی بی (مولانا الیاس کی نانی) مولانا پر بہت شفیق تھیں۔فرمایا کرتی تھیں کہ اختر

(مولانا الیاس صاحب کا دوسرا نام) تجھ سے صحابہؓ کی خوشبو آتی ہے ...... تیرے ساتھ مجھے صحابہؓ کی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتیں ہیں ۔بحوالہ حضرت مولانا الیاس اوران کی دینی دعوت ص ۲۵۔''(انکشاف حقیقت ص ۸٦)

یہ واقعہ ''دینی دعوت'' کے اندر بھی موجود ہے اوراوپر آپ دیکھ چکے کہ خود دیوبندی مولوی ابوالفضل نے ''انکشاف حقیقت'' میں بھی اس واقعہ کو بیان کیا۔لیکن یہ واقعہ کتنا بڑا جھوٹ ہے اوراس واقعہ میں دیوبندی کتنا غلو اپنی تبلیغی جماعت کے بارے میں بیان کرتے ہیں اس کا جواب بھی خود ابوالفضل دیوبندی کے قلم سے ملاحظہ کیجیے۔چنانچہ اس مذکورہ بالا واقعہ کو بیان کرنے کے بعد خود وہ لکھتے ہیں کہ

''یہ عقیدت کی کرشمہ سازی ہے ورنہ یہ بات صریحاً باطل ہے اس میں صداقت کا شائبہ تک نہیں۔عقیدت مندی عقل کو مفلوج کر دیتی ہے بدہی البطلان بات بھی تسلیم کر لی جاتی ۔سوچنے کی بات ہے حضرۃ امی جان [یعنی الیاس کاندھلوی کی نانی] نے صحابہ کرامؓ کی خوشبو کب سونگھی تھی؟ کیونکہ خوشبو کا تعلق حس سے ہے اگر کسی آدمی نے کبھی آم کی خوشبو نہ سونگھی ہو وہ کبھی بھی یہ نہین کہہ سکتا کہ اس چیز سے آدم جیسی خوشبو آتی ہے ۔پہلے اس چیز کی خوشبو ذہن میں محفوظ ہو پھر کسی چیز کی خوشبو کو اس جیسا کہہ سکتا ہے۔اور ظاہر ہے کہ حضرۃ امی بی (دیوبندی نانی) نے نہ کبھی صحابہ کرامؓ کو دیکھا اور نہ ان کے ابدان کی خوشبو سونگھی ۔اسی طرح یہ کہنا بھی درست نہیں کہ تیرے ساتھ مجھے صحابہ کرامؓ کی سی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں'' (انکشاف حقیقت:ص ۸٦،۸۷)

شکوؤں شکایتوں کے سب امکان مِٹ گئے
ہم اپنے جان نثاروں کے ہاتھوں ہی لٹ گئے

یہ حالت ہے دیوبندیوں تبلیغوں کی اپنے گھر کے بزرگوں کے بارے میں کہ کس قدر غلو کا شکار ہیں۔ دیوبندیوں نے اپنے بزرگوں کو اتنا کیوں بڑھایا؟ اس کا جواب بھی مولوی ابوالفضل ہی سے ملاحظہ کیجیے:

''جب کوئی شخص کام شروع کرتا ہے اور کام اس کی لگن اور محنت سے چل نکلتا ہے اور لوگ اس میں شامل ہوجاتے ہیں شامل ہونے والے لوگ اس شخص کی ایسی باتوں کی تشہیر کرتے ہیں جس سے اس کا بزرگ ہونا، صاحب کرامت ہونا، ولی اللہ ہونا وغیرہ وغیرہ ثابت ہو یہی حال مولانا الیاس (کاندھلوی تبلیغی) کیساتھ ہوا۔

(انکشاف حقیقت: ص ۸۶)

بہرحال دیوبندی مولوی ابوالفضل کے بیان سے بالکل واضح ہوگیا کہ تبلیغی جماعت کی دینی دعوت میں یہ واقعہ من گڑھت اور جھوٹا ہے، اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ اور دیوبندی حضرات اس طرح کی بے سروپا باتیں اندھی عقیدت میں ڈوب کر اپنے گھر کے بزرگوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ معاذ اللہ عزوجل

تبلیغی جماعت الیاس کاندھلوی کے نام سے منسوب کیوں؟

تبلیغی جماعت والے اپنی جماعت کو الیاس کاندھلوی کے نام سے منسوب کرتے ہیں، اس پر بھی دیوبندی مولانا فاروق صاحب نے کیا خوب رد کیا، کہتے ہیں کہ:

''ایک طالب [علم] نے جو مدرسہ میں تعلیمی خدمت انجام دے رہے تھے۔ مصلح الامۃ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں لکھا کہ طبعیت چاہتی ہے کہ حضرت مولانا الیاس صاحب کی تبلیغی جماعت میں شریک ہوکر کلمہ و نماز

کی لوگوں کو تحریک کروں۔ اگر میرے لیے بہتر ہو تو اجازت فرما دیں۔

حضرت مولانا [وصی] نے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

''آپ جو پڑھا رہے ہیں۔ کیا یہ تبلیغ نہیں۔ اور ہر عالم کو اختیار ہے تبلیغ کا۔ کسی کی طرف منسوب کرنے کے کیا معنیٰ؟ اگر منسوب ہی کرنا ہے تو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیجیے''۔ [یہ خط معرفت حق شمارہ ۳/ جلد ۸ مجریہ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ مطابق مارچ ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا ہے]''۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، ح: اول ص ۷۷، ۷۸)

سنی تبصرہ

دیوبندی علماء [مولوی وصی و مولوی فاروق] کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

۞...... تبلیغی جماعت کی مخصوص شکل وصورت تشکیل دیکر جو الیاس کاندھلوی کی طرف اس کو منسوب کیا جاتا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

۞...... تبلیغ کو صرف رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا چاہیے۔ تو اب وہ تبلیغی حضرات جو تبلیغ کو الیاس کاندھلوی کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ غلط و قابل گرفت امر میں مبتلا ہے۔

الیاس کاندھلوی نے امت کو فتنہ میں مبتلا کیا

دیوبندی مولانا ابوالفضل لکھتے ہیں کہ

''اب یہ جماعت ایک فتنہ بن چکی ہے۔'' (انکشاف حقیقت: ص ۱۸)

''یہ جماعت آہستہ آہستہ ایک فتنہ بن گئی ہے'' (انکشاف حقیقت: ص ۲۵)

یہی دیوبندی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ

’’کم فہم علما ......نے اس جماعت میں شمولیت اختیار کی ،باخبر علماء کرام [دیوبند]نے مولانا محمد الیاس (کاندھلوی) کواس بدعت سے باز رکھنے کی کوششیں کیں لیکن مولانا الیاس نے مغلوب الحال اوراپنے غلط سلط خوابوں سے ناصحین کی نصیحت پرکوئی توجہ نہیں دی اورامت کوایک فتنہ میں مبتلا کردیا‘‘

(انکشاف حقیقت:ص۱۲،مقدمہ)

یہ بات صرف دیوبندی مولانا ابوالفضل نے ہی نہیں کی بلکہ متعدد دیوبندی علماء بھی اس کارونا روتے ہیں، لیجیے مزید محمد فاروق دیوبندی کا بھی حوالہ ملاحظہ کیجیے۔

الیاس کاندھلوی کی سمجھ میں نہیں آیا

دیوبندیوں کے مولانا محمد فاروق دیوبندی کی کتاب’’الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ‘‘میں لکھا ہے کہ:

’’حضرت شیخ الاسلام نوراللہ مرقد نے ارشادفرمایا ہاں! شکایات تو ہمارے پاس بھی آتی ہیں، میں نے حضرت مولانا الیاس صاحب کوسمجھایا تھا کہ اس کام کوعوامی سطح پر لانے میں لاعتدالیاں بھی سرزد ہوں گی، لیکن مرحوم[الیاس کاندھلوی] کی سمجھ میں نہیں آیا۔

میری تحریریں اوراس جماعت کے متعلق حمایتیں نہ ہوتیں تو میں اس طرز کی مخالفت کرتا،لیکن اب کیا کیا جائے،عوام خربطہ میں پھنس جائیں گے،اس کے بعدارشاد فرمایا،اس تبلیغی پروگرام سے اس زمانہ میں بھی کچھ علماء بالکلیہ متفق نہیں تھے، میں نے ہی نہیں ،میرے علاوہ دوسرے علماء مثلاً مولانا عاشق الٰہی مرحوم وغیرہ نے بھی اس

بارے میں مولانا الیاس صاحب سے گفتگو کی تھی، لیکن مولانا نے اس سلسلہ کو جاری کر ہی دیا''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، حصہ دوم صفحہ ۱۷۴)

سنی تبصرہ

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

۞......تبلیغی جماعت کے مروجہ پروگرام سے اس زمانہ میں بھی کچھ دیوبندی علما بالکلیہ متفق نہیں تھے۔

۞......الیاس کاندھلوی کو خود ان کے علما نے سمجھایا تھا کہ تبلیغ کا کام بے علم حضرات کے سر پر ڈالنے سے یعنی اس کو عوامی سطح پر لانے میں لا اعتدالیاں سرزد ہوں گی۔

۞......لیکن الیاس کاندھلوی کی سمجھ میں اپنے دیوبندی علما کی بات نہ آئی اور اپنی اس عوامی تبلیغی جماعت کے کام کو جاری رکھا۔

۞......اور جب انہوں نے اپنے دیوبندی علما کے اس مشورے پر عمل نہ کیا تو پھر اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ خود دیوبندی حضرات کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔

الیاس کاندھلوی کا بھیانک انجام

الکلام البلیغ میں دیوبندی مولانا صاحب تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''حضرت تھانوی کے برادر زادہ و پروردہ خلیفہ حضرت مولانا شبیر علی صاحب، مہتمم خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون کی خدمت میں حاضری سے مشرف ہوا، تو حضرت

موصوف نے بھی اس جزوی اختلاف کا ذکر فرمایا، اسی سلسلہ میں فرمایا کہ ایک واقعہ سنو بڑے ابا کے وصال کے چند ہی عرصہ کے بعد مولوی الیاس صاحب تھانہ بھون آئے، اور مجھ سے کہا بھائی شبیر غضب ہو گیا میں نے کہا خیر تو ہے کیا بات ہے؟

تو انھوں نے کہا حضرت نے مجھ سے فرمایا تھا کہ مولوی الیاس تم لگا تو رہے ہو عوام کو اس کام میں، مگر مجھے خطرہ ہے کہ کہیں اس میں اہل زیغ نہ شامل ہو جائیں، سو وہ حضرت کی بات صادق آئی،

کچھ قادیانی میرے کام میں لپٹ پڑے ہیں،

میں نے کہا مولوی صاحب آگ تم نے کھائی، انگارہ کون ہگے، اب جب آگ کھائی ہے تو انگارہ بھی ہگو۔ یہ واقعہ مولانا شبیر علی صاحب نے بیان کر کے فرمایا اسی سے سمجھ لو۔

ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مولانا تھانوی کو اس سے جزوی اختلاف رہا، مولانا ظفر احمد صاحب کا افراط وتفریط سے پاک کہنا اور اس پر مولانا کا سکوت فرمانا، اُسی ابتدائی دور کی بات ہے جب کہ بقول مولانا یوسف صاحب حضرت کے دور تک کام کی بنیاد ہی ڈالی جا رہی تھی، ابھی نتائج (نیک و بد) کا ظہور نہیں ہوا تھا، اور بقول مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا کی محتاط اور دور رس طبعیت تبلیغ کا کام جاہلوں کے سپرد کرنے سے مطمئن نہ تھی، اور مولانا کی یہ کھٹک اور بے اطمینانی بے وجہ نہیں تھی......

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، ح: دوم صفحہ ۴۱۹ تا ۴۲۰)

سنی تبصرہ

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

۞......دیوبندی الیاس کاندھلوی نے تبلیغی جماعت کا سلسلہ چلا کر ''آگ کھائی''، یعنی غلط کام کیا تو اس کی سزا یہ ملی کہ جاہل و بے وقوف تبلیغ کرنے لگے۔

۞......الیاس کاندھلوی کی تبلیغی جماعت میں قادیانی بھی شامل ہو گئے۔

۞......دیوبندی علما نے جو الیاس کاندھلوی کو تبلیغی کام جاہلوں کے سپرد کرنے سے منع کیا تھا اور جن خطرات کی کھٹک ان کو محسوس ہو رہی تھی، وہ پوری ہوئی یعنی تبلیغ کا کام جاہل کرنے لگے جس کی وجہ سے بے شمار مفاسدات نے جنم لیا۔

انگریز جاسوس کی حویلی سے

دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''برآمد اصل مقصد تبلیغ کے نام سے جو جماعت نظام الدین بستی (اس غدار ملت دشمن مجاہدین انگریزوں کے جاسوس مرزا الٰہی بخش کی حویلی والی مسجد) سے شروع ہوئی''(انکشاف حقیقت: ص۱۲، مقدمہ)

اور اسی کتاب میں مزید لکھا کہ

''حضرت مولانا محمد الیاس جن کے اس علاقہ کے لوگوں سے تعلقات مولانا کے والد مرحوم کے زمانہ سے تھے اور مولانا محمد الیاس صاحب اپنے بڑے بھائی کی وفات کے بعد مستقل بنگلہ والی مسجد (بنگلہ والی مسجد غدار ملت دشمن مجاہدین مسلمین انگریز کے

جاسوس مرزا الٰہی بخش نے بنوائی تھی۔غداری قوم کے بعد جو جائیداد ملی تھی اور جاسوسی کے صلہ میں جو پنشن ملی تھی اس سے مولانا الیاس صاحب کے والد کو تنخواہ ملتی تھی مولانا الیاس صاحب کے والد صاحب اس غدار کے بچوں کو پڑھاتے تھے) میں آ گئے تھے ''(انکشاف حقیقت:ص ۱۶)

مذکورہ بالا دونوں عبارتوں میں بریکٹ کے اندر خط کشیدہ الفاظ دیوبندی مولوی ابو الفضل کے اپنے ہی ہیں۔تو الحمدللہ عزوجل! یہ راز خود دیوبندی مولوی نے فاش کیا کہ تبلیغی جماعت کا آغاز دیوبندیوں کے مطابق غدار ملت دشمن مجاہدین انگریزوں کے جاسوس کی حویلی والی مسجد سے ہوا۔

کفار ممالک میں پابندی کیوں نہیں؟

دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''ابتدائے آفرینش سے اب تک حق کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس کا باطل سے ٹکراؤ ہوتا ہے حق اور باطل کا معرکہ ہمیشہ جاری رہے گا، ایسا نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا کہ باطل کسی حق پر عمل پیرا جماعت کا مخالف نہ ہو۔باطل ہمیشہ حق کا دشمن رہا ہے اس بات کا قرآن کریم شاہد ناطق ہے ۔علاوہ ازیں حضور اکرم نے جب اعلان نبوت کیا تو تما عرب اور خاص طور پر مشرکین مکہ، دشمن بن گئے اور اہل اسلام پر عرصہ حیات تنگ کر دیا مشرکین مکہ نے جو تکلیفیں مسلمانوں کو دیں ان سے مسلمانوں کا بچہ بچہ واقف ہے، آخر کار مسلمانوں نے تنگ آ کر اپنے وطن کو خیر آباد کہہ کر ہجرت کی پہلی حبشہ میں اور بعد میں مدینہ منورہ میں ہجرت کی۔اہل باطل نے حق والوں کا تعاقب حبشہ اور مدینہ دونوں جگہ

کیا لیکن دونوں جگہ باطل خاسر وغائب ہوکر نامرادلوٹا۔

اس کے برعکس نام نہاد تبلیغی جماعت کے لئے تمام غیر مسلم ملکوں کے دروزے کھلے ہیں مسلمانوں کے ایک نمبر دشمن ملک بھی تبلیغی جماعت کے افراد کو ویزے دینے میں فراخ دل ہیں اس کا کوئی غیر مسلم ملک دشمن نہیں۔اگر یہ جماعت اسلام کی دعوت دےتو کوئی ملک اسکواپنے ملک میں داخل نہ ہونے دے''

(انکشاف حقیقت:ص ۲۸،۲۹)

شکر ہے کہ اس بات کو بیان کرنے والا دیوبندی ہے!اب یہ تبلیغی جماعت پر قرض ہے کہ اپنے دیوبندی مولوی کا کوئی معقول جواب دیں۔اوران کے بیان کردہ حوالہ جات کی تردید کرکے اپنے تبلیغی جماعت سے کفار دوستی کا دھبہ دور کریں۔پھر یہ بھی دیوبندی علماء نے خود یہ تسلیم کیا کہ تبلیغی جماعت اسلامی دعوت نہیں دیتی اگر اسلامی دعوت دیتی تو کوئی کافر حکومت اپنے ملک میں اس کو داخل نہ ہونے دیتی۔

بلکہ مزید ایک اور حوالہ بھی دیوبندی مولوی ابو الفضل صاحب کا تبلیغی جماعت کے بارے میں ملاحظہ کیجیے،لکھتے ہیں کہ

''مغربی ممالک اورخاص طور پر امریکہ جانتا ہے کہ یہ جماعت
دانستہ یا غیر دانستہ طور پر ہمارے مقاصد اورمفاد کے لئے کام کر
رہی ہے''(انکشاف حقیقت:ص ۲۹)

یہ ہے امریکہ ودیگر کفار ممالک میں تبلیغی جماعت پر پابندی نہ عائد کرنے کی اصل وجہ

وہ ہماری تحریر پڑھ کر پہلو بدل کے بولے
کوئی قلم چھینے اس سے یہ تو برباد کرچلا ہے

اسلام کے دشمن پیدا ہو رہے ہیں

دیوبندیوں کے امام النحر یر صاحب البیان مولانا محمد صدیق مہتمم جامعہ رشیدیہ راولپنڈی ''کلمۃ الہادی'' پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''تبلیغی جماعت کے نام سے مشہور ہوئی ۔ یہ بہت مبارک کام ہے لیکن دشمنان اسلام نے اس مبارک جماعت میں اپنے بندے گھسا دیے اور اب اس جماعت سے ایسے لوگ پیدا ہو...... جو مدارس کے دشمن، علماء کے دشمن، درس قرآن کے دشمن، جہاد کے منکر، اعمال کے پابند اور عقائد سے عاری ہوتے ہیں۔ دشمنان صحابہ ہوتے ہیں ......'' (کلمۃ الہادی: ص ۳۸ تقریظ ۱۰)

......سنی تبصرہ......

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت میں دینی مدارس کے دشمن موجود ہیں۔ [مزید ثبوت آگے موجود ہے]
- ......تبلیغی جماعت میں علما کے دشمن موجود ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت میں جہاد کے منکر موجود ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت والے عقائد سے عاری ہوتے ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت میں صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے دشمن موجود ہیں۔

تبلیغی جماعت کا طریقہ احمقانہ

دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''اس دور محکومی میں برصغیر میں تبلیغ کے نام پر ایک ایسا احمقانہ طریقہ تبلیغ ایجاد ہوا جس کے بارے میں عقلمند آدمی سوچ بھی نہیں سکتا۔اسی وجہ سے اکابر علماء کرام [دیوبند] میں سے کسی نے تائید نہیں کی بلکہ باز رکھنے کی کوشش کی'' (انکشاف حقیقت:ص اا مقدمہ)

۞......تبلیغی جماعت کا مروجہ طریقہ ''احمقانہ طریقہ تبلیغ'' ہے۔

۞......جو تبلیغی حضرات اپنی اس مروجہ تبلیغ کو سنت رسول ﷺ وسنت صحابہ علیہم الرضوان اجمعین بتاتے ہیں،وہ اپنے اس مولوی ابوالفضل کے مطابق احمقانہ طریقہ تبلیغ کی نسبت نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے طرف کر کے بے ادب اور گستاخ ٹھہرے۔

۞......دیوبندی اکابر علماء میں سے کسی نے تبلیغی جماعت کی تائید نہیں کی بلکہ باز رکھنے کی کوشش کی۔اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ گمراہ اور گمراہ گر جماعت ہے۔

تبلیغی جماعت کی بنیاد فتنہ پر

دیوبندی مولانا ابوالفضل لکھتے ہیں کہ

''جن علماء کرام نے اس کے قریب رہ کر پوری طرح ناقدانہ جائزہ لیا تو معلوم ہوا اس جماعت کی ابتداء ہی غلط تھی اور بدعت تھی۔اب علماء کرام کو چاہیے کہ جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف اور صرف دین حق کی خاطر اس فتنہ کی سرکوبی واضح الفاظ میں کریں کیونکہ یہ فتنہ روز بروز ترقی پر ہے'' (انکشاف حقیقت:ص ۲۵)

تبلیغی جماعت غلط اور صحیح کے مجموعے کا نام

قاضی عبدالسلام دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

”اب یہ موجودہ سلسلہ جو تبلیغ کے نام سے جاری ہو گیا ہے۔ یہ بہت سے اجزاء کا مجموعہ ہے۔ جیسا کہ حضرت مفتی [جمیل دیوبندی] صاحب نے اس کے بیش اجزاء بنائے ہیں، کچھ صحیح کچھ غلط ...... عوام میں اس مجموعے کا نام تبلیغ ہے۔ اولاً تو ظاہر ہے کہ غلط اور صحیح کا مجموعہ غلط ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ پانی اور نجس پانی کا مجموعہ نجس ہی ہوتا ہے......“ (شاہراہ تبلیغ: قاضی عبدالسلام، ص ۷۷)

تبلیغی جماعت کے چند مروجہ رسوم

☆ دیوبندی قاضی صاحب نے تبلیغی جماعت کو رسمی تبلیغ قرار دیا کہتے ہیں:

”آج کل کی رسمی اور بدعی تبلیغ خود ہی گمراہی ہے“۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۱۱۴)

☆ ”راستہ یہ ہے کا اشارہ اس صراط مستقیم ما جاء بہ الرسول سنت حبیب ﷺ کی طرف ہے نہ کہ اس موجودہ رسمی تبلیغ کی طرف۔ العیاذ باللہ“۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۵۶)

☆ قاضی صاحب کہتے ہیں کہ ”تحریک چند رسوم کا مجموعہ بن گئی“۔ (شاہراہ تبلیغ ۱۰)

☆ قاضی صاحب کہتے ہیں کہ ’بعض مقامات پر یہ تحریک ایک خاص رسم کی شکل اختیار کر گئی ہے“۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۹)

☆ قاضی عبدالسلام دیوبندی کہتے ہیں کہ: ”تبلیغی جماعت نے ایک دنیوی فرقے کا

رنگ اختیار کیا''۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۹)

☆ قاضی عبدالسلام دیوبندی کہتے ہیں کہ: ''تبلیغ کے نام سے تکثیر سواد مقصد بنے''۔ (شاہراہ تبلیغ ۹)

☆ ایک جگہ دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب کہتے ہیں کہ پرانی امتیں اپنے انبیاء کی شریعت کو رسم بنا لیتے تھے اور انہی رسوم کو وہ اصل دین وشریعت سمجھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان رسوم کو مٹایا اور اصل دینی حقائق اور احکام کی تعلیم دی، امت محمدیہ [مخاطب تبلیغی جماعت] بھی اس بیماری میں مبتلا ہو چکی ہے۔ ملخصاً۔

(شاہراہ تبلیغ: صفحہ ۱۸)

......سنی تبصرہ......

دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ:

- ...... کچھ غلط اور کچھ صحیح کام جو تبلیغی جماعت میں ہو رہے ہیں ان کے مجموعے کا نام ''تبلیغ جماعت یا مروجہ تبلیغ ہے''۔
- ...... ''موجودہ تبلیغی جماعت کی تبلیغ رسمی ہے۔
- ...... ''ایسی تبلیغ'' خود ہی گمراہی ہے''۔
- ...... ''چند رسوم کا مجموعہ بن گئی''۔
- ...... ''ایک خاص رسم کی شکل اختیار کر گئی ہے''۔
- ...... ''کچھ صحیح کچھ غلط ...... عوام میں اس مجموعے کا نام تبلیغ ہے''۔
- ...... یہ ''ایک دنیوی فرقے کا رنگ اختیار کر گئی''۔

۞ ......''تبلیغ کے نام سے تکثیر سواد مقصد ہے''۔

۞ ......''پرانی امتیوں کی طرح امت محمدیہ [مخاطب تبلیغی جماعت] نے بھی اس کو ایک رسم بنانے کی بیماری میں مبتلا ہوگئی۔

کس کس سے چھپاؤ گے تحریک ریا کاری
محفوظ ہیں تحریریں، مرقوم ہیں تقریریں

تبلیغی جماعت چودھویں صدی کی ایجاد

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کی کتاب ''تبلیغی جماعت'' کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''یہ بالکل ظاہر ہے کہ یہ خاص نظام عمل، خاص اعمال واشغال کی پابندی، خاص پروگرام کے مطابق زندگی گذارنا۔ لاشریک عشق وجنون مروجہ ہیئت ترکیبی مجموعی کے ساتھ نہ تو نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تھی نہ حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں۔ نہ تابعین نہ تبع تابعین سلف صالحین کے زمانے میں، بلکہ یہ اس چودھویں صدی کی ایجاد ہے''۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، ح اول، ص ۷۶)

پھر آگے چل کر صفحہ ۱۴۳/ پر دیوبندی مصنف صاحب لکھتے ہیں کہ:

''تبلیغ مروجہ کے مجموعہ مرکبہ اور ہیئت ترکیبیہ کے لئے وجود شرعی نہ ہونا بالکل ظاہر ہے قرون ثلاثہ بلکہ زمانہ مابعد میں بھی چودہ سو [1400] سال تک اس ہیئت ترکیبیہ مجموعہ کا پتہ ونشان نہیں۔...... بلکہ قرون اولیٰ سے لیکر اب تک کا زائد ہزار برس اس سے خالی ہے''۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق، ح اول، ص ۱۴۳)

سنی تبصرہ

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

۞ ......تبلیغی جماعت والے اپنی اس دعوت [تبلیغ] کے سوا کسی دوسرے اجتماعی کام میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

۞ ......ان کے دل ودماغ میں کسی دوسرے اجتماعی کام اور دوسری کسی تحریک کیلئے کوئی جگہ نہیں ہوتی۔

۞ ......تبلیغی حضرات کو صرف اپنی ہی تحریک سے لاشریک عشق وجنون۔

۞ ...... یہ خاص نظام عمل، خاص اعمال واشغال کی پابندی، خاص پروگرام کے مطابق زندگی گذارنا ہے جس کا ثبوت کتاب وسنت بلکہ صحابہ تابعین، تبع تابعین وسلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ہرگز نہیں ملتا۔

۞ ......مروجہ ہیئت ترکیبی مجموعی [تبلیغی جماعت] نبی کریم ﷺ، حضرات صحابہ، تابعین، تبع تابعین سلف صالحین [رضوان اللہ علیہم اجمعین] کے زمانے میں نہیں تھی، بلکہ یہ چودہویں صدی کی ایجاد ہے۔

مروجہ تبلیغ عہد رسالت سے منقول نہیں

اسی کتاب الکلام البلیغ میں دیوبندی مولانا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''جو فعل اور تخصیص فعل منقول نہ ہو اور متروک ہو اس کا احداث بدعت ہے'' [اس ہیڈینگ کے بعد کہتے ہیں کہ] ''تبلیغ مروجہ میں تبلیغ کے ساتھ جن خاص اعمال واشغال کی پابندی کی جاتی ہے۔ان میں سے اکثر کا قرون ثلاثہ یعنی عہد رسول اللہ ﷺ اور

صحابہ اور تابعین میں تبلیغ کے ساتھ ہونا منقول نہیں۔ اور چونکہ جو داعی اور مقتضی ان کا فی زماننا ہے۔ وہ اس زمانے میں بھی موجود تھا تو باوجود داعی اور محرک کے اس زمانہ میں نہ تھا۔ تو ان قیود کا متروک ہونا ظاہر ہے۔ لہٰذا ان غیر منقول متروک تخصیصات وتقییدات کا احداث بدعت ہے۔......

''حاصل یہ کہ فعل کا موجب و مقتضی اور داعی پائے جانے کے باوجود وہ فعل یا تخصیص وتقیید فعل نہیں پایا گیا تو یہ ترک الفعل ہے۔ ایسے فعل یا تخصیص فعل کا احداث بدعت ہے۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول، ص ۱۲۲،۱۲۳)

......سنی تبصرہ......

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت کے مروجہ خاص اعمال واشغال قرون ثلاثہ یعنی عہد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اور تابعین میں تبلیغ کے ساتھ ہونا منقول نہیں۔
- ......تبلیغی جماعت کے ان غیر منقول متروک تخصیصات وتقییدات کا احداث بدعت ہے۔

تبلیغی جماعت والوں نے دین کو بدل ڈالا

پھر صفحہ ۱۲۵/ پر دیوبندی مصنف نے لکھا کہ:

''نفائس الازہار ترجمہ مجالس الابرار صفحہ ۱۲۷/ پر ہے کہ جس فعل کا سبب آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں موجود ہو اور کوئی مانع بھی نہ ہو اور باوجود اس کے حضور نے نہ کیا ہو تو ایسا کام کرنا اللہ تعالیٰ کے دین کو بدلنا ہے۔ کیونکہ اس کام میں کوئی مصلحت ہوتی تو سرور

کائنات اس فعل کو خود ضرور کرتے یا ترغیب دیتے۔ اور جب آپ نے نہ خود کیا نہ کسی کو ترغیب دی تو معلوم ہوا کہ اس میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ وہ بدعت قبیحہ سئیہ ہے''۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۲۵)

سنی تبصرہ

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

❁......مروجہ تبلیغی امور کا سبب آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں موجود تھا لیکن حضور ﷺ نے نہ کیا لیکن اب تبلیغی جماعت والے کر رہے ہیں تو بقول دیوبندی مصنف یہ اللہ عزوجل کے دین کو بدلنا ہے۔

❁......تبلیغی جماعت والوں کے ایسے کام جو آپ ﷺ سے ثابت نہیں، نہ آپ ﷺ نے ترغیب دی ایسے تبلیغی جماعت کے کاموں میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ وہ بدعت قبیحہ سیئہ ہے''۔

تبلیغی جماعت دیوبندی مسلک کے خلاف

دیوبندی مولانا احتشام الحسن صاحب جو الیاس کاندھلوی کے بردار نسبتی اور ان کے خلیفہ اور ان کے معتمد خصوصی ہیں، ان کا بیان ہے:

''نظام الدین کی موجودہ تبلیغ میرے علم و فہم کے مطابق نہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے اور نہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور علماء حق

کے مسلک کے مطابق ہے''۔(اصولِ دعوت وتبلیغ کا آخری ٹائیٹل پیج: بحوالہ الکلام البلیغ ۲/ ۳۶۹)

یہ بات کوئی عام شخص نہیں لکھ رہا بلکہ احتشام الحسن صاحب وہ شخص ہیں جنھوں نے تبلیغی جماعت کے لیے بہت کام کیا تھا، اس کے ساتھ سالوں رہے تھے، اور یہ کوئی سنی حنفی بریلوی مولانا بھی نہیں تھے بلکہ پکے دیوبندی تھے۔

تبلیغی جماعت اشرفعلی تھانوی کے خلاف

دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب تبلیغی جماعت کے مروجہ تبلیغی قیود وتخصیصات اور جائز ناجائز امور کے مجموعے پر گفتگو کرتے ہوئے اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

''ہر شخص بآسانی وبخوبی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت تھانوی کے سامنے اگر یہ امور [یعنی کوتاہیاں وخرابیاں] آتے تو مولنا ہرگز ہرگز اس سے مطمئن نہ ہوتے اور سکوت نہ فرماتے، پھر حضرت تھانوی کی پسندیدگی اور موافقت کا جو بلند وبانگ دعویٰ کیا جاتا ہے، کہاں تک صحیح ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ طرز طریقہ تبلیغ حضرت مولانا تھانوی کے مزاج و منشاء اور مسلک کے بالکل خلاف ہے''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۴۲۵ تا ۴۲۶)

تبلیغی جماعت دیوبندی مزاج سے منحرف

دیوبندی الحجۃ الفقیہ حسین شاہ صاحب نے کہا کہ:

''کافی عرصے سے تبلیغی جماعت کو قریب سے دیکھنے اور سننے کا موقع ملا تو محسوس ہوا کہ مروجہ تبلیغی جماعت اہل سنت وجماعت کے مسلک ومزاج اور اصولوں سے منحرف ہوتی جارہی ہے''۔(کلمۃ الھادی: ص۲۲)

﴿سنی تبصرہ﴾

علمائے دیو بندی کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ:

۞ ...... "تبلیغی جماعت قرآن و حدیث کے مطابق نہیں ہے۔
۞ ...... "تبلیغی جماعت مجدد الف ثانی کے مسلک کے مطابق نہیں ہے۔
۞ ...... "تبلیغی جماعت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مسلک کے مطابق نہیں ہے۔
۞ ...... "تبلیغی جماعت دیو بندی علما کے مسلک کے مطابق نہیں ہے۔
۞ ...... "تبلیغی جماعت مولانا تھانوی کے مزاج ومنشاء اور مسلک کے بالکل خلاف ہے"۔
۞ ...... "تبلیغی جماعت اہل سنت و جماعت [دیو بندی خود کو اہل سنت کہتے ہیں] کے مسلک و مزاج اور اصولوں سے منحرف ہوتی جا رہی ہے"۔ تو پھر دیو بندیوں کی یہ تبلیغی جماعت آخر کس کے موافق ہے؟ کس کا کام کر رہی ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اسے بھی دیو بندی علماء کی زبان سے ہی سن لیجیے۔

نبی پاک ﷺ کی پیشین گوئی

نبی غیب دان ﷺ نے صدیوں قبل اس جماعت کی پیشین گوئی فرمادی تھی، کہ دین کے نام پر ایک گروہ نکلے گا، جو۔ مکر و تلبیس سے اپنے کو علما اور مشائخ صلحا اہل نصائح اور اہل صلاح کی شکل میں ظاہر کریں گے۔ جن کے پاس علم نہیں ہوگا، لیکن باتیں دین کی کریں گے۔ خود دیو بندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ خاص قاضی

عبدالسلام صاحب بھی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

''سبحان اللہ قرآن وحدیث سے احکام لینا تو ہرکس و ناکس کا کام نہ تھا، یہ کام تو مجتہدین کرام کا تھا، یہی نتیجہ ہوتا ہے جب دین کی رہنمائی کا کام عوام کالانعام کے ہاتھوں آ جائے۔ جو خود بے علم ہو کر حق و باطل میں تمیز کرنے سے محروم امتِ مرحومہ میں گمراہی پھیلانے کو آج اعلیٰ سے اعلیٰ خدمت دین کے منصب دار بن جاتے ہیں۔

مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یا تو نکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباء کم فایاکم و ایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم .رواہ مسلم .

حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے: آخر زمانے میں ایسے جھوٹے تلبیس کرنے والے ہوں گے۔ جو مکر و تلبیس سے اپنے کو علما اور مشائخ صلحا اہل نصائح اور اہل صلاح کی شکل میں ظاہر کرتے ہونگے۔ تاکہ اس طرح اپنے جھوٹ کو رواج دیں اور لوگوں کو باطل راہیوں اور فاسد خراب باتوں کی طرف جو دین کے رنگ میں ہوں گے اور دین نہ ہوں گے جن کو تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادوں نے سنا ہو یعنی جھوٹ اور افتراء کی باتیں ہوں گی۔ پس ان کو اپنے سے دور رکھیں اور اپنے کو ان سے دور رکھیں۔ تاکہ وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ و بلائیں نہ ڈالیں۔ یعنی ایسے مکاروں اور تلبیس کرنے والوں کی باتوں کے سننے سے احتیاط رکھیں اور سخت پرہیز کیا کریں۔

''اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے بناید وار دست''

بہت سے شیطان آدم شکل ہیں، تو ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا ہے۔

(شاہراہ تبلیغ ص ۳۷، ۳۸: قاضی عبدالسلام دیوبندی)

اور اسی طرح دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب تبلیغی جماعت کے مبلغین کے بارے میں ایک عنوان ''تفویض منصب تبلیغ وامارت نا اہل فساق'' قائم کرتے ہیں اور اسی کے تحت ایک حدیث لکھی کہ:

''وعن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ تخرج فی آخر الزمان احداث الاسنان سفهاء الاحلام یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیم یقولون من قول خیر البریه یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة ''اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آخر زمانہ میں کمسن اور بیوقوف لوگ نکلیں گے قرآن پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے تجاوز نہ کرے گا نبی ﷺ کی سی باتیں کریں گے۔ وہ دین سے ایسا نکل جائیں گے کہ تیر کمان سے۔ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: اول صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷)

☆......دیوبندی مفتی محمد عیسیٰ خان کی کتاب ''کلمۃ الہادی'' میں بھی تبلیغی جماعت کے مبلغین کا رد کرتے ہوئے آخر میں ان کے بارے میں یہ حدیث لکھی کہ:

''قال النبی ﷺ: حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ''[نبی پاک ﷺ نے فرمایا] یہاں تک اللہ تعالیٰ کسی عالم کو باقی نہ رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے۔ ان سے مسائل دریافت کریں گے تو وہ بغیر علم اور فہم کے فتویٰ (جواب) دیں گے۔ خود بھی گمراہی میں پڑیں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ''معیار تبلیغ'' ص ۲۴۷، ۲۴۸)

پیشین گوئی حق وسچ ثابت ہوئی

☆ نبی پاک ﷺ کی یہ پیشنگوئیاں بالکل حق وسچ ثابت ہوئیں۔

☆ دیوبندی علما واکابرین نے بھی یہ تسلیم کرلیا کہ تبلیغی جماعت میں جہلا و بے علم حضرات کا تسلط ہے۔

☆ تبلیغی جماعت کے امیر ومبلغین علم دین سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔

☆ غلط مسائل کی تبلیغ کرتے ہیں، جن کی وجہ سے خود بھی گمراہ اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

مذکورہ بالا چاروں احادیث مبارکہ کو ذہن نشین کیجیے، اور پھر تبلیغی جماعت والوں کے بارے آنے والے اوراق پر خود دیوبندی علما واکابرین کے درج حوالوں پر غور وفکر کیجیے تو آپ اس حقیقت کو قبول کیے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں، سرکار دوعالم ﷺ نے جس گروہ کی پیشین گوئی فرمائی تھی وہ یہی تبلیغی جماعت ہے۔

آپ ﷺ کی پیشین گوئی اور دیوبندی اقرار

دیوبندی مولوی فاروق نے اپنی کتاب ''اکلام البلیغ فی احکام التبلیغ'' میں صفحہ ۲۰۴ پر تبلیغی جماعت کے مبلغین کے لئے

''تفویض منصف تبلیغ وامارت نااہل وفساق''

کا عنوان قائم کر کے طویل گفتگو کی ہے۔ اور صفحہ ۲۰۸ / پر لکھا کہ

''بالجملہ ان نصوص سے جاہل، نااہل، فاسق اور ارازل قوم کو کوئی دینی کام یا دینی

جماعت کی امارت سپرد کرنے کا فساد اور غلط ہونا اور علامات قیامت ہونا ظاہر اور ثابت ہوا۔حضرت مولانا تھانوی وعظ،الہدیٰ والمغفرۃ میں فرماتے ہیں ''غیر عالم کبھی وعظ نہ کہے،اس میں چند مفاسد ہیں''......[پھر امام شاطبی کے حوالے سے لکھا]''انما ضلوا واضلو الا نھم افتوا بالرای اذ لیس عند ھم علم ''اور یہ جو خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے تو اس لئے کہ چونکہ ان کے پاس علم نہ ہوگا جاہل ہوں گے اس لئے رائے ہی سے فتویٰ دیں گے''......[پھر دیوبندی مصنف کہتا ہے] ''بہرحال جہال،احداث الااسنان،سفہاء الاحلام،فساق،اراذل،یہ سب نااہل ہیں۔اور نہ اہل کو امارت اور کام سپرد کرنا ناجائز ہے اور بوجہ علی وجہ التشریع ہونے کے حسب تصریح وتشریح امام شاطبی بدعت ہے''۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ:اول ص۲۱۳)

یہ سب کچھ تبلیغی جماعت کے مبلغین کے رد میں خود دیوبندی مولوی کا اپنا اعتراف ہے۔

دیوبندی علما کا مشاہدہ

مزید اسی میں لکھا ہے کہ

''حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمہ اللہ کتاب دینی دعوت کے قرآن اصول/۳۱ پر فرماتے ہیں:دعوتی پیروگرام کے سلسلہ میں داعی اور مبلغ کا مقصد تبلیغ کے حق میں عالم اور باخبر ہونا ضروری ٹھہرتا ہے محض لسانی اور بولتا ہونا کافی نہیں جاہل محض اور شرعی ذوق

سے بے بہرہ حقیقی داعی یا منصب کا اہل نہیں ہوسکتا۔اور خواہ مخواہ بن بیٹھا تو لوگوں کے لئے گمراہی کا سبب اور خطرہ ایمان بنے گا۔جیسے نیم حکیم خطرہ جان ہوتا ہے اور پھر اس کی روک تھام یا مشکل ہوگی یا فتنہ کا سبب بن جائے گی۔

جیسا کہ آج اس کا مشاہدہ ہورہا ہے۔بہت سے لسان مگر جاہل واعظ تبلیغی اسٹیجوں پر اچھلتے کودتے نظر آتے ہیں۔جو اپنے ذہنی تخیلات کو بہ رنگ شریعت پیش کرکے مخلوق خدا کو گمراہ کررہے ہیں۔جس سے عوام میں دھڑے بندیاں قائم ہورہی ہیں۔اور امت کا کلمہ بجائے متحد ہونے کے زیادہ سے زیادہ منتشر ہوتا چلا جارہا ہے۔جس سے امت اجتماعی لحاظ سے کمزور اور بے وقار ہوتی جارہی ہے۔جو تبلیغ کے حق میں قلب موضوع ہے محض اس لئے کہ اس قسم کی تبلیغ صحیح عالم اور صحیح علم سے محروم ہوتی ہے۔......“

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۷۱،۷۲)

تبلیغی جماعت والے علم سے عاری

اشرفعلی تھانوی دیوبندی کے خلیفہ قاضی عبدالسلام صاحب لکھتے ہیں کہ:

”موجودہ اہل تبلیغ سے یہی شکایت ہے کہ دین کا نام لیا جاتا ہے۔اور دین کے علم اور اسکی پہچان سے خود بچارے عاری ہوتے ہیں۔نہ معروف کی پہچان نہ منکر کی،تو اوروں کو کس چیز کی تبلیغ کرسکیں گے۔[تبلیغ] صرف ایک رسم رہ گئی ہے جس کا نصب العین یہی نظر آتا ہے کہ عوام کو منظّم کرکے اور جہل کو علم کا رنگ دے کر ان کو حقیقی علم دین

کے مقابلے میں آنے کے لئے تیار کرنا ہوتا ہے۔نوعمر جوانوں کو مخصوص تقریریں طوطی دار از بر کرا کر محفلوں میں ان سے زبانی سنوار ہے ہیں تا کہ عوام یہ تاثر لیں کہ تبلیغ میں ایک چلہ دینے سے انسان لیکچرار عالم بن سکتا ہے۔(شاہراہ تبلیغ ۵۰)

سنی تبصرہ

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ

۞ ......''تبلیغی جماعت والے دین کا نام لیتے ہیں لیکن دین کے علم اور اسکی پہچان سے خود بچارے عاری ہوتے ہیں۔

۞ ......''تبلیغی جماعت والوں کو نہ معروف کی پہچان نہ منکر کی،تو اوروں کو کس چیز کی تبلیغ کر سکیں گے۔

۞ ......''تبلیغی جماعت والے جہلا کو علم کا رنگ دے کر ان کو حقیقی علم دین کے مقابلے میں آنے کے لئے تیار کرتے ہیں۔

تبلیغی جماعت پر سرمایہ داروں کا تصرف

دیوبندی مفتی کی کتاب میں تبلیغی جماعت کے بارے میں دیوبندی علما (صوفی عبدالحمید،اور بطور دلیل دیوبندی مفتی) نے لکھا ہے کہ:

''[تبلیغی] جماعت کی عمومی فضا رجعت پسندوں،سرمایہ داروں،کم علموں اور علم دشمنوں سے بھری ہوئی ہے جو اسلام کی انقلابی ذہنیت اور قرآن کے انقلابی پیروگرام

سے بالکل عاری ہے۔ستر سال سے تبلیغی جماعتیں چل رہی ہیں۔کہیں کسی ملک یا علاقہ پر توجہ مرتکز کر کے کوئی تبلیغی اسٹیٹ ہی بنا ڈالتے تو وہ نمونہ کا کام دیتی اور ان کو کام کرنے کا سلیقہ بھی آتا۔اس [تبلیغی] جماعت پر اکثر و بیشتر سرمایہ دار حضرات کا تسلط رہتا ہے جو معاملات میں بالکل ناقص اور بدتر ثابت ہوتے ہیں۔منافع خور سمگلر ذہنیت رکھتے ہیں اور بعض اوقات حلال و حرام کا امتیاز بھی نہیں کرتے۔غریب پروری اور مسکین نوازی سے عاری ہوتے ہیں اور اکثر غالی فاسدالاعتقاد اہل بدعت کے پیچھے نماز پڑھتے رہتے ہیں جبکہ [تبلیغی جماعت کے] مولانا الیاس کے پیر و مرشد حضرت گنگوہی ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمی کا فتویٰ دیتے ہیں اور نیز بہت سے تبلیغ والے تمام زندگی سنت و بدعت میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ بدعت کی باطل رسومات ادا کرتے رہتے ہیں اور اسی پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔العیاذ باللہ۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴، ص ۲۲۰، ۲۲۱)

......سنی تبصرہ......

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......"تبلیغی جماعت کی عمومی فضا رجعت پسندوں، سرمایہ داروں، کم علموں اور علم دشمنوں سے بھری ہوئی ہے۔
- ......"تبلیغی جماعت اسلام کی انقلابی ذہنیت اور قرآن کے انقلابی پروگرام سے بالکل عاری ہیں۔
- ......"تبلیغی جماعت پر اکثر و بیشتر سرمایہ دار حضرات کا تسلط رہتا ہے جو معاملات

میں بالکل ناقص اور بدتر ثابت ہوتے ہیں۔

۞...... ''تبلیغی جماعت پر قابض یہ حضرات منافع خور ستمگر ذہنیت رکھتے ہیں اور بعض اوقات حلال وحرام کا امتیاز بھی نہیں کرتے۔

۞...... ''تبلیغی جماعت والے غریب پروری اور مسکین نوازی سے عاری ہوتے ہیں۔

۞...... ''تبلیغی جماعت والے بدعت کی باطل رسومات ادا کرتے رہتے ہیں اور اسی پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔

تبلیغی جماعت کی قیادت جہلا کے ہاتھوں میں

اسی طرح مولوی تقی عثمانی دیوبندی کہتے ہیں کہ:

''اگر اس جماعت میں خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں تو پھر تعاون کے ساتھ ساتھ اس کی غلطی پر اس کو متنبہ کرنا بھی ضرور ہے...... بالخصوص ایسے وقت میں متنبہ کرنا اور زیادہ ضروری ہو جاتا ہے جبکہ اس کی قیادت پختہ اہل علم کے ہاتھ میں نہیں بلکہ اس جماعت میں زیادہ عنصر عوام کا ہے جو پورا علم نہیں رکھتے، اور اس جماعت کے اندر جو علماء شامل ہیں ان علماء کا مشغلہ علم نہیں ہے...... ایسے علماء کے دلوں میں غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

(تقریر ترمذی: جلد دوم ص ۲۱۰، ۲۱۱)

...... سنی تبصرہ ......

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

۞...... ''تبلیغی جماعت کی قیادت پختہ اہل علم حضرات کے ہاتھوں میں نہیں۔

۞ ......"تبلیغی جماعت میں زیادہ عنصر جاہل عوام کا ہے جن کے پاس علم دین نہیں۔

۞ ......"تبلیغی جماعت میں شامل دیوبندی علما کا بھی مشغلہ علم دین نہیں ہے۔

تو معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت والوں کے بیانات سے عقائد خراب ہوتے ہیں۔

تبلیغی جماعت پر امراء کا قبضہ

دیوبندیوں کے امام التحریر صاحب البیان مولوی محمد صدیق مہتمم جامعہ رشیدیہ راولپنڈی "کلمۃ الہادی" پر تقریظ لکھتے ہوئے "تبلیغی جماعت" کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

"تبلیغی جماعت پر اس وقت جاہل امراء کا قبضہ ہے اور علماء اس جماعت سے وابستہ ہیں، وہ خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ شب جمعہ یا اجتماعات میں جہلاء بیان کرتے ہیں جس سے عقائد خراب ہو رہے ہیں"۔ (کلمۃ الہادی: ص ۳۸، ۳۹ تقریظ ۱۰)

اسی طرح دیوبندی مولوی ابوالفضل لکھتے ہیں کہ

"پاکستان میں [تبلیغی] جماعت کی قیادت اہل علم کے ہاتھ میں نہیں تھی بلکہ جدید تعلیم یافتہ حضرات جماعت کے امیر بن گئے اس لئے یہ جماعت آہستہ آہستہ ایک فتنہ بن گئی ہے پہلے پہل جب کچھ بے اعدالیوں کا علم ہوا تو علماء حق نے حسن ظن کرتے ہوئے تعاون سے ہاتھ نہ کھنچا اور یہ سمجھا کہ ابھی تک اس جماعت مین خیر کا پہلو غالب ہے لیکن جن علماء کرام نے اس کے قریب رہ کر پوری طرح ناقدانہ جائزہ لیا تو معلوم ہوا اس جماعت کی ابتداء ہی غلط تھی اور بدعت تھی۔ اب علماء کرام کو چاہیے کہ جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف اور صرف دین حق کی خاطر اس فتنہ کی سرکوبی واضح الفاظ میں

کریں کیونکہ یہ فتنہ روز بروز ترقی پر ہے باقاعدہ فرقہ ضالہ بنے سے پہلے پہلے اس کی اصلاح کی کوشش کریں کیونکہ عملاً تو یہ ایک فریق بن کرامت کے سواداعظم سے الگ ہو چکی ہے اعلان باقی ہے'' (انکشاف حقیقت: ص ۲۵)

سنی تبصرہ

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت پر اس وقت جاہل امراء کا قبضہ ہے۔
- ......تبلیغی جماعت ایک فتنہ بن چکی ہے۔
- ......تبلیغی جماعت کی ابتداء ہی غلط اور بدعت تھی۔
- ......جو علمائے دیوبند اس جماعت سے وابستہ ہیں، وہ خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت ایک فرقہ بن کر سواد اعظم اہل سنت والجماعت سے الگ ہو چکی ہے۔
- ......شبِ جمعہ یا اجتماعات میں جہلاء بیان کرتے ہیں جس سے عقائد خراب ہو رہے ہیں۔تو جس سے عقائد خراب ہو رہے ہوں کیا ایسے جہلاء کی ایسی تبلیغ، حرام و ناجائز نہیں؟

علماء دیوبند کے ان بیانات سے دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کی حقیقت خود بخود کھل کر سامنے آ گئی کہ یہ خالص جہلا کی جماعت ہے، جن کے بیانات سے عقائد خراب ہوتے ہیں، یہ سواد اعظم سے الگ ایک سنگین فتنہ ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا۔

تبلیغی جماعت کے امیر جاہل ونا سمجھ

دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب اپنی کتاب میں مفتی جمیل تھانوی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

''تبلیغی جماعت کے امیر غیر عالم ہوتے ہیں جو کہ خلاف شرع اور گناہ کی باتوں کا ذریعہ بنتے ہیں''۔(شاہراہِ تبلیغ صفحہ۳۷ مفتی جمیل)

☆ قاضی عبدالسلام دیوبندی صاحب کہتے ہیں کہ:

[تبلیغی جماعت کا نظام] علوم شرعیہ سے نا آشنا رہنماؤں کے ہاتھوں میں آیا۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ۹)

......سنی تبصرہ......

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......''تبلیغی جماعت کے امیر ومبلغین غیر عالم ہوتے ہیں۔
- ......''تبلیغی جماعت کے امیر ومبلغین اپنی جہالت کی وجہ سے خلاف شرع اور گناہ کی باتوں کا ذریعہ بنتے ہیں۔
- ......''تبلیغی جماعت کا نظام علوم شرعیہ سے نا آشنا رہنماؤں کے ہاتھوں میں آیا۔ یہ باتیں کوئی سنی عالم دین لکھتا تو دیوبندی تردید کر سکتے تھے لیکن یہاں تو ''اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے'' کے مصداق ان ساری باتوں کا اقرار خود علمائے دیوبند کر رہے ہیں۔

نیم ملا خطرہ ایمان

مولوی عبدالرحیم شاہ دیوبندی کہتے ہیں کہ:

''غور کا مقام ہے کہ کوئی شخص بغیر سند کے کمپونڈر تک نہیں ہوسکتا مگر (ان) لوگوں نے دین کو اتنا آسان سمجھ لیا ہے کہ جس کا جی چاہے وعظ وتقریر کرنے کھڑا ہو جائے۔ کسی سند کی ضرورت نہیں، ایسے ہی موقع پر یہ مثال خوب صادق آتی ہے۔'' نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان''۔

(اصولِ دعوت وتبلیغ ۵۴، بحوالہ تبلیغی جماعت ارشد القادری)

بے علم لوگوں کی مانگ

دیوبندی مفتی تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''دراصل عالم کا ان [تبلیغیوں کے] داؤ میں آنا ان کی وضع داری کی پابندی کرنا مشکل ہے۔ وہ ان کی سنی سنائی باتوں پر جو ان کی تبلیغ کا مدار ہیں، پر نہیں چلتا بلکہ اپنی خداداد بصیرت، فراست سے کام لیتا ہے، غلط بات پر جرح کرتا ہے۔ لہٰذا ان کے ہاں عالم کے بجائے بے علم کی مانگ زیادہ ہے اس تقریر میں جہالت کو ہدایت کا سرچشمہ اور ایک بے علم تبلیغی کو ہیرا بننے کا سٹرٹیفکیٹ دیا گیا ہے اور کہا ہے جاہل بن کر تبلیغ میں سال لگاؤ گے اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فیضان اتارے گا''۔ (کلمۃ الہادی: ص ۲۴۴)

سنی تبصرہ

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

☆تبلیغی جماعت کے ہاں عالم کے بجائے بے علم کی مانگ زیادہ ہے۔

☆بے علم جہلا کی مانگ اس لیے زیادہ ہے کہ وہ ان کے مکروفریب کا آسانی سے شکار ہوجاتے ہیں جبکہ علما کا ان تبلیغیوں کے داؤمیں آنا مشکل ہے۔

☆تبلیغی جماعت کا سرٹفیکیٹ ''جہالت ہدایت کا سرچشمہ'' ہے۔

☆تبلیغی جماعت میں جہلا بن کر تبلیغ میں سال لگانے والوں پر اللہ فیضان اتارے گا۔!!! جاہل تبلیغیوں کے مذکورہ بالا دعوے پر خود ان ہی کے مفتی صاحب کا تبصرہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

دیو بندی مفتی کا تبلیغی جہالتوں پر تبصرہ

تبلیغی جماعت کی ایسی مذکورہ بالا جہالتوں پر دیو بندی مفتی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ:

''واللہ یہ افتراء ہے۔قرآن مجید کے ماخذ اور مراجع پر عبور اور اطلاع کے بغیر کوئی شخص ہدایت کا سرچشمہ اور فیضان الٰہی کا مورد اور ہیرا نہیں بن سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر صحابہ کرام کو تمام زندگی علم حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟...... جاہل بن کر سال لگانے سے بقول مولوی [طارق جمیل] صاحب کے تم لوگ ہیرا بن جاؤ گے علم دین پڑھنے پڑھانے کی ضرورت بھی نہیں۔سال لگانے سے اگر ساری دنیا کے لیے ہدایت کا

ذریعہ بن جاتے ہیں تو پھر جہل مرکب کس چیز کا نام ہے، ایک ہوتا ہے جہل بسیط اور ایک ہوتا ہے جہل مرکب۔ جہل بسیط ایک آدمی فی الواقع جاہل ہو اور وہ اپنے آپ کو جاہل سمجھے اور ایک آدمی جو واقع میں جاہل ہو، لیکن وہ اپنے آپ کو عالم سمجھے تو یہ جہل مرکب ہے۔

آں کس کہ نہ داند و بداند کہ بداند

در جہل مرکب ابدالدہر بماند

جاہل آدمی دس سال [تبلیغ پر] لگانے سے جہل مرکب ہی ہوگا، یاد رہے تشکیل ہوتے ہی یہ داعی اور ہادی بن جاتے ہیں، ان کے ہاں پیشگی علم دین پڑھنا پڑھانا ضروری نہیں۔ فضائل تبلیغ کی تعلیم سے یہی ان پڑھ [تبلیغی] لوگ باور کراتے ہیں ہم سال اور چلہ لگانے والے ہی اس کے مستحق اور مصداق ہیں، اسلئے ان لوگوں کی نسبت مشہور ہے کہتے ہیں مدارس اور مساجد میں قرآن وحدیث کی تدریس تو ہوتی ہے، لیکن دین کا کام نہیں۔

قرآن وحدیث اپنی جگہ لیکن دعوت میں جو نور ہے، اس کے کیا کہنے! یہ ہے ان کا دیہاتی بن کے سال لگانا اور ترجیحات کو بالنا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایسی جہالت کی بجائے [تبلیغیوں کو] چاہیے تھا علماء کی مجلس میں بیٹھتے، قرآن وحدیث کا درس سنتے، اپنی اپنے اہل وعیال اور ماحول کی اصلاح کرتے، خود کو علامہ فہامہ سمجھ کر علماء کے آڑے نہ آتے اور نہ قرآن وحدیث کی درس وتدریس، علماء اور طلباء سے نفرت کرتے ''۔ (کلمۃ الہادی ص ۲۴۴، ۲۴۵)

دینی طالب علموں میں کمی

دیوبندی مفتی اپنی کتاب ''کلمۃ الہادی'' میں ''مروجہ تبلیغی ہجوم میں اضافہ ہوا تو طلب علم میں کمی آ گئی اور لوگوں میں ایک نئی سوچ نے جنم لیا'' کا عنوان قائم کرتے ہوئے اس کے تحت تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''جب سے تبلیغی ہجوم میں اضافہ ہوا ہے، طلب علم میں کمی آ گئی اور روزافزوں اس رسمی ہٹر بونگ میں عامۃ الناس کا جوش وخروش بڑھا تو ان میں ایک نئی سوچ نے جنم لیا۔ ان لوگوں نے اسے اپنی کرامت سمجھا جب چلہ، چار مہینے اور سال لگانے سے ایک شخص مبلغ بن جاتا ہے تو ہم اپنے بچوں کو مدارس اور مساجد کی تعلیم میں حفظ اور درس نظامی میں دس بارہ سال کے لئے کیوں چھوڑیں، مقصد تو دین دار، نمازی بننا اور متشرع شکل وصورت اختیار کرنا ہی ہے۔ زیادہ پڑھنے پڑھانے سے وقت بھی صرف ہوتا ہے اور بچے تجارتی اور معاشی کاروبار کے لئے ہمارے کام نہیں آتے۔ زندگی کا ابتدائی دور جس میں ایک بچہ اپنی محنت اور شوق سے قرآن وحدیث، فقہ اور تفسیر کا علم حاصل کرسکتا ہے، اس کو ایک ایسی [تبلیغی جماعت کی] لائن دی جاتی ہے کہ بزعم خود وہ اسے نکی کا بہت بڑا امینار سمجھتا ہے اور ایک بہت بڑی خیر سے محروم ہو جاتا ہے جو تمام دینی امور کا سرچشمہ ہے۔ وہ ہے بچپن اور عنفوان شباب میں وارثت نبوی کا حصول۔...... انبیاء کسی کو دینار اور درہم کا وارث نہیں بناتے۔ وہ تو یقیناً علم کا وارث بناتے ہیں...... دراصل عالم کا ان [تبلیغوں کے] داؤ میں آنا ان کی وضع داری کی پابندی کرنا مشکل ہے۔ وہ ان کی سنی سنائی باتوں پر جو ان کی تبلیغ کا مدار ہیں، پر نہیں چلتا بلکہ اپنی خداداد بصیرت، فراست

سے کام لیتا ہے، غلط بات پر جرح کرتا ہے۔ لہٰذا ان کے ہاں عالم کے بجائے بے علم کی مانگ زیادہ ہے۔ (کلمۃ الہادی ص ۲۴۳، ۲۴۴)

سنی تبصرہ

☆ اس گروہ میں دینی علم کی کمی اور جہالت کی کثرت ہونا ہمارے غیب داں آقا ﷺ کا عظیم معجزہ ہے کہ صدیوں قبل آپ ﷺ نے فرمادیا تھا کہ یہ گروہ جاہل ہوگا، لیکن بہ ظاہر خود کو عالم ظاہر کرے گا۔ دینی تعلیم حاصل کیے بغیر تبلیغ کا کام اس گروہ کی علامات میں سے ہے۔ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ جیسا کہ ماسبق میں چار احادیث مبارکہ بیان ہوچکیں۔

تبلیغی جماعت والوں کو شرعی مسائل کا علم نہیں ہوتا

دیوبندی مفتی تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"مولانا الیاس [کاندھلوی] سے اس وقت کے علماء نے اختلاف کیا۔ حضرت تھانوی نے جب یہ سنا عام لوگ جو پڑھے لکھے نہیں وہ رسمی تبلیغ کر رہے ہیں آپ نے فرمایا ان سے مسائل پوچھو۔ مسائل تو وہ جانتے ہی نہیں، راقم الحروف [دیوبندی مفتی] نے مولانا سعید احمد خان [دیوبندی] سے سنا مولانا الیاس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہو ہم عام لوگ ہیں، مسائل تو علماء بتاتے ہیں، ہم فضائل بتلائیں گے۔ لیکن اب جماعت والے مسائل میں علماء پر اعتماد نہیں کرتے ہیں ہم نے رائے ونڈ والوں

سے پوچھ لیا۔ کہا بدعتی ہو، کٹر قسم کا غالی ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ہم جوڑ کے لئے ایسا کرتے ہیں حالانکہ مولانا الیاس کے شیخ حضرت گنگوہی کے فتاویٰ رشدیہ میں ہے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، فاسق کا امام بنانا حرام ہے......الخ

(کلمۃ الہادی: باب نمبر۴ ص ۲۱۱)

الیاس کاندھلوی کا اندیشہ صحیح ثابت ہوا

مولوی تقی عثمانی کی کتاب ''تقریر ترمذی'' میں الیاس کاندھلوی کے بارے میں لکھا ہے:

''پھر حضرت مولانا نے فرمایا کہ مجھے دوسری فکر یہ لاحق ہے کہ اس جماعت میں عوام بہت کثرت سے آرہے ہیں، اور اہل علم کی تعداد کم ہے، مجھے اندیشہ یہ ہے کہ جب عوام کے ہاتھ میں قیادت آتی ہے تو بعض اوقات آگے چل کر وہ اس کام کو غلط راستے پر ڈال دیتے ہیں، اس لئے کہیں نہ ہو کہ یہ جماعت کسی غلط راستے پر نہ پڑ جائے اور اس کا وبال میرے سر پر آجائے''۔ (تقریر ترمذی جلد دوم ص ۲۱۳)

تقی عثمانی صاحب کہتے ہیں کہ:

''لیکن اب واقعۃً صورت حال یہ ہوگئی ہے کہ قیادت زیادہ تر ایسے حضرات کے ہاتھ میں ہے جو علم میں رسوخ نہیں رکھتے، اس کی وجہ سے بعض اوقات کچھ بے اعتدالیاں سامنے آتی رہتی ہیں۔ (تقریر ترمذی: جلد دوم ص ۲۱۳)

یہی حوالہ دیوبندی مولوی ابو الفضل نے اپنی کتاب انکشاف حقیقت میں اس طرح بیان کیا کہ

”دوسری فکر جس نے مولانا [الیاس کاندھلوی] کو پریشان اور بے چین کر رکھا تھا وہ یہ تھا کہ اس جماعت میں عوام کی کثرت ہے اور علماء کرام کم ہیں کہیں یہ جماعت آگے چل کر فتنہ نہ بن جائے اور اس کا وبال میری گردن پر پڑے۔ حضرت استاذ مکرم مفتی صاحب نے فرمایا یہ فکر درست ہے کہ علماء کرام کی شرکت کم ہے اور عوام کی کثرت ہے لیکن آپ کا یہ اندیشہ صحیح نہیں کہ اگر یہ جماعت ایک فتنہ بن گئی (جیسا کہ مولانا الیاس کو فکر تھی وہ صحیح ثابت ہوئی اور اب یہ جماعت ایک فتنہ بن چکی ہے۔ عبدالرحمٰن) تو اس کا وبال آپ کی گردن پر ہوگا کیونکہ آپ نے تو ایک کام نیک نیتی سے شروع کیا ہے (اور اس وقت مفتی صاحب کو مولانا کے خیالات کا علم نہیں تھا) بعد میں اگر خرابی آ گئی تو آپ اس کے جواب دہ نہیں ہیں“ بحوالہ تقریر ترمذی از مولانا تقی عثمانی (انکشاف حقیقت: ص ۱۸)

خط کشیدہ بریکٹ کے اندر والے الفاظ دیوبندی مصنف ہی کے ہیں۔

فتنے کا اندیشہ

دیوبندیوں کے مولانا ابوالفضل نے الیاس کاندھلوی کا مذکورہ اندیشہ لکھ کر خود یہ فیصلہ تحریر کیا کہ

”مولانا الیاس کا اندیشہ اب حقیقت بن چکا ہے جماعت کی قیادت اہل علم کے ہاتھ میں نہیں جس کی وجہ سے [تبلیغی] جماعت غلو فی الدین کا شکار ہو چکی ہے قرآن پاک کی تعلیمات انسانوں کو غور و غوض، فکر و نظر، سوچ و بچار کرنے کی دعوت دیتی ہیں جس سے انسان اوہام باطلہ اور شش و پنج سے یکسو ہو کر یقین کی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔

میرے خیال میں بے جا عقیدت مندی کو الگ کر دیا جائے (جو اکثر انسان کے ذوق سلیم اور احسان فطری کو مفلوج کر دیتی ہے) تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ تبلیغی جماعت کے اکثر ذمہ دار حضرات جہاد فی سبیل اللہ کے منکر اور قیام حکومت عادلہ سے گریزاں ہیں سیاست میں نہ صرف یہ کہ علمی حصہ نہیں لیتے بلکہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کے دعویداروں کو اس بات کا علم نہیں کہ آپ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو سب سے پہلے جو کام کیا وہ اسلامی ریاست کا قیام تھا اور میثاق مدینہ کے نام سے اسلامی دستور بنایا ''

(انکشاف حقیقت: ص ۱۸، ۱۹)

......سنی تبصرہ......

☆......الیاس کاندھلوی کا اندیشہ بالکل صحیح ثابت ہوا، اور تبلیغی جماعت کی قیادت علم سے کورے جہلا حضرات کے ہاتھوں میں آ گئی۔ اور انہوں نے ایسی بے اعتدالیاں دکھائیں کہ خود دیوبندی علما نے بھی کان پکڑ لیے اور توبہ واستغفار پڑھنے لگے۔

☆......خود دیوبندی مولوی نے بھی اقرار کیا کہ الیاس کاندھلوی کو جو فکر تھی وہ صحیح ثابت ہوئی اور اب یہ جماعت ایک فتنہ بن چکی ہے۔

☆......تبلیغی جماعت والے جہاد فی سبیل اللہ کے منکر ہیں۔

تبلیغی جماعت والوں کی جہالتیں اور گمراہیاں

[۱] تبلیغی جماعت جاہل ہے: دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ خاص قاضی عبدالسلام صاحب کہتے ہیں کہ:

''اہل تبلیغ [جماعت] کی تو دنیا ہی اور ہے، نہ علم ہے، نہ صحبت شیخ، نہ دوا نہ علاج، نہ ذرائع اور مقاصد میں امتیاز، اندھے کی ہاتھ میں لاٹھی ہے کس کس پر جہاں کہیں پڑی، نہ حکیم نہ دوا، نہ پرہیز، انجان لوگ ایک مخصوص نظام کے ماتحت اکھٹے ہوکر چلنے پھرنے سے تین ہی دن میں مقبول خدا بن جاتے ہیں یہ کوئی عقل کی بات ہے، تماشا ہوا...... (شاہراہ تبلیغ صفحہ ٦٠)

☆ دیوبندی قاضی صاحب کہتے ہیں کہ:

''رہی آج کل کی یہ عوامی رسمی تبلیغ، اللہ کی پناہ اس کی تو حقیقت ہی جاہل مبلغوں نے کچھ اور بنا ڈالی۔ صرف نام تبلیغ ہے۔ (شاہراہ تبلیغ ۹۱)

[۲] تبلیغی جماعت والے جھوٹے ہیں:

دیوبندی قاضی صاحب کہتے ہیں:

''ہمارے آجکل کے اہل تبلیغ کا رنگ ہے یعنی بستر ے کندھوں پر رکھ کر نکلنا اور سنی سنائی باتوں کو ازبر کر کے اجتماعات میں بے تکلف سنانے کی مشق کرنا لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اکسانا، چاہے جھوٹ کے طومار کے ذریعے کیوں نہ ہو۔ اور نابالغ بچہ کیوں نہ ہو یا داڑھی منڈا جوان کیوں نہ ہو۔ البتہ سلسلہ تبلیغ میں وقت دیکر ضابطہ کی

خانہ پُری کروانا۔ یہی ان [تبلیغی جماعت] کے ہاں کامیابی ہے۔اور یہی ان کے ہاں جنت کی کنجی ہے،انبیاءکرام کا عمل ہے۔ العیاذ باللہ من شر الجھل المرکب''۔(شاہراہ تبلیغ صفحہ ۶۵)

[۳]تبلیغی جماعت والے دین سے واقف نہیں ہوتے:

دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب نے اپنی اسی کتاب میں دیوبندی سید بجنوری صاحب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ:

''تبلیغی جماعتوں کے لوگ ہر جگہ پہنچ رہے ہیں۔وہ اکثر دین اور علم دین سے کم واقف ہوتے ہیں اور وہ تبلیغ کے فضائل یا شرعی مسائل بھی غلط طور سے پیش کرتے ہیں''۔(شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۶۵)

جی یہ دیوبندیوں کے گھر کی گواہیاں ہیں کہ تبلیغی جماعت والے جاہل اور علم دین سے نابلد ہوتے ہیں اور یہ بات تجربے سے بھی ثابت ہے۔کہ تبلیغی جماعت کی گشت کرتی جماعت کے امیر صاحب کو بھی شرعی مسائل کا کچھ علم نہیں ہوتا بلکہ غیر عالم یعنی جاہل ہی کو امیر مقرر کیا جاتا ہے۔

[۴]تبلیغی جماعت والے بغیر وضو نمازیں پڑھواتے ہیں:

☆دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب نے اپنی اسی کتاب میں خود انکشاف کیا کہ:

''تبلیغی جماعت والے بغیر وضو کے بھی نمازیں پڑھوتے ہیں''۔

(شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۶۵)

سنی تبصرہ

خلیفۂ اشرفعلی تھانوی قاضی عبدالسلام دیوبندی کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

......اہل تبلیغ [جماعت] کی تو دنیا ہی اور ہے، نہ علم ہے، نہ صحبت شیخ، نہ دوا نہ علاج، نہ ذرائع اور مقاصد میں امتیاز۔

......یہ عوامی رسمی تبلیغ، اللہ کی پناہ اس کی تو حقیقت ہی جاہل مبلغوں نے کچھ اور بنا ڈالی۔ صرف نام تبلیغ ہے۔

......تبلیغی جماعت والے، لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے پر اکسانے کے لیے جھوٹی باتیں گھڑتے ہیں اور جھوٹ تک بولتے ہیں۔

......تبلیغی جماعت والے سلسلہ تبلیغ میں وقت دیکر ضابطہ کی خانہ پُری کرواتے ہیں۔

...... تبلیغی جماعت والے اکثر دین اور علم دین سے کم واقف ہوتے ہیں۔

......تبلیغ کے فضائل یا شرعی مسائل بھی غلط طور سے پیش کرتے ہیں۔

......"تبلیغی جماعت والے بغیر وضو کے بھی نمازیں پڑھواتے ہیں"۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ . جو اس قسم کے جاہل ہوں وہ دوسروں کو کیا تبلیغ کریں گے۔

تبلیغیوں کی بے وضو نمازیں

دیوبندی شارح بخاری احمد رضا بجنوری اپنی کتاب انوارالباری شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ:

''تبلیغی جماعتوں کے جو لوگ ہر جگہ پہنچ رہے ہیں۔ وہ اکثر دین و علم سے کم واقف ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگ تبلیغ کے فضائل یا شرعی مسائل غلط طور سے پیش کرتے ہیں۔ جس سے نہ صرف یہ کہ ٹھوس علمی و دینی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ بہت سے مضر اثرات بھی پڑتے ہیں۔

ہم نے خود دیکھا ہے کہ تبلیغی جماعتوں کے بعض لوگوں نے نماز کی ترغیب اس طرح دلائی کہ بہت سے لوگوں کو بے وضو ہی نماز پڑھوا دی، اول تو یہ شرعاً ناجائز، پھر اگر کوئی اس کا عادی ہو گیا کہ وقت بے وقت بے وضو بھی نماز پڑھنے لگے تو اس گناہ عظیم کے ذمہ دار کون کون لوگ ہوں گے؟ اسی طرح اور بھی بہت سی غلطیاں کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تبلیغ کے فضائل بے شمار ہیں، لیکن ہر چھوٹے بڑے تبلیغی سفر کو جہاد فی سبیل اللہ کے برابر قرار دینا، اور جہاد فی سبیل اللہ کے سارے ماثورہ کو تبلیغی سفر پر منطبق کر دینا بھی ہمارے نزدیک بڑی بے احتیاطی ہے۔ جس میں بہت سے اہل علم بھی مبتلا ہیں''۔ (انوار الباری شرح بخاری جلد پنجم ص ۱۱۹، ۱۲۰)

......سنی تبصرہ......

دیوبندی شارح بخاری احمد رضا بجنوری کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی اکثر دین و علم سے کم واقف ہوتے ہیں۔
- ......یہ لوگ تبلیغ کے فضائل یا شرعی مسائل غلط طور سے پیش کرتے ہیں۔
- ......ان کے غلط فضائل و شرعی مسائل بتلانے کی وجہ سے بہت مضر اثرات پڑتے ہیں۔

۞......تبلیغی بہت سے لوگوں کو بے وضو ہی نماز پڑھا دیتے ہیں جو شرعاً ناجائز و حرام ہے۔

۞......تبلیغی اسی طرح اور بھی بہت سی غلطیاں کرتے ہیں۔

۞......تبلیغی جماعت والوں کا جہاد فی سبیل اللہ کے سارے ماثورہ کو تبلیغی سفر پر منطبق کر دینا بھی بڑی بے احتیاطی ہے۔ جس میں بہت سے اہل علم بھی مبتلا ہیں''۔

مولوی تقی عثمانی اور تبلیغی جماعت

مولوی تقی عثمانی دیوبندی کہتے ہیں کہ:

''تبلیغی جماعت کی بے اعتدالیاں'' مثلاً ایک اہم بے اعتدالی یہ ہے کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ فتویٰ کے معاملے میں تبلیغی جماعت کے حضرات اور ان سے منسلک عوام اہل افتاء کی طرف رجوع کرتے تھے، لیکن اب وہاں فتویٰ دینے کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے، اور مسائل میں عام فقہاء امت سے اختلاف کا ایک رجحان پیدا ہونے لگا ہے۔ اور بعض حضرات تفریق کی باتیں کرنے لگے ہیں۔ مثلاً یہ بات چل پڑی ہے کہ اب تبلیغ کرنے والے کو اس مفتی سے فتویٰ پوچھنا چاہیے جو تبلیغ میں لگا ہوا ہو، دوسرے علماء سے پوچھنا ٹھیک نہیں۔

اور بعض اوقات امراء ایسے فیصلے کے لیتے ہیں جو شریعت کے مطابق نہیں ہوتے۔ مثلاً یہ بات کہ تبلیغ و دعوت فرض عین ہے یا فرض کفایہ ہے؟ اس بارے میں باقاعدہ ایک موقف اختیار کر لیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ تبلیغ و دعوت نہ صرف فرض عین ہے بلکہ اس خاص طریقے سے کرنا فرض عین ہے، جو شخص اس خاص طریقے سے نہ کرے وہ

فرض عین کا تارک ہے۔ یہ بھی بہت بے اعتدالی کی بات ہے۔اسی طرح جہاد کے بارے میں بھی بے اعتدالیاں سننے میں آتی رہتی ہیں۔(تقریر ترمذی جلد دوم ص ۲۱۴)

تبلیغی جماعت کے بے سند مبلغین

الکلام البلیغ میں دیوبندی مولانا محمد فاروق صاحب تبلیغی جماعت کے مروجہ طریقہ کارکو ناجائز اور نااہل و جاہل تبلیغیوں کی تبلیغ کو ناجائز قرار دیتے ہوئے ایک طویل گفتگو کرتے ہیں، وہ بھی ملاحظہ کیجیے، لکھتے ہیں کہ:

”حضرت الیاس صاحب کی تمام تبلیغی کوششوں اور تدابیر سے حضرت مولانا تھانوی بہت خوش تھے، لیکن صرف اسی جزء یعنی جہلا اور نااہلوں کے ہاتھ میں کارِتبلیغ انجام دینے سے خوش نہیں تھے۔ مولانا تھانوی کو بیشک اس سے اختلاف تھا، اور یہ امر یقیناً مولانا کے مسلک اور منشاء کے خلاف تھا اور ہے، (**قارئین کرام غور فرمائیں کہ دیوبندیوں نے اس عبارت میں خود مسلک تھانوی کا اعتراف کر لیا پھر کس منہ سے مسلک اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرتے ہیں۔از راقم**) خواہ طریقہ کار صحیح ہی کیوں نہ ہو، اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس کی کمی کا بہت زیادہ احساس مولانا الیاس صاحب کو بھی تھا، جیسا کہ ملفوظات ص: ۴۵ پر حضرت تھانوی کے وصال کے بعد فرمایا کہ:

[مجھے علم اور ذکر کی کمی کا قلق ہے اور یہ کمی اس واسطے ہے کہ اب تک اس میں اہل علم اور اہل ذکر نہیں لگے، اگر یہ حضرات آکر اپنے ہاتھ میں کام لے لیں تو یہ کمی پوری ہو جائے، مگر علماء اور اہل ذکر تو ابھی تک بہت کم آئے ہیں“۔] اس پر جامع ملفوظات

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب نے فرمایا'' (تشریح) اب تک جو جماعتیں تبلیغ کے لئے روانہ کی جاتی ہیں ان میں اہل علم کی اور اہل نسبت کی کمی ہے جس کا حضرت کو قلق تھا، کاش اہل علم اور اہل نسبت ان جماعتوں میں شامل ہو کر کام کریں، تو کمی پوری ہو جائے، الحمدللہ مرکز تبلیغ میں اہل علم اور اہل نسبت موجود ہیں مگر وہ گنتی کے چند آدمی ہیں، اگر وہ جماعت کے ساتھ جایا کریں تو مرکز کا کام کون سرانجام دے''۔

نااہل، جہلا کو کام سپرد کرنے کے خلاف حضرت تھانوی کی تصنیفات نیز مواعظ و ملفوظات میں مولانا کے ارشادات موجود ہیں، بڑے شدومد سے نقلی عقلی دلائل سے جاہل اور نااہل کو کام سپرد کرنے کو ناجائز اور مضر بتلا رہے ہیں، اور اس سے تحذیر فرما رہے ہیں......مولانا کی تصنیفات ملفوظات، مکتوبات، مواعظ اور فتاویٰ وغیرہ کے ہزار سے متجاوز ذخیرے میں اس (تبلیغی) تحریک کا کوئی ذکر نہیں، نہ اپنے کسی مرید و مسترشد کو اس مخصوص (تبلیغی) کام کا حکم اور مشورہ دیا......باقی مخصوص امور میں محدود اور قیود و تخصیصات و تعینات زائدہ خاصہ سے متعین تبلیغ تو حضرات علماء ربانیین کے بیان کردہ اصول و قوانین شرعیہ، نیز **حضرت تھانوی کے بیان کردہ قواعد خمسہ مندرجہ رسالہ ھذا سے اس مخصوص [تبلیغی]عمل کا ناجائز اور بدعت ھونا ظاھر ھو چکا ھے، خواہ جماعتِ علماء ھی اس کام کو انجام دیں**۔

پس اس مخصوص [تبلیغی] عمل کی موافقت کی عدم تصریح اور اصولی طور پر عدم جواز کی تصریح سے واضح ہو گیا کہ یہ موجودہ [تبلیغی] عمل شرع شریف کے خلاف ہے اور اگر موافقت میں مولانا یا کسی بڑے سے بڑے عالم کا قول ثابت بھی ہو جائے تو خود مولانا

تھانوی و دیگر علماء محققین و ربانیین کے مدلل ارشادات وتصریحات سے اس کا ناقابل قبول ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ رہے حضرت مولانا الیاس صاحب، تو ہمارا اپنا حسن ظن یہ ہے کہ حضرت موصوف نے بہ تقاضائے مقام و وقت عارضی طور پر یہ طریقہ اختیار فرمایا تھا نہ تو اس مخصوص طریقہ کو علی وجہ التشریع اختیار فرمایا تھا اور نہ اس کو مقصد بنایا تھا، جو کچھ اس سلسلہ میں پیچ وخم تھا اس کی منشاء غایت دینی کا جوش تھا، بعد کے لوگوں نے اس کو مذہب بنا کر اس کی پابندی شروع کر دی۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق دوم صفحہ ۴۱۰ تا ۴۱۲)

اسی کتاب الکلام البلیغ میں ہے کہ:

"واقعہ یہ ہے کہ جو چیز مولانا کے سامنے ظاہر تھی یعنی جہلاء کا کارِ تبلیغ انجام دینا اور وعظ کہنا تو اس کے متعلق تو مولانا کے صریح ارشادات موجود ہیں، اور اس امر کی ناپسندیدگی کے بارے میں روایات بھی شاہد ہیں، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی کا قول کتاب "کیا تبلیغی کام ضروری ہے" کے ص ۸۵/ پر مذکور ہے۔ مولانا تھانوی کی محتاط اور دوررس طبیعت تبلیغ کا کام جاہلوں کے سپرد کرنے سے مطمئن نہ تھی، مولانا کی طبیعت کھٹکتی تھی کہ کہیں اس طریقہ سے کوئی بڑا فتنہ نہ پیدا ہو، اور یہ بے اطمینانی تھی کہ علم کے بغیر یہ لوگ فریضہ تبلیغ کیسے انجام دے سکیں گے"۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق: دوم صفحہ ۴۱۴، ۴۱۵)

مولانا فاروق صاحب لکھتے ہیں کہ:

"حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کتاب تبلیغی جماعت عمومی اعتراضات کے جوابات/ ۴۵ پر فرماتے ہیں:" وعظ درحقیقت عالموں کا کام ہے۔ جاہلوں کو وعظ کہنا

جائز نہیں۔ اس کے لئے عالم ہونا بہت ضروری ہے ۔ پھر بحوالہ بھجۃ النفوس/۵۰ پر فرماتے ہیں: ''عام لوگوں کو وعظ کی صورت سے تبلیغ نہ کرنا چاہیے کہ یہ منصب اہل علم کا ہے۔ جاہل جب وعظ کہنا شروع کرتا ہے تو غلط صحیح جو زبان پر آتا ہے کہہ جاتا ہے اس لئے عوام کو وعظ نہ کہنا چاہیے بلکہ گفت وشنید اور نصیحت کے طور پر ایک دوسرے کو احکام سے مطلع کرنا چاہیئے''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق: اول ص ۷۱)

اسی کتاب میں تبلیغی جماعت کے غیر عالم مبلغین کے رد میں مزید لکھا ہے کہ:

''اور وعظ ''الھدی والمغفرۃ''میں حضرت مولانا تھانوی فرماتے ہیں: غیر عالم کبھی وعظ نہ کہے۔ اس میں چند مفاسد ہیں۔ ایک تو اس میں حدیث کی مخالفت ہے رسول اللہ ﷺ کا امر ہے کہ ہر کام کو اس کے اہل کے سپرد کرنا چاہیے۔

اور آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ''(بخاری)

کہ جب کام نااہلوں کے سپرد کئے جانے لگیں تو قیامت کے منتظر رہو۔ گویا نااہل کو کوئی کام سپرد کرنا اتنی سخت بات ہے کہ اس کا ظہور قیامت کی علامات سے ہے...... غیر عالم وعظ گوئی کا اہل نہیں...... غیر عالم کو اس کی اجازت ہرگز نہ دیجائے''۔(ایضاً ص ۷۲)

اب انصاف کے ساتھ خود ہی فیصلہ کیجیے

اب ہم کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کی وہ احادیث جو پہلے بیان ہو چکی اور اس کے بعد دیوبندی علما کی یہ تمام مذکورہ بالا عبارات جن میں تبلیغی جماعت کی علمی حیثیت کھول کر سب کے سامنے رکھ دی گئی ہے، ان پر غور وفکر کیجیے اور انصاف کے ساتھ خود

فیصلہ کیجیے کہ سرکار ﷺ نے جس فرقہ کی پیشین گوئی فرمائی تھی، اور جو جہالت و گمراہی کی علامات بیان فرمائی تھیں، وہ تبلیغی جماعت والوں میں موجود ہیں کہ نہیں؟ خود دیوبندی علما ان علامتوں کو تبلیغی جماعت کے حق میں قبول کر چکے، اب اس کے بعد بھی کوئی انکار کرے اور تبلیغی جماعت کے ساتھ منسلک رہے تو اس کی بدبختی ہے۔ [شاعر سے معذرت] ؎

وہ تجھ کو فریب دیتے ہیں تو تجھ پر بھی لازم ہے
خاک ڈال، آگ لگا، نام نہ لے، یاد نہ کر

علماء وصوفیاء کے ساتھ دست وگریباں

شاید ہمارے اس عنوان سے کوئی اتفاق نہ کرے لیکن سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے، اور یہ سچ غلطی سے خود دیوبندی علما کی کتب میں شائع ہو گیا، اس لیے اب کوئی تبلیغی انکار بھی نہیں کرسکتا۔ یہ حقیقت ہے کہ تبلیغی جماعت والے اپنے ہی دیوبندی علماء، صوفیاء پر اعتراضات کرتے ہیں، جب ان سے ملتے ہیں تو ان کو اپنے سروں کا تاج کہتے ہیں لیکن نجی محفلوں میں علماء پر تنقید کرتے ہیں۔ اپنی نجی مجلسوں میں اور عام گفتگو میں علما کو ذہنی عیاش قرار دیتے ہیں اور مدارس وخانقاہوں کو بددعائیں دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یا اللہ ان مدرسوں اور خانقاہوں کو تباہ کر دے جیسے انہوں نے دین کو تباہ کیا ہے، انہیں بے عمل قرار دیتے ہیں، جو تبلیغی جماعت کا ساتھ نہ دے اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیجیے ذرا ملاحظہ کیجیے:

تبلیغی جماعت والے علماء وصوفیاء پر اعتراض کرتے ہیں

دیوبندی مولوی محمد فاروق نے اپنی کتاب میں ایک خط کو بطور سند پیش کیا اس میں بھی یہ لکھا ہے کہ: [تبلیغی جماعت والوں]

''کو اپنے معاملات میں غلو بہت ہے، لہٰذا مخلص لوگوں کا خلوص بھی کام نہیں دیتا یہ اپنی مساعی کو علماء اور صوفیہ کی مدد اور مشوروں سے بالاتر سمجھتے ہیں، اور اپنے زعم میں اپنے خلوص اور ایثار کو اتباع سنت اور اہتمام عظمت دین سے بے نیاز سمجھتے ہیں، ان کے لئے کوئی مشورہ اور علماء یا صوفیہ کا تنبیہ کبھی کارگر نہ ہوگا، کیونکہ یہ لوگ اپنے کو اس سے بالاتر سمجھتے ہیں اور علماء شریعت اور صوفیاء پر اعتراض کرتے ہیں، کہ یہ لوگ بے عمل ہیں''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق: دوم صفحہ، ۳۶۸)

......سنی تبصرہ......

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت والوں کو اپنے معاملات میں غلو بہت ہے۔
- ......تبلیغی جماعت والے اپنی مساعی کو علماء اور صوفیہ کی مدد اور مشوروں سے بالاتر سمجھتے ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت والوں کیلئے کوئی مشورہ اور علما یا صوفیا کا تنبیہ کبھی کارگر نہیں ہوتا۔
- ......تبلیغی جماعت والے علمائے شریعت اور صوفیا پر اعتراض کرتے ہیں، کہ یہ لوگ بے عمل ہیں۔

مدارس کی تحقیر

دیوبندی مولوی عبدالرحیم شاہ کہتے ہیں کہ:

''میں ہر جمعہ کو حضرت مولانا محمد یوسف کی خدمت میں برابر حاضر ہوتا تھا اور جماعت کے بے ضابطہ مقررین کی شکایت عرض کرتا کہ میں بہت سے موقعوں پر خود سن چکا ہوں کہ یہ لوگ علماء کرام اور مدارس کا مختلف انداز سے استخفاف ''تحقیر'' کرتے ہیں۔ آپ حضرات کو جلد از جلد اس کی شدت سے روک تھام کرنا چاہیے۔ علماء کرام کو سخت شکایات ہیں''۔ (اصول دعوت و تبلیغ ص ۴۳ بحوالہ تبلیغی جماعت ارشد القادری)

......سنی تبصرہ......

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت والے علما اور مدارس کی مختلف انداز سے ''تحقیر'' کرتے ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت کی ایسی شکایات بہت سے موقعوں پر خود علمائے دیوبند نے سنی ہیں۔
- ......خود دیوبندی علما کو تبلیغی جماعت کی ایسی علما مخالفت و تحقیر کی شکایات ہیں۔

تبلیغی جماعت والے لوگوں کو علما سے دور کرتے ہیں

دوسری جگہ موصوف نے یہی شکایت ان الفاظ میں کی کہ

''کچھ عجیب سی بات ہے کہ جو تبلیغی جماعت سے جتنا زیادہ قریب تر ہوتا ہے وہ اتنا ہی دوسرے علماء سے بعید تر ہوتا چلا

جاتا ہے۔آخر ایسا کیوں؟ اور جس نے دو چلے دے دیئے تو پھر اس کی ترقی درجات کے کیا کہنے۔ پھر تو وہ علماء کی بھی کوئی حقیقت اپنے سامنے نہیں سمجھتا''۔(اصولِ دعوت و تبلیغ ص ۵۰ بحوالہ تبلیغی جماعت ارشد القادری)

……سنی تبصرہ……

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

……جو تبلیغی جماعت سے جتنا قریب ہوتا جاتا ہے اتنا ہی علما سے دور سے دور ہوتا جاتا ہے۔

……جس تبلیغی نے دو چلے لگا لیے پھر وہ علما کو بھی اپنے سامنے کچھ نہیں سمجھتا۔یعنی واضح طور پر اقرار ہے کہ تبلیغی حضرات خود کو علما سے افضل سمجھتے ہیں۔

تبلیغی جماعت والے علما کی توہین کرتے ہیں

دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

''خود حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے اعتراف فرمایا کہ یہ اعتراض بھی بہت کثرت سے آ رہا ہے کہ تبلیغ [جماعت] والے علماء کی اہانت کرتے ہیں۔ اعتراضات و جوابات ۲۳۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: مولانا محمد فاروق: دوم صفحہ ۵۴۶)

☆ قاضی عبد السلام دیوبندی کہتے ہیں کہ [تبلیغی جماعت والے کے]

''علماء کرام سے اختلافات اور مقابلے شروع ہوئے''۔(شاہراہ تبلیغ صفحہ ۱۰)

☆ قاضی عبدالسلام دیوبندی تبلیغی جماعت کی جہالتوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

''تبلیغی جماعت نے ایک رسم کی شکل اختیار کر لی جس سے اسلامی شعور رکھنے والے دیندار لوگوں میں طرح طرح کی شکایتیں پیدا ہونے لگیں۔ بے علم عوام نے جب کبھی مذہب کی پیشوائی پر قبضہ کیا ہے تو نتیجہ خراب ہی نکل آیا ہے۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۱۶، ۱۷)

سنی تبصرہ

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......تبلیغی جماعت والے علما کی توہین کرتے ہیں، انہیں حقیر سمجھتے ہیں۔
- ......تبلیغی جماعت ایک رسم کی شکل اختیار کر چکی ہے۔
- ......تبلیغی جماعت نے علما سے اختلافات و مقابلے شروع کیے یعنی مخالفت کی۔
- ......تبلیغی جماعت سے دیندار لوگوں میں طرح طرح کی شکایتیں پیدا ہونے لگی ہیں۔

تبلیغی جماعت والے علماء و مدراس کے مخالف ہوتے ہیں

دیوبندی مفتی صاحب [صوفی عبدالحمید دیوبندی کے حوالے سے] تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''عام حالات میں اس [تبلیغی] جماعت کا شیوہ یہ ہے کہ اس کے بہت سے افراد دینی مدارس کی مذمت کرتے ہیں، بلکہ بعض تو یہاں تک بھی کہتے ہیں کہ ان دینی مدارس کو چندہ دینا بھی حرام ہے جب تک کہ کوئی اس جماعت میں حصہ نہ لے۔ اور مخفی طور پر

علماء کی مذمت وتوہین کرتے رہتے ہیں اور ان کی کارگزاری کی تحقیر ومخالفت عمومی پروگرام رہتا ہے''۔(کلمۃ الہادی: باب نمبر۴ص ۲۱۹)

......سنی تبصرہ......

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

- ......بعض تبلیغیوں کا شیوہ ہے کہ وہ دینی مدارس کی مذمت یعنی مخالفت کرتے ہیں۔
- ......بعض تبلیغی حضرات کے نزدیک دینی مدارس کو چندہ دینا حرام ہے۔
- ......تبلیغی جماعت والے مخفی طور پر علما کی مذمت وتوہین کرتے رہتے ہیں۔

کرائے کے ٹٹو

دیوبندی مفتی صاحب [صوفی عبدالحمید دیوبندی کے حوالے سے] تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''بڑے بڑے مال دار اور جاگیر دار اور سرمایہ دار لوگ [تبلیغی] جماعت میں شریک ہوکر اپنا تفوق جتلاتے رہتے ہیں جس کے پردے میں ان کی بری کارگزاری اورمظالم پر پردہ پڑا رہتا ہے۔ دینی مدارس کے فارغین علماء کرام کو بھاڑے کے ٹٹو خیال کرتے ہیں۔ بڑے بڑے آدمیوں کو ساتھ لے جاکر ان کا تعارف طلبا، علما اور کمزور دیندار طبقہ کے لوگوں کے سامنے اس طرح کراتے ہیں کہ یہ صاحب کارخانہ دار ہیں، یہ بڑے صنعت کار ہیں، یہ بڑے ڈاکٹر ہیں، یہ فوجی کرنل ہیں، یہ انجینئر ہیں، فلاں اور فلاں ہیں، یہ کسی مسجد کے امام نہیں یا کوئی مولوی نہیں، یہ کوئی مسجد کے موذن یا خادم نہیں

وغیرہ وغیرہ۔اس طرح یہ غریب علماء کی تحقیر وتوہین ایک خاص طریقہ سے لوگوں کے دلوں میں بٹھاتے رہتے ہیں، حالانکہ یہ طریق قرآن کریم کی تعلیمات کے صریح خلاف ہے''۔(کلمۃ الہادی: باب نمبر۴ص ۲۱۹،۲۲۰)

......سنی تبصرہ......

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

۞......تبلیغی جماعت کے بڑے بڑے مال دار اور جاگیر دار اور سرمایہ دار لوگ دینی مدارس کے فارغین علمائے کرام کو بھاڑے (کرائے) کے ٹٹو خیال کرتے ہیں۔

۞......تبلیغی جماعت والے یہ حضرات علما کی تحقیر وتوہین ایک خاص طریقہ سے لوگوں کے دلوں میں بٹھاتے رہتے ہیں۔

مدراس کی وقعت میں کمی

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب''کلمۃ الھادی'' ص ۲۱۶ر میں یہ ہیڈنگ لگائی کہ ''ان لوگوں [یعنی تبلیغی جماعت] کی نظر میں علماء اسلام اور مدارس عربیہ کی وقعت کم ہو جاتی ہے'' اسکے بعد دیوبندی مفتی لکھتے ہیں کہ:

''شارح بخاری حضرت مولانا احمد رضا بجنوری تحریر فرماتے ہیں، تبلیغی جماعت میں کام کرنے والوں کے دلوں میں علماءِ اسلام اور مدارس عربیہ کی وقعت کم ہو جاتی ہے حالانکہ علماء اور مدارس عربیہ دین کے مستحکم قلعے ہیں۔ان سے کٹ کر ان سے بدظن ہو کر، یا ان سے بے نیاز ہو کر دین کا کام ہوگا اس کے اثرات پائیدار و مستحکم نہ ہوں گے

اور مجموعی حیثیت سے دین وعلم کو اس سے نا قابل تلافی نقصان بھی پہنچے گا۔ انوار الباری شرح صحیح بخاری ص ۱۱۷ ج ۳۔ (کلمۃ الھادی: ص ۲۱۶)

……سنی تبصرہ……

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

۞……تبلیغی جماعت میں کام کرنے والوں کے دلوں میں علماءِ اسلام اور مدارس عربیہ کی وقعت کم ہو جاتی ہے۔

مدرسوں اور خانقاہوں کو بدعائیں

دیوبندی مولوی فاروق صاحب لکھتے ہیں کہ

''جماعت کے جاہل مقررین اور حامی اپنی اجتماعی تقریروں اور نجی مجلسوں میں اور عام گفتگوؤں میں کہنے لگے کہ علماء ذہنی عیاشی میں مبتلا ہیں۔ یا اللہ ان مدرسوں اور خانقاہوں کو تباہ کر دے جیسے انہوں نے دین کو تباہ کیا ہے خدا برا کرے ان لوگوں کا جنہوں نے دین کو مدرسوں اور خانقاہوں میں محدود کر دیا ہے۔ ہمیں کہنے دیجئے کہ علماء قصور کر رہے ہیں یہ دین کے کام کے لئے نہیں نکلتے ملازمتوں کا بہانہ بناتے ہیں۔ ان کو خدا پر بھروسہ نہیں۔ جب علماء کو باہر نکلنے کی دعوت دیجاتی ہے تو انکو حقوق یاد آنے لگتے ہیں۔ یہ علماء مشائخ لوگوں کو رہبانیت کی تعلیم دے رہے ہیں۔ ان علماء سے مدرسہ میں بچے پڑھوالو۔ فتوے حاصل کرلو۔ تقریریں رات بھر کرالو انبیاء علیہم السلام کا جو کام ہے گھر چھوڑ کر چلے لگانا تو یہ ان کے بس کا روگ ہی نہیں۔ کام ہم کر رہے ہیں۔ ہم امیر

ہوتے ہیں۔علماء ہمارے بستر ڈھونڈتے ہیں۔علماء تبلیغی جماعت کی ترقی دیکھ کر حسد میں مرے جارہے ہیں۔علماء درحقیقت اپنی پوجا کرانا چاہتے ہیں علما بس پیٹ پال رہے ہیں انڈےاور پراٹھے میں مست ہیں ان کا کام یہ ہے صدقہ، خیرات، زکوۃ چندہ مانگ مانگ کر مدرسوں میں بیٹھ کر حرام کھائیں۔علماء سوچتے ہیں کہ اگر جماعت کامیاب ہوگئی اورعوام لوگ اس میں شریک ہوگئے تو ہماری خدمت کرنے والے کم ہو جائیں گے،علماء سے تو تبلیغی جماعت ہزار درجہ بہتر ہے اپنا کھاتے ہیں۔اپنے کرایہ سے آتے ہیں۔علماء کو سواری چاہئے کرایہ چاہیے عمدہ عمدہ کھانا چاہیے۔ان کی ناز برداری کیجیے۔تبلیغی جماعت درحقیقت علماء ومبلغین کے منھ پرطمانچہ ہے جو تبلیغ دین کے لئے فرسٹ کلاس سے کم پر سفر نہیں کرتے (یہ تعریض مولانا سیدارشاداحمد صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند پر ہے) خانقاہوں میں کچھ نہیں رہ گیا ہے۔خانقاہیں ویران ہیں۔ان میں کتے لوٹ رہے ہیں،ان میں باہم اختلاف ہےوغیرہ وغیرہ۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ،۵۴۶،۵۴۷)

تبلیغی جماعت والوں کی یہ سب لب کشائیاں خود ان کے اپنے دیوبندی مولانا صاحب بیان کررہے ہیں،لہٰذا ہم پر غصہ ہونے کی بجائے ان کو بُرا بھلا کہیں۔

جوعلماءتبلیغی جماعت کے ساتھ نہیں وہ منافق ہیں

دیوبندی مولوی فاروق تبلیغوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"اوراہم واتم مشاغل وخدمات دینیہ میں مشغول حضرات علماء کرام کو جو اس جماعت تبلیغیہ مروجہ میں شریک نہیں۔منافقین کی شان میں نازل شدہ آیت قرآنیہ کا

مصداق قرار دینا اور جہنمی بتانا کہاں تک صحیح ہے۔ جیسا کہ کتاب ''کیا تبلیغی کام ضروری ہے'' کے ص ۹/۳۴۷ پر ہے کہ

اب تک علماء نے اس تحریک میں پورے طور پر حصہ نہیں لیا۔ میرے خیال میں یہ اس قسم کی غلطی ہے جس کی قرآن نے نشاندہی کی ہے ''واذ اقیل له اتق اللّٰه اکذته العزۃ بالاثم. پوری آیت یہ ہے: واذا قیل لہ اتق اللّٰہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جھنم و لبئس المھاد ۔ جس کا ترجمہ مع تفسیر یہ ہے کہ (اور اس مخالفت و ایذاء رسانی کے ساتھ مغرور اس درجہ ہے کہ) جب اس سے کوئی کہتا ہے کہ خدا کا تو خوف کر (تو اس سے نخوت کرتا ہے اور وہ) نخوت اس کو اس گناہ پر (دونا) آمادہ کر دیتی ہے سو ایسے شخص کی کافی سزا جہنم ہے اور وہ بری آرامگاہ ہے۔ (بیان القرآن) (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۵۳۷، ۵۳۸)

فتاوی عالمگیری کے مطابق تبلیغی بے ادب

تبلیغی جماعت والوں کی علماء و مشائخ پر تنقید کرنے کے بارے میں دیوبندی مصنف نے آخر میں ایک حوالہ دیا کہ:

''عالمگیری ۵/۳۵۴ میں ہے: عوام میں سے کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ مشہور و معروف قاضی اور مفتی اور عالم کو امر بالمعروف کرے اس لئے کہ یہ بے ادبی ہے''۔ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۵۶۲)

جب علما کا یہ مقام ہے تو پھر جو تبلیغی حضرات اپنے علما و مشائخ پر ایسے اعتراض اور ان کی ذوات پر اس قسم کی تنقیدات وار کر رہے ہیں ان کے بارے میں مفتیان دیوبند ہی بتائیں کہ وہ گستاخ و بے ادب ہیں کہ نہیں؟

……سنی تبصرہ……

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

……تبلیغی جماعت میں ایسے لوگ ہیں جو دینی مدارس، علماء، درس قرآن کے دشمن ہیں۔

……تبلیغی جماعت والے علماء کو بظاہر سر کا تاج کہتے ہیں لیکن جب نجی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ علماء میں تکبر ہوتا ہے۔

دیوبندی عالم کی موت

طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

''ہماری تشکیل پجگور میں ہوئی……ایک بہت بڑے عالم سے ملاقات ہوئی۔ ان سے بات چلی……تو میں نے ایک سال کی دعوت دی……کہ اللہ کے راستے میں لگا دیں……وہ اپنی مصروفیات پیش کرتے رہے اور میں درخواست کرتا رہا……آخر ہم واپس آئے……صبح پتہ چلا کہ فوت ہوگئے''۔ (حیرت انگیز کارگزاریاں ص ۱۳۵)

یہ واقعہ کس طرح مروجہ تبلیغ کی اہمیت و فضلیت پر بیان کیا جا رہا ہے کہ ایک بہت بڑے دیوبندی عالم کو جاہل تبلیغی حضرات تبلیغی جماعت کے ساتھ سال لگانے کا کہتے رہے۔ حالاں کہ اس عالم نے یقیناً درس نظامی کے لیے کئی سال لگائے ہوں گے لیکن نا معلوم تبلیغی جماعت کے سال میں ایسا کون سا علم تھا جو درس نظامی میں وہ نہ پڑھ سکے یا سال لگانے سے کون سا علم و اخلاق کا پیکر بن جاتا ہے جو ایک مدرسے میں اتنے بڑے

دیوبندی عالم نہ بن سکے؟ لیکن جب اتنے بڑے عالم نے تبلیغی جماعت والوں کی بات نہ سنی تو اس کا انجام یہ ہوا کہ اگلی صبح وہ مر گئے۔ اب طارق جمیل ہی بتائیں کہ تبلیغی حضرات افضل ہیں یا ان کے دیوبندی علماء؟ بحرحال علما کو جس انداز میں تبلیغی پیش کرتے ہیں وہ سب پر واضح ہو چکا۔

تبلیغی جماعت کے درباری علماء

دیوبندیوں کے مولانا سید عبدالمالک شاہ صاحب اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ:

''موجودہ دور میں تبلیغی جماعت عالم دنیا میں ایک اصلاحی، دینی، مذہبی اور دعوت الی الخیر میں مسلمانوں [مراد دیوبندیوں] کی نمائندہ جماعت کے طور پر ابھری اور اس سے وابستہ حضرات کے ہر قول وفعل کو حجت مانا جانے لگا......عمومی فائدے کو پیش نظر رکھ کر بعض سخت قابل گرفت امور پر، جو اکابر [دیوبند] کے وضع کردہ اصولوں سے ہٹ کر ہیں، اپنے تحفظات کے باوجود علما [دیوبند] نے خاموشی اختیار فرمائی اور تنقید کو حکمت کے خلاف سمجھا۔ مثلاً سارے دین کو تبلیغ میں بند کر دینا، دیگر دینی امور تدریس و تعلیم، تصنیف و تدوین اور فرق باطلہ کی تردید کو دین نہ سمجھنا، قرآن کے درس پر فضائل اعمال کی ترجیح، چلہ لگا کر مفتی بننے کا رجحان، ائمہ مساجد سے الجھنے اور بات بات پر مخالفت جیسے امور سے چشم پوشی اور انفرادی معاملات پر محمول کر کے احتیاطاً مخالفت اور نقائص سے درگزر کا راستہ اختیار کیا۔ لیکن اب اس جماعت کے بعض اہم اکابر نے اجتماعی طور پر مشن کے اندر میں بعض صریح احکامات اور قرآن کی غلط تاویلات اور جہاد جیسے اہم رکن اسلام کے خلاف شعوری یا غیر شعوری طور پر ہرزہ سرائی شروع کی ہے۔

مثلاً ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کی زندگی میں نمونہ نہیں، ہمیں بنی اسرائیل کی طرف دیکھنا پڑے گا''۔ ''صحابہ کرام محفوظ نہیں''۔ ''مودودی صاحب حنفی تھے، اسلام کی بڑی خدمت کی ہے'' جبکہ وہ خود کہتا ہے کہ میں نہ حنفی ہوں نہ شافعی ہوں وغیرہ اور علماء امت کا فتویٰ ہے کہ وہ ضال و مضل ہے۔ یہ کہنا کہ ''[تبلیغی جماعت کے بزرگ] حاجی عبدالوہاب کے مقابلے میں علماء ہیچ ہیں'' اور اس ضمن میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ کی مثال پیش کرنا اور علامہ محمد احمد کا صراحتاً آیات جہاد کی غلط تاویل کرنا اور بطور گروہ کے، جماعت کے بزرگوں کا اس طرح کا رویہ اختیار کرنا سخت قابل گرفت ہے...... جماعت کے ایک مخصوص گروہ کی مداہنت بے نقاب فرمائی ہے۔ جہاد کے سلسلے میں وہ کام جو انگریز، نبی [مرزا قادیانی] بنا کر بھی نہ کر سکے، جہاد کی اہمیت کو بڑی گہرائی اور ملمع سازی کے ساتھ ختم کرنے اور کمزوری کا سہارا لے کر اختیار کی جانے والی روش کو بے نقاب کیا ہے''۔ (کلمۃ الھادی ص ۴۳،۴۲،۴۳ تقریظ ۱۳)

تبلیغی جماعت الگ ایک فرقہ

☆...... دیوبندی جناب قاری فتح محمد صاحب پٹھان کوٹ کہتے ہیں کہ:

''تبلیغی علماء کا باقی علماء سے کٹ کر رہنا، باقی علماء کو اپنے اسٹیج پر نہ آنے دینا، باقی علماء کی طرح درس قرآن یا درس حدیث یا دوسرے علماء حق کی طرح عقائد کا بیان یا تردید باطل سے لاپروائی برتنا، ان امور سے جس خطرہ کی بُو زمانہ قدیم سے علماء حق محسوس کر رہے تھے، آج اس بوتل کا ڈھکن کھل چکا ہے اور آج علماء دیوبند سے ایک مستقل گروہ کی صورت میں تبلیغی جماعت ابھر رہی ہے''۔

(کلمۃ الھادی ص ۴۰ تقریظ ۱۱)

سنی تبصرہ

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

۞......تبلیغی جماعت کے علما نے اپنے دوسرے دیوبندی علما سے الگ ایک گروہ بنا رکھا ہے۔

۞......تبلیغی جماعت کے علما اپنے اسٹیج پر دوسرے دیوبندی علما کو نہیں آنے دیتے۔

۞......تبلیغی جماعت والے عقائد کا بیان یا باطل کی تردید نہیں کرتے۔

۞......تبلیغی جماعت علمائے دیوبند سے ایک الگ مستقل گروہ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔

تبلیغی جماعت جمہور کے عقائد سے منحرف

☆......دیوبندیوں کے علامہ مولانا محمد سلیمان صاحب کی تقریظ میں ہے کہ:

''جس طرح اکبر بادشاہ کے دور میں درباری علماء ابوالفضل اور فیضی اس فتنہ کا سبب بنے، اسی طرح آج کے دور میں بھی کچھ درباری علماء نے تبلیغ کے نام سے تحریف شروع کی ہوئی ہے جس کی نشاندہی حضرت قاری محمد طیب صاحب [مہتمم دار العلوم دیوبند] نے فرمائی...... اس وقت تبلیغی جماعت قصہ گو واعظین کی فیکٹری بن چکی ہے......تبلیغی جماعت نے اپنا اصول بنایا ہوا ہے کہ مشورہ وحی کا بدل ہے......گویا انہوں نے قرآن اور حدیث کو مشورہ کے ذریعے ریٹائرڈ کر دیا ہے۔ تبلیغی جماعت کے فوائد بہت ہیں، لوگ کلمہ نماز سے روشناس ہو جاتے ہیں، لیکن جمہور علماء امت کے عقائد سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ اپنے آپ کو دیوبندی کہلانے سے شرماتے ہیں جبکہ تبلیغی

جماعت کی سرپرستی ہمیشہ علماء دیوبند نے کی ہے۔ وقت لگانے کے بعد یہ علماء دیوبند کے کسی کام میں شریک اور معاون نہیں ہوتے۔ تبلیغی اکابرین کو چاہیے کہ مولانا مفتی محمد عیسیٰ صاحب دامت برکاتہم کی ہدایت کے مطابق اپنا قبلہ درست کریں۔

(کلمۃ الھادی ص ۴۱، ۴۲ تقریظ ۱۲)

تبلیغی جماعت پر دیوبندی مولوی کا غصہ

تبلیغی جماعت کے کسی شخص نے دیوبندی مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو خط لکھا جس میں مدراس کی تعلیم، علماء کی مخالفت اور صرف تبلیغی جماعت کی حمایت کا ذکر ہے۔ اس خط کے جواب میں دیوبندی مولانا نے غصے بھرے الفاظ میں اس تبلیغی کو جواب لکھا اور کہا:

''لوگ مجھ سے شکایت کرتے رہتے ہیں کہ تبلیغ والے علماء کے خلاف ذہن بناتے ہیں، اور میں ہمیشہ تبلیغ والوں کا دفاع کرتا رہتا ہوں، لیکن آپ کے خط سے مجھے اندازہ ہوا کہ لوگ کچھ زیادہ غلط بھی نہیں کہتے، آپ جیسے عقلمند جن کا دین کا فہم نصیب نہیں ان کا ذہن واقعی علماء کے خلاف بن رہا ہے، یہ جاہل صرف تبلیغ میں نکلنے کو دین کا کام اور دین کی فکر سمجھے بیٹھے ہیں، اور ان کے خیال میں دین کے باقی سب شعبے بے کار ہیں۔ یہ جہالت کفر کی سرحد کو پہنچی ہے کہ دین کے سب شعبوں کو لغو سمجھا جائے، اور دینی مدارس کے وجود کو فضول قرار دیا جائے، میں اپنی اس رائے کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ تبلیغ میں نکل کر جب لوگوں کا یہ ذہن بنتا ہو وہ گمراہ ہیں اور ان کے لئے تبلیغ میں نکلنا حرام ہے۔

میں اس خط کی فوٹو اسٹیٹ کاپی مرکز (رائے ونڈ) کو بھی بھجوار ہاہوں تا کہ ان اکابر کو بھی اندازہ ہو کہ آپ جیسے عقلمند تبلیغ سے کیا حاصل کر رہے ہیں؟‘‘۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل: جلد دہم: ص ۲۶،۲۷)

یہی حوالہ دیوبندیوں کے مفتی محمد عیسیٰ خان کی کتاب ’’کلمۃ الھادی ص ۲۱۵‘‘ پر بھی بیان کیا گیا۔اوراس کتاب پر تقریبا 14 ر دیوبندی علماء کی تقریظات موجود ہیں۔

سنی تبصرہ

۞......عوام میں جو شکایات اور علماء و مدارس کی مخالفت تبلیغی جماعت والوں کی طرف سے سامنے آتی ہیں، دیوبندی مفتی کے مطابق اس میں ’’کچھ زیادہ غلط بھی نہیں‘‘۔

۞......تبلیغی جماعت میں کم علم جہلا حضرات کا ذہن واقعی علماء کے خلاف بن رہا ہے

۞......تبلیغی جماعت والے جہلا صرف تبلیغ میں نکلنے کو دین کا کام سمجھتے ہیں۔

۞......تبلیغی جماعت والے جہالا کے خیال میں دین کے باقی سب شعبے بے کار ہیں۔

۞......تبلیغی جماعت والوں کی یہ جہالت کفر کی سرحد کو پہنچی ہے کہ دین کے سب شعبوں کو لغو سمجھا جائے، اور دینی مدارس کے وجود کو فضول قرار دیا جائے۔

۞......دیوبندی مفتی کے مطابق تبلیغ میں نکل کر جب لوگوں کا یہ ذہن بنتا ہو وہ گمراہ ہیں اوران کے لئے تبلیغ میں نکلنا حرام ہے۔

ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ یہ تو صرف جاہل تبلیغیوں کی سوچ ہے، تو اس کے لیے عرض ہے کہ یہی سوچ اکابرین تبلیغی جماعت کی بھی ہے۔ ذرا آگے ملاحظہ کیجیے، یہ حسن ظن بھی خاک میں مل جائے گا۔

طارق جمیل زکریا کے نقش قدم پر

مذکورہ بالا واقعہ میں دیوبندی محمد یوسف لدھیانوی صاحب تبلیغی اکابرین کی خدمت میں شکایت پیش کرنے کا کہہ رہے تھے لیکن شاہد لدھیانوی صاحب یہ نہیں جانتے کہ تبلیغی جماعت کے اکابرین تک کا یہی موقف ہے۔ خود دیوبندی علماے کی مصدقہ کتاب ''کلمہ الھدیٰ'' میں طارق جمیل صاحب کا یہ بیان موجود ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ:

''اس وقت اللہ کی ہدایت کا نظام تبلیغ کے ساتھ چل رہا ہے۔ پہلے خانقاہوں اور مدارس کے ساتھ تھا۔ تین دن لگانے سے آدمی بدل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہدایت کا ظہور تبلیغ میں ہورہا ہے''۔ (فتح الھادی فی تلخیص کلمۃ الھادی ص ۵۰)

......سنی تبصرہ......

⦿......طارق جمیل کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ اب اللہ کی ہدایت کا نظام تبلیغ کے ساتھ چل رہا ہے، پہلے خانقاہوں اور مدارس کے ساتھ تھا، اس کا صاف مطلب کیا یہ نہیں ہے کہ اب ہدایت کا نظام خانقاہوں اور مدارس سے وابستہ نہیں ہے۔ کیا یہ وہی سوچ نہیں جو محمد یوسف لدھیانوی کو خط لکھنے والے تبلیغی کی تھی؟ اگر وہ جاہل تبلیغی تھا تو طارق جمیل تو تبلیغی جماعت والوں کے عالم اور عالمی مبلغ ہیں۔ خیر طارق جمیل کو بھی یہ عمدہ تبلیغی فہم وراثت میں ملا، کیونکہ یہی سوچ تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا بھی رکھتے تھے۔

تبلیغ کام مدارس سے زیادہ اہم

تبلیغی جماعت کے اکابرین تک کا یہی موقف ہے کہ مروجہ تبلیغ والا کام مدارس و خانقاہوں سے اونچا ہے، لیجیے پڑھیے۔مولوی زکریا صاحب تبلیغی جماعت کے کام کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

''دیکھو تبلیغ کا کام جو آج چل رہا ہے بہت اونچا عمل ہے۔ یہ کام مدرسے سے بھی اونچا ہے، خانقاہ سے بھی اونچا ہے۔ یہ کام نہ مدارس میں ہورہا ہے نہ خانقاہ میں۔ یہ بات میں علماء اور مولویوں سے کہتا ہوں۔ اس بات کے کہنے کا صرف ہم (تبلیغی دیوبندیوں) ہی کو حق ہے، ہم کہہ سکتے ہیں''۔(ملفوظات شیخ الحدیث صفحہ ۴۶)

غیر ممکن ہے کہ حالات کی گھتی سلجھے
اہل دانش نے بہت سوچ کے الجھائی ہے

دیوبندی علماء کے قلم سے تبلیغی موقف کی پہلی تردید

ہوسکتا ہے کہ کوئی تبلیغی یہ کہہ دے کہ اس پر اعتراض ہی کیا ہے، کیونکہ تبلیغ کا بہت فائدہ ہورہا ہے لہٰذا اس کام کو مدارس یا خانقاہوں سے اعلیٰ و افضل بتانے میں کون سی غلطی ہے؟ تو اس کا جواب بھی خود دیوبندی علماہی نے بیان کردیا۔ دیوبندی مولوی محمد فاروق کہتے ہیں کہ:

''پس یہ کہنا کیونکر درست ہے کہ اس حیثیت سے کہ تبلیغ کا فائدہ عمومی ہے اور مدارس و خانقاہوں کا فائدہ خصوصی ہے اور لہٰذا اس کا (مروجہ تبلیغ کا) فائدہ ان دونوں

سے زیادہ اہم اوراتم ہے۔اعتراضات و جوابات ص ۵۱۔(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ، ۵۳۷)

''اور یہ عمومی اورضروری کام (مروجہ تبلیغ کا کام) بعض وجہ سے (یعنی عمومی ہونے کیوجہ سے ۱۲، ناقل) مدارس اور خانقاہوں سے افضل ہے''تبلیغی جماعت پر اعتراضات کے جوابات ص ۵۔(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ، ۵۳۷)

دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب تبلیغی جماعت والوں سے پوچھتے ہیں کہ:

''تمہارا یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ اس دور میں سنت رسول ﷺ کے مطابق زندگی گذارنے کا واحد ذریعہ یہی تبلیغ ہے۔(اعتراضات کے جوابات ص ۸۹)

''[تمہارا] اور یہ کہنا کہاں تک صحیح ہے کہ ایک تبلیغی سفر کا وہ فائدہ ہے جو مدارس اور خانقاہوں کے مہینوں کے قیام میں نہیں''۔(کیا تبلیغی کام ضروری ہے ص ۱۵ حصہ سوم)

''اور [تمہارا] یہ کہنا کہاں تک روا ہے کہ یہ (تبلیغی جماعت) ایسا ادب اور سلیقہ پیدا کر دیتی ہے جو دینی مدارس کے طلباء اور خانقاہوں کے اہل ارادت میں کم دیکھا جاتا ہے''۔(ص ۱۶)

''اور [تمہارا] یہ کہنا کہاں تک صحیح ہے کہ ''دین کی فکر اور آخرت کی رغبت دلوں میں پیدا کرنے کے لئے تبلیغی جماعت سے بہتر کام کا اور کوئی طریقہ نہیں''۔(ص ۸۷ حصہ اول)

''اور [تمہارا] یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ ''اگر غور سے دیکھا جائے تو ہماری موجودہ ضرورت کے لئے یہ ادارے (مدارس اور خانقاہیں) کافی نہیں''۔

''اور [تمہارا] یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ ''یہ جماعت...... ہدایت کے لئے

ایک ایسا معجون مرکب ہے کہ اس کے بعد پھر کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔(ص۳۳)

اور عام لوگوں کے لئے اصلاح نفس کا اس سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں ہوسکتا اور یہ کہنا کہاں تک مناسب ہے کہ ''دین پھیلانے کی کوشش (جماعت تبلیغی کے تحت) کے دوران ذکر کا ثواب گھر بیٹھے یا خانقاہ میں ذکر کرنے سے کہیں زیادہ ہے۔(ص ۹۸) میں تبلیغ (مروجہ) کو اتنا ہی ضروری سمجھتا ہوں جتنا اصلاح نفس۔

(اعتراضات کے جوابات ص۱۲۳)(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ،۵۳۷تا۵۳۹)

یہ سب سوالات خود دیوبندی مولوی صاحب تبلیغ جماعت والوں سے ان کی کتابوں کے حوالے درج کر کے پوچھ رہے ہیں۔اس لیے کہ تبلیغی حضرات اپنی مروجہ تبلیغ کو مدارس وخانقاہوں اور علما سے بھی افضل سمجھتے ہیں۔جیسا کہ اوپر حوالہ جات درج ہوچکے۔

دوسری تردید

دیوبندی مولوی محمد فاروق تبلیغی جماعت والوں کے ایسے متعدد حوالہ جات درج کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ:

''کیا یہ مدارس اور خانقاہوں اور علماء و مشایخ کی کوششوں کو حرف غلط کیطرح مٹانے کی کوشش نہیں ہے۔اور علماء اور علماء کی کوششوں کی تنقیص وتحقیر،تنفر وتنفیر،اوران کی کوششوں کو بے وقعت کر کے دلوں سے عظمت نکال دینے کی باتیں نہیں ہیں''۔(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم ص۵۴۵)

دیوبندی قاضی صاحب اپنے دیوبندی مفتی جمیل تھانوی صاحب کا جواب نمبر ۱۵/ لکھتے ہیں کہ:

''چونکہ افضل ترین دینی کام علم دین کے مدرسے اور اصلاح واخلاق کے سلسلے یا خانقاہیں ہیں ان کو کوتاہی والا سمجھنا بے انتہا جہالت اور بے راہی ہے اور ایسے لوگوں کو اس اہم ترین کام سے ہٹانا اور اس [تبلیغی جماعت] میں لگانے کی کوشش مرتبہ عالیہ سے اسفل کی طرف لانا ہے''۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۴۷)۔

لہٰذا قاضی صاحب کی اس عبارت کو پیش نظر رکھتے ہوئے تبلیغی جماعت اپنے اس طریقے پر بھی نظر ثانی کرے کہ لوگوں کو افضل سے اسفل کی طرف کیوں لا رہے ہیں؟ اور افضل ترین دینی کام کرنے والوں کو وہاں سے ہٹا کر'' چلے، سہ روزوں'' جیسی بدعات [بقول قاضی] میں کیوں مبتلا کر رہے ہیں۔

تبلیغی جماعت والے مدارس وخانقاہوں سے اپنی مروجہ تبلیغ کو افضل محض اس لیے بتاتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک نہ ہی علما کی کچھ وقعت ہے اور نہ ہی مدارس کی، نہ ہی مشائخ کی اور نہ ہی خانقاہوں کی۔ جس کے ثبوت پر متعدد حوالہ جات بیان ہو چکے ہیں۔ اور پھر مروجہ تبلیغ، سہ روزے، چلے، سال، گشت، شب جمعہ، جیسے مروجہ تبلیغی امور کو خود اکابر علمائے دیوبند نے بدعت ضلالہ قرار دیا ہے، لہٰذا ایسی صورت میں اسی مروجہ تبلیغ کو مدارس وخانقاہوں سے کیونکر افضل قرار دیا جا سکتا ہے؟

تبلیغی جماعت کی بدعات وخرافات، اور دین اسلام کی کھلی مخالفت، چلے، سہ روزے، سال، شب جمعہ، گشت، اجتماعی دعا اور دیگر مروجہ تبلیغی کاموں کو خود علماء دیوبند نے بدعت وخودساختہ کام قرار دیا، ملاحظہ کیجیے

تبلیغی جماعت بدعات کا پلندہ ہے

قاضی عبدالسلام دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

''اب یہ موجودہ سلسلہ جو تبلیغ کے نام سے جاری ہو گیا ہے۔ یہ بہت سے اجزاء کا مجموعہ ہے۔ جیسا کہ حضرت مفتی [جمیل دیوبندی] صاحب نے اس کے بیش اجزاء بنائے ہیں، کچھ صحیح کچھ غلط ......عوام میں اس مجموعے کا نام تبلیغ ہے۔ اولاً تو ظاہر ہے کہ غلط اور صحیح کا مجموعہ غلط ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ پانی اور نجس پانی کا مجموعہ نجس ہی ہوتا ہے......ثانیاً تبلیغ کا یہ موجودہ نظام کذائی اور معمولات رائجہ حضور ﷺ سے منقول نہیں ہیں اور عوام ان کو دین کی عقیدت اور فلاح آخرت اور ثواب کی نیت سے برتتے رہے ہیں۔ بلکہ اس بدعتی نظام کو مقبول اور نامقبول کے درمیان معیار بنائے ہوئے ہیں۔ اور یہ حقیقت عندالشرع بدعت ضلال ہے''۔ (شاہراہ تبلیغ ۷۷)

اب تبلیغی جماعت کی بدعات وخرافات اور خلافِ اسلام امور میں سے صرف چند ملاحظہ کیجیے جن کی خود اکابرینِ علمائے دیوبند میں سے بہتوں نے سختی سے تردید کی ہے۔ اور ان وجوہات کی بناء پر تبلیغی جماعت کو بدعتی قرار دیا۔

[۱] شب جمعہ کا اجتماع بدعت

تبلیغی جماعت کے شب جمعہ کے بارے میں بھی اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ قاضی عبدالسلام صاحب نے بدعت کا فتویٰ دیا۔ کہتے ہیں کہ:

''تبلیغی جماعت والے شب جمعہ کے اجتماع کو دین کا ایک بنیادی عمل، ثواب اور

شعار دین سمجھتے ہیں ......اس میں ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب سمجھتے ہیں ...... بدعت ہے۔(شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۷۰ مفتی جمیل)

دیوبندی قاضی عبدالسلام تبلیغی جماعت والوں سے سوال نمبر ایک یہ کرتے ہیں کہ:

''نمبر 1: اس عمل کے لئے شب جمعہ کی تخصیص کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟''
(شاہراہ تبلیغ)

اب تبلیغی جماعت والے بتائیں کہ شب جمعہ کی تخصیص کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

خلیفہ تھانوی قاضی عبدالسلام کہتے ہیں کہ:

''شب جمعہ کا یہ اجتماع اہل تبلیغ کے ہاں مقدس مذہبی اجتماع اور عظیم الشان عمل ثواب ہے۔ اور بہ نیت تقرب اور ثواب کے کسی بھی عبادت کے لئے شب جمعہ کی تخصیص رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ممنوع ہے۔ **قال رسول اللہ ﷺ لا تخصو لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیاتی لحدیث ۱۲ مشکوۃ شریف** [ترجمہ] مت خاص کرو شب جمعہ کو کسی عبادت کے لئے اور راتوں میں سے ...... الخ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۲۰،۲۱)

دیوبندی قاضی صاحب تو حدیث سے استدلال کرتے ہوئے شب جمعہ کی تخصیص رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ممنوع قرار دے رہے ہیں لیکن تبلیغی جماعت والے لوگوں کو گھروں سے بلا بلا کر شب جمعہ کی مروجہ عبادت کروا کر بدعتی بنا رہے ہیں۔ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**

''شب جمعہ کی تخصیص بدعت'' دیوبندی مولانا فاروق

۞......اسی طرح دیوبندی مولانا فاروق صاحب اس شب جمعہ کی تخصیص پر گفتگو کرتے ہوئے ''براہین قاطعہ'' کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب جمعہ کو تمام راتوں میں شب بیداری کے لئے خاص مت کرو اور نہ جمعہ کے دن کو اور دنوں میں سے روزہ کے ساتھ خاص کرو۔ ہاں اگراس کے کسی معمولِ روزہ میں جمعہ ہی آپڑے تو وہ اور بات ہے''......

اس حدیث میں ارشاد ہوا کہ تم جمعہ اور شب جمعہ کو صوم وصلوۃ کے واسطے خاص مت کرو۔ کیونکہ صوم وصلوۃ نوافل مطلق اوقات میں یکساں ہیں خصوصیت کسی وقت کی بدوں ہمارے حکم درست نہیں۔ پس مطلق کو مقید کرنے سے منع فرمایا۔ جیسا کہ جن جن امور کے واسطے جمعہ کو مخصوص کیا ہے۔ مثلاً صلوۃ جمعہ مع لوازمہا اس کے اطلاق کو منع فرما دیا ہے کہ صلوۃ جمعہ کسی اور دن میں نہیں ہوسکتی۔

لہذا صاف واضح ہوگیا کہ یوم وشب جمعہ کو مقید کرنا جس میں وہ مطلق ہیں اور مطلق بنانا جس میں وہ مقید ہیں دونوں ممنوع ہیں۔ پس اس حدیث میں حکم ہوگیا کہ ہمارے ارشاد کے موافق سب کام کرو۔ اپنی رائے سے تغیر وتبدل مت کرو۔ مگر ہاں جس کو شارع مستثنیٰ کردیویں کہ وہ دوسری حدیث سے ثابت جاوے تو وہ شارع ہی کے حکم ہے تبدل وتغیر نہیں۔

اور قول حضور علیہ السلام ''لا تختصوا '' بھی مطلق وارد ہوا ہے۔ تخصیص خواہ اعتقاد وعلم میں ہو خواہ عمل میں دونوں ناجائز ہوجاویگی سو یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ تخصیص فعلی اگر منصوص مطلق میں واقع ہووے گی وہ بدعت اور داخل نہی ہے۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ :اول ص۲۳۲،۲۳۳)

……سنی تبصرہ……

دیوبندی علما کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ

……"تبلیغی جماعت والے شب جمعہ کے اجتماع کو دین کا ایک بنیادی عمل، ثواب اور شعار دین سمجھتے ہیں۔

……اس میں ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب سمجھتے ہیں جب کہ بدعت ہے۔

……تبلیغی جماعت کی شب جمعہ کی تخصیص بدعت ہے۔لہٰذا جو تبلیغی جماعت والے شب جمعہ لگاتے ہیں وہ دیوبندی علما کے مطابق بدعت پر عمل کر کے بدعتی ٹھہرا، اور بدعتی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

[۲] دعا بالجہر بدعت

دیوبندی مولانا فاروق صاحب نے تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھا کہ:

"مروجہ تبلیغی جماعت میں دعا کا بہت زیادہ اہتمام ہے۔اس میں شک نہیں کہ دعا ہر امر میں جائز اور عمدہ اور فی نفسہ بہترین عبادت ہے۔ **کما جاء فی الحدیث الدعاء مخ العبادة.او کماقال.**

لیکن جماعت تبلیغ میں جو صورت اور ہیئت اختیار کی جاتی ہے۔اور اہتمام کیا جاتا ہے کہ تبلیغ کے موقع پر، اجتماعات میں اور تبلیغی اسفار میں مسجد سے نکل کر باہر ریل اور موٹر پر سوار ہوتے وقت اور ریل سے اتر کر پلیٹ فارم پر وغیرہ۔جس ہیئت سے اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر جہر کے ساتھ ایک آدمی دعا کرتا ہے۔اور سب لوگ بلند آواز سے آمین

کہتے ہیں۔اور دیر تک ایسا کیا جاتا ہے۔سوال یہ ہے آیا یہ شرعاً ثابت ہے یا نہیں۔خیر القرون میں اور زمانہ مابعد میں اب تک اس کا وجود نہیں ملتا۔لہٰذا اس ہیئت اجتماعی کے ساتھ بالاہتمام اور بالجبر دعا مستقل ایک بدعت ہے۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: اول صفحہ ۱۸۴)

دیوبندی مصنف مختلف دلائل وحوالہ جات تبلیغی جماعت کی مروجہ دعا کے بدعت ہونے پر پیش کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ:

''بصیرت کے لئے یہ چند تصریحات حکمائے امت علماء ربانیین پیش کی گئیں۔ ورنہ جو شخص رسالہ ہذا کا بہ نظر غائر مطالعہ کرے گا۔اور اس میں مذکورہ قوانین الٰہیہ اور اصول شرعیہ کو پیش نظر رکھے گا۔وہ اس دعا بہ ہیئت کذائیہ اور تبلیغ مروجہ کی حیثیت کو واضح طور پر سمجھ لے گا''۔(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: اول صفحہ ۱۹۴)

دیوبندی مولوی فاروق نے اپنے اکابرین گنگوہی،تھانوی وغیرہ اور دیگر علماء کے حوالہ جات بیان کر کے اپنے اس دعوے کو مزید پختہ کیا کہ تبلیغی جماعت کی دعا بالجہر اجتماعی بدعت ضلالہ ہے۔مزید کسی کو تفصیل دیکھنی ہو تو دیوبندی مولانا فاروق کی مذکورہ کتاب کے صفحہ ۱۸۴ تا ۱۹۸ مطالعہ کر سکتا ہے،اور انہی صفحات پر تبلیغی جماعت والوں کے جواز کی تردید بھی سوال وجواب کی صورت میں دیوبندی مصنف نے کی ہے۔

......سنی تبصرہ......

دیوبندی علما کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ:

......تبلیغی جماعت میں مخصوص صورت تبلیغ کے موقع پر،اجتماعات میں،مسجد سے نکل

کر باہر ریل، موٹر پر سوار ہوتے وقت اور ریل سے اتر کر پلیٹ فارم وغیرہ پر اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر جہر کے ساتھ دعا ہوتی ہے اور سب لوگ بلند آواز سے آمین کہتے ہیں۔ خیر القرون میں اور زمانہ مابعد میں اب تک اس کا وجود نہیں ملتا۔

۞...... جب اس کا ثبوت نہیں ملتا تو دیوبندی علما کا حکم یہ ہے کہ ''اس ہیئت اجتماعی کے ساتھ بالا ہتمام اور بالجبر دعا مستقل ایک بدعت ہے''۔ لہٰذا تبلیغی جماعت والے مروجہ ہیئت کے ساتھ جو اجتماعی دعا کرواتے ہیں وہ خود ان کے اپنے علما اور مسلک دیوبند کی اصول بدعات کے مطابق بدعت ہے۔ لہٰذا تبلیغی جماعت والے اس عمل کی وجہ سے بدعتی ٹھہرے۔

اگر کوئی تبلیغی یہ کہتا ہے کہ نہیں جی! دعا مانگنے میں کیا حرج ہے، یہ بدعت کیونکر ہوسکتی ہے تو عرض ہے کہ جناب تمام تبلیغی دیوبندی نماز جنازہ کے بعد دعا کو بدعت کیوں کہتے ہیں؟ اگر یہاں دعا کرنے میں کچھ حرج نہیں تو نماز جنازہ کے بعد کیا حرج ہے؟ بحرحال وہ ایک الگ مسئلہ ہے جس کے جواز پر دلائل موجود ہیں، لیکن تبلیغی جماعت تو اپنے علما کے فتوؤں سے بدعتی ٹھہری۔

[۳] تبلیغی جماعت کی دعائیں بدعت

یہی دیوبندی مولوی فاروق صاحب مزید آگے لکھتے ہیں کہ

''دعا ایک امر مشروع ہے اس پر وصف جہر اور اجتماع اور طوالت زائدہ کا انضمام کر دیا گیا ہے۔ اس کے لئے تداعی اور اہتمام اور التزام بھی ہے۔ باقاعدہ اس کے لئے پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ اعلان و اشتہار ہوتا ہے کہ دعا ہوگی۔ فلاں حضرت دعا

کرائیں گے۔ جیسا کہ دیوبند کے جشن صد سالہ میں پروگرام بنا کر بذریعہ اشتہار اعلان کیا گیا کہ ۷۰/منٹ یعنی ایک گھنٹہ دس منٹ دعا ہوگئی۔ اور حضرت جی دعا کرائیں گے......

پھر اہتمام کے ساتھ دیر دیر تک جہر کے ساتھ کوئی نہ کوئی حضرت یا امیر جماعت دعا کراتے ہیں۔ مجمع کثیر بلند آواز سے آمین کہتا ہے رقت طاری ہوتی ہے۔ لوگ بلند آواز سے گریہ وزاری کرتے ہیں۔ پھر اس کا چرچہ کیا جاتا ہے۔ جہاں جہاں لوگ پہنچتے ہیں اس کی خوبی بیان کرتے ہی۔ مثلاً کتاب ''کیا تبلیغ ضروری'' کی جلد۳/۱۳۳ پر مرکز کے معمولات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''ناشتہ کے بعد پھر تعلیم وتقریر کی مجلس شروع ہوگئی...... آخر میں طویل دعا ہوئی۔ مجلس کے درمیان میں امیر بیٹھ کر دعا کر رہا تھا۔ حاضرین رو رو کر آمین کہہ رہے تھے۔ دعا میں انسانی کمزوریوں اور اللہ تعالیٰ کی عظمتوں کو اس طرح نمایاں کیا جا رہا تھا اور انسان کی فطرت میں دبے ہوئے جذبات کو اس طرح ابھارا جا رہا تھا کہ دل دہلے پڑ رہے تھے۔ دعا کے بعد جماعتوں کی روانگی کا پروگرام تھا...... یہ پروگرام جو میں نے لکھا کسی ایک دن کا قصہ نہیں بلکہ یہاں کا روزانہ کا معمول ہے''۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: اول صفحہ ۱۹۹)

[۴] تبلیغیوں کا رو رو کر دعائیں کرنا بدعت

تبلیغی جماعت والے رو رو کر دعائیں کرتے ہیں، بالخصوص طارق جمیل تبلیغی تو اس معاملے میں سب سے آگے نظر آتے ہیں۔ دیوبندی تبلیغی ہم پر غصہ نہ ہوں کیونکہ اس

طریقے سے رو رو کر دعائیں کرنے کو بھی دیوبندی مولانا فاروق نے طریقہ سلف اور سنت سے خارج یعنی بدعت قرار دیا۔ چنانچہ دیوبندی مصنف لکھتے ہیں کہ ماہنامہ ''الفرقان'' لکھنو میں ہے کہ:

''جب دعا کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ نہ اس سے پہلے دعا کی نہ اس کے بعد دعا کریں گے۔ سب کچھ اسی دعا میں مانگ لینا ہے۔ اور سب کچھ اسی دعا میں کہہ دینا ہے۔ دعا کی کیفیت، ان کے مضامین، اس کی آمد اور جوش وخروش، ان کی رقت انگیزی اور اس کی تاثیر بے مثال جب دعا کرتے حاضرین کا عجب حال ہونا، خاص طور پر جب اردو الفاظ ادا کرتے تو آنسوؤں کا سیلاب امنڈ آتا، دور دور سے رونے والوں کی ہچکیاں سننے میں آتیں۔ اپنے گناہوں کی توبہ، مغفرت، آخرت کی سرخ روئی، دین کی عظمت، تمام انسانوں کے لئے ہدایت طلبی یہ سب باتیں اللہ سے طلب کی گئیں۔ دعا یوں مانگی گئی جس طرح دعا مانگنے کا حق ہوتا ہے۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو نہ روئی ہو۔ کوئی زبان نہ تھی جو ہلی نہ ہو، کوئی دل نہ تھا جو پھوٹ پڑنے پر نہ آیا ہو''......(اس طریقہ دعا کو بیان کرنے کے بعد دیوبندی مصنف کہتے ہیں کہ)......

''صاحب الاکلیل کے قول مذکورۃ الصدور کی تصدیق ہو جاتی ہے (ترجمہ) لوگوں کو تم بہت دیکھو گے کہ وہ دعا میں آواز بلند کرنے کا قصد کرتے ہیں اور اس وقت عوام کو بسا اوقات ایسی رقت ہوتی ہے کہ آہستہ دعا مانگنے کی صورت میں حاصل نہ ہوتی اور یہ رقت عورتوں اور بچوں کی رقت کے مشابہ ہوتی ہے [خارجة عن السنة و سمت الوارد فی الآثار] جو کہ طریقہ سلف اور سنت سے خارج ہے''۔ [اس عبارت کے بعد لکھا]

پس اس انضمام واہتمام والتزام کی وجہ سے یہ امر مشروع مجموعہ یجوز والا یجوز ہوکر مستقل طور پر حکم میں لا یجوز اور غیر مشروع اور بدعت ہوگیا۔ اور پھر تبلیغ میں بوجہ اس امر غیر مشروع کے انضمام واہتمام والتزام کے کہ کوئی تبلیغی سفر، کوئی تبلیغی تقریر، کوئی اجتماع اس سے خالی نہیں رہتا۔ تبلیغ کو بھی مجموعہ یجوز ولا یجوز بنادیتا ہے۔

پھر اگر دعا بہ ہیئت کذائیہ مشروع بھی ہوتی تو بوجہ وظیفہ تبلیغ نہ ہونے کے اور بوجہ ہیئت ترکیبیہ کے موجود بوجود شرعی نہ ہونے کے بدعت کے حکم میں داخل ہوتا۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: اول صفحہ ۲۲۰، ۲۰۱)

……سنی تبصرہ……

دیوبندی مصنف نے تبلیغی جماعت کے مروجہ انداز دعا کے بدعت ہونے پر مزید آگے تین صفحات میں اپنے دلائل پیش کیے ہیں۔ جس تبلیغی جماعت والے کو دیکھنا ہو وہ الکلام المفید کے صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳ کا مطالعہ کرسکتا ہے۔ بہرحال خود یوبندی مولانا فاروق صاحب کے مطابق آج کل جس طرح رورو کر تبلیغی جماعت والے بالخصوص طارق جمیل دعا کرتے ہیں وہ سنت سے خارج، سلف کے خلاف اور بدعت ہے۔

[۵] تبلیغیوں کا مسجد میں سونا بدعت

☆ دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب لکھتے ہیں کہ:

”تبلیغی رفقاء کا معمول ہے کہ علاقے میں کسی مرکزی مقام کو مخصوص کئے ہوئے ہر جمعرات کی شام کو وہاں جمع …… تشکیل میں نام درج کرنے والے مسجد میں تقرب اور

ثواب عظیم سمجھتے ہوئے رات گزار کر نماز فجر کے بعد حسبِ دستوران کی رخصتی ہوتی ہے۔ جماعتوں کی رخصتی کے وقت کو خاص ساعت مقبولہ سمجھتے ہوئے نہایت زاری کے ساتھ دعا مانگتے ہیں اوراس عمل خروج کو ایک مجاہدانہ اور متعبدانہ رفیع الشان عمل مقدس جانتے ہیں......(شاہراہ تبلیغ ۲۰)

یعنی تبلیغی جماعت والے مسجد میں تقرب اور ثواب عظیم سمجھتے ہوئے شب باشی کرتے ہیں۔ خلیفہ تھانوی قاضی عبدالسلام دیوبندی تبلیغی جماعت والوں سے سوال نمبر دو یہ کرتے ہیں کہ:

'نمبر2: رات کو مسجد میں عبادت اور کار ثواب سمجھتے ہوئے سونا''(شاہراہ تبلیغ ۲۱)

یعنی تبلیغی جماعت والے یہ عمل ثابت کریں جو کہ خلاف شرع ہے۔ اور پھر قاضی عبدالسلام صاحب تبلیغی جماعت کے اس عمل کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''اور رات کو مسجد میں سونا اگر بہ ضرورت یا بہ سبب کسی مجبوری کے ہو تو جائز ہے، جیسے مسافر کے لئے یا معتکف کیلئے یا طالب علم کیلئے جیسے اہل صفہ تھے سوائے اس کے ناجائز ہے۔ حضرت علامہ تھانوی نے فتاویٰ امدادیہ تتمہ ثانیہ کے صفحہ ۱۹۰/ پر درمختار سے ایسا نقل فرمایا ہے''اور جب بغیر کسی مجبوری کے مسجد میں سونے کو عمل دین کار ثواب جانتے ہوئے عادت ڈالی جائے تو گمراہی اور بدعت قبیحہ ہوگی کیونکہ ناجائز کو کار ثواب جاننا گمراہی ہے۔ اور پھر اس کو عام عادت بنانا بدعت ہے''۔(شاہراہ تبلیغ ۲۱)

......سنی تبصرہ......

......صاف لفظوں میں دیوبندی قاضی صاحب تبلیغی جماعت کے اس عمل کو

بدعت وگمراہی قرار دے رہے ہیں۔

۞......ہوسکتا ہے کوئی کہہ دے کہ تبلیغی جماعت والے بھی طالب علم ہیں اس لیے ان کا سونا بھی جائز ہے تو یہ تاویل بھی باطل ہے کیونکہ یہ بات تو دیوبندی قاضی صاحب کے بھی سامنے تھی لیکن پھر بھی انہوں نے تبلیغی جماعت کے اس عمل کو بدعت وگمراہی ہی کہا اور اس کی تردید کرتے ہوئے تبلیغی جماعت سے اس عمل کا ثبوت طلب کیا۔ قاضی صاحب نے استدلال ہی اس لئے کیا کہ ان کے مطابق تبلیغی جماعت کا یہ عمل اس حدیث کے خلاف ہے۔

[٦] ﴿تبلیغی جماعت کا یوم جمعہ کا سفر ممنوع﴾

دیوبندی قاضی عبدالسلام تبلیغی جماعت والوں سے سوال نمبر تین، یہ کرتے ہیں کہ:

''نمبر 3: تبلیغی سفر کے لئے یوم الجمعہ قبل الزاول وقت کو مخصوص کرنا۔ اور اس دن کے خروج کو شرعاً واجب، سنت، مستحب یا بہ نسبت اور دنوں کے زیادہ اجر و ثواب جاننا۔ (شاہراہ تبلیغ)

تبلیغی جماعت کے اس عمل کا رد کرتے ہوئے دیوبندی قاضی صاحب نے لکھا کہ:

''جمعہ کے دن قبل زوال سفر کے متعلق فقہائے کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ جمعہ کے دن زوال کے ساتھ ظہر کا وقت داخل ہو جاتا ہے اور اذان کے ساتھ خطبہ واجبہ اور فرض آخر الفرائض نماز جمعہ کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ بنابریں تمام فقہائے کرام کے نزدیک زوال کے بعد نماز سے پہلے سفر کرنا حرام ہے، سوائے ان لوگوں کے جن کو

قانون شرعی کی رو سے جانے کی اجازت ہوتی ہے، اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔

اور جمعہ کے دن بعد الفجر قبل الزاول جانے میں آئمہ اربعہ میں اختلاف ہے۔ ابن القیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ امام احمد کے تین قول ہیں۔ حضرت امام مالک کے نزدیک قول مختار یہ ہے کہ جو طلوع فجر کے وقت حاضر ہو وہ نماز جمعہ سے پہلے سفر نہ کرے۔ حضرت امام شافعی کے دو قول ہیں قول قدیم میں جائز اور قولِ جدید میں حرام ہے۔ جیسے سفر بعد الزاول حرام ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک زوال سے پہلے دینی سفر ہو یا دنیوی سفر مطلقاً بطور رخصت جائز ہے یعنی بہ مجبوری اگر قافلہ انتظار نہ کرتا ہو اور ضرورت ہو تو جانا جائز ہے۔ البتہ عزیمیت اور فضلیت نہ جانے میں ہے...... بضرورت جائز ہے۔ بنا بریں اس عمل کو اور ایسے ہر اس عمل کو جو فی نفسہ مباح اور جائز ہو۔ جب بہ عقیدت ثواب اور بہ نیتِ دین کے اس کی عادت ڈال دی جائے جس کو دیکھ کر انجان عوام اس کو عمل دین اور سنت شرعی عمل ثواب سمجھنے لگیں تو وہ عمل ایسی حالت میں پھر بدعت سیئہ اور مکروہ تحریمی عملاً حرام ہو جاتا ہے۔ طحطاوی شرح مراقی الفلاح میں جو فقہ احناف کی معتبر کتاب ہے، سجدہ شکر کی بحث میں اسی طرح لکھا ہے۔ (شاہراہ تبلیغ ۲۲، ۲۳)

[۷] تبلیغی جماعت کا اجتماع ممنوع

☆ قاضی عبدالسلام دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

"حیرت ہے کہ اہل تبلیغ جنہوں نے دین کے نام پر قربانیاں دینے کے لئے کمریں باندھ رکھی ہیں پھر بھی شب جمعہ کی حضور ﷺ کی جانب سے ممنوع اجتماع کو بلا

دلیل عمل قربت اور عمل ثواب بنالیا ہے اور جمعہ کے دن خروج اور سفر کو باوجود حرام وحلال کے اندر مختلف فیہ ہونے کے اسی جامع مسجد ہی سے جہاں رات گزاری تھی جائز کیا ثواب عظیم بنالیا۔ اور کسی خاص علاقے اور خاص قوم کا رونا بھی نہیں ساری امت کو اسی ڈگر پر لا ڈالنے کے لئے روایات شرعیہ کے بغیر قرآن اور حدیث کے برخلاف بانی سلسلہ حضرت شیخ کی تعلیم کے برخلاف امت حبیب ﷺ کو ایک عام دعوت کے ذریعے بگاڑنے کی جدوجہد کو جہاد فی سبیل اللہ قرار دیا۔ یاللعجب۔'' (شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۲۲)

[۸] تبلیغی جماعت سنت سے محروم

اشرفعلی تھانوی دیوبندی حکیم الامت کے خلیفہ خاص قاضی عبدالسلام لکھتے ہیں کہ:

''جمعرات کے دن جس کو یوم الخمیس کہا کرتے ہیں یا ہفتے کے دن سفر سنت رسول ﷺ تھی جس سے اہل تبلیغ (تبلیغی جماعت) محروم کر دئے گئے۔ کیونکہ بدعت منحوس کا یہی منحوس اثر ہے کہ بدعتی سنت سے محروم کر ہی دئے جاتے ہیں۔

(شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۴۳)

پتہ چلا کہ تبلیغی جماعت کا سفر خلافِ سنت بھی ہے اور تبلیغی جماعت بدعتی بھی ہے۔

[۹] تبلیغی جماعت کا جمعہ کی صبح کا سفر بدعت

☆ دیوبندی قاضی عبدالسلام لکھتے ہیں کہ:

''حضور ﷺ کے زمانے میں جمعہ کے دن بعد فجر چراغ کی روشنی میں آنے والوں سے جامع مسجد کے راستے بھرے ہوئے ہوتے تھے۔ پھر جب کچھ مدت گزر جانے

کے بعد وہ بات نہ رہی تو کہا گیا کہ

''اول بدعة احدثت فی الاسلام ترک البکور الی الجامع'۔

ترجمہ: پہلی بدعت جو اسلام میں پیدا ہوئی وہ جامع مسجد کو سویرے جانے کا چھوٹ جانا ہے۔سویرے جانے کو چھوڑنے کو بدعت کہا گیا ہے......ایسی جماعت [تبلیغی] جنہوں نے خدمت دین کے لئے کمر باندھ رکھی ہے اور دین کے لئے گھر بار چھوڑ کر خروج اور صحابہ کرام کی کی تقلید میں سفر اختیار کر رہے ہوں، ایسے لوگوں کی جانب سے سویرے جمعہ کے دن تبکیر سنتِ رسول کی بجائے صبح سویرے نفیر عام باہر بھاگ نکلنا دیکھنے میں آنا باطنی سو اعتقاد کی علامت معلوم ہوتی ہے۔ بنیاد کجی اور زریغ وفساد کی غمازی کرتا ہے...... بدعت منحوس کا یہی نتیجہ ہوتا ہی ہے کہ اپنی مصنوعی بدعت کو احسن اور اہم اور شرعی طریق سنت کو غیر اہم سمجھتے ہوئے راہ شریعت سے بھٹک کر گمراہ ہو جاتے ہیں، سویرے آنا یا دیر میں آنا تو در کنا یہاں تو [تبلیغی جماعت والے] رات کے آئے ہوئے جامع مسجد ہی سے صبح سویرے جانے میں تبکیر سے کام لیتے ہیں۔صحابہ کرام کا عمل تھا جمعہ کے لئے آنے میں تبکیر اور ہمارے تبلیغی مجاہدوں کا عمل جمعہ کے دن جامع مسجد سے پہلے جانے میں تبکیر، بُرا ہو جہالت کا۔العیاذ باللہ۔(شاہراہِ تبلیغ ۳۵،۳۶)

دیوبندی قاضی صاحب اس بحث کے بعد مزید کہتے ہیں کہ:

''اب ناظرین خود فیصلہ فرمالیں کہ کیا نبی علیہ السلام کا عمل اور حضور ﷺ کے یاروں کا عمل جمعہ کے دن کیا تھا جامع مسجد اور شہر آنا تھا یا جانا تھا۔

برعکس نہند نام رنگی کافور

کیا صحابہ کرام کو جمعہ کے دن تبلیغ میں جا کر کروڑوں کا ثواب کمانے کی ضرورت نہ تھی۔

العیاذ باللہ۔ دین ہی کے نام سے عام امتِ محمدی کو دین کے راستے سے بہکانے اور ہٹا ڈالنے کا نام تبلیغ (جماعت) رکھا گیا ہے۔ (شاہراہ تبلیغ ۳۶)

جی تبلیغی حضرات! یہ پول کوئی سنی عالم دین نہیں کھول رہا اور یہ فتوے کوئی سنی عالم دین نہیں لگا رہا بلکہ دلائل کی روشنی میں دیوبندی قاضی صاحب اپنی تبلیغی جماعت کو بدعتی قرار دے رہے ہیں۔ حق وہ جو دشمن بھی قبول کرے۔

[۱۰] تبلیغی جماعت چلے بدعت

☆ قاضی عبدالسلام دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

''ایک حقیقت قابل غور ہے کہ تبلیغ دین کیلئے شریعت کی جانب سے کوئی خاص دن، نہ کوئی خاص وقت مقرر ہے۔ بلکہ ہر وقت ہر دن جا سکتے ہیں۔ [لیکن تبلیغی جماعت والے دن و وقت مخصوص کرتے ہیں حالانکہ] علماء اصول فقہ کا ارشاد ہے کہ جو حکم شرعی مجانب شارع عام مطلق ہو۔ اس میں کوئی قید کی تخصیص اپنی جانب سے لگانا اور اس مطلق کو مقید کرنا یہ اس کو منسوخ کرنا ہوتا ہے۔ یعنی حکم شارع کو جو مطلق تھا، اس کو منسوخ کر کے اپنی جانب سے بجائے اس کے حکم کو مقید کو نافذ کیا گیا جس کی حقیقت دین کو بدل دینے کی ہوگی۔ ملخصاً (شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۲۳)

دیوبندی قاضی عبد السلام صاحب ''سہ روزوں اور تبلیغی چلوں کی حقیقت'' کی ہیڈنگ لگا کر کہتے ہیں کہ:

''اس نظام کے متعلق اہل تبلیغ [تبلیغی جماعت] میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ دینی رغبت اور دین کی جانب توجہ پیدا کرنے کے لئے ایک محنت ہے یا اصلاح نفس کے لئے ایک

علاجی عمل ہے جیسے تصنیف و تالیف بنائے مدارس اور اربعینات شیوخ وغیرہ ہیں''۔(شاہراہ تبلیغ ۴۳)

تبلیغی جماعت کی سہ روزوں اور چلوں کے بارے میں اس تاویل کی تردید کرتے ہوئے اشرفعلی تھانوی دیوبندی حکیم الامت کے خلیفہ خاص قاضی عبدالسلام صاحب لکھتے ہیں کہ:

''عرض یہ ہے کہ بیشک موجودہ پروگرام یعنی دنیوی کاروبار کو چھوڑ کر دین کی نیت سے سفر اور حرکت کرنے کو بزرگوں نے دینی رغبت پیدا کرنے اور حصول دین کے لئے محنت کی غرض سے وضع فرمایا ہوگا۔لیکن عوام کو اپنے معتقد فیہ بزرگوں سے دین کے نام پر جو کچھ مل جاتا ہے وہ اس کو دین ہی سمجھتے ہیں، ذرائع اور مقاصد میں فرق کرنا اہل علم کا کام ہوتا ہے بچارے عوم کا اتنا علمی ظرف کہاں ہے جو ذرائع اور مقاصد میں فرق کر سکیں۔

بیشک علم دین اور اعمالِ دین حاصل کرنے کے لئے سفر قدیم الایام سے افضل ترین قربات رہا ہے۔البتہ یہ امر قابل غور ہے کہ موجود سہ روزے اور چلے بھی درحقیقت علم دین اور اعمال دین ہی حاصل کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں، اگر یہی ہے تو جن اعمالِ دین اور علوم دین کو حاصل کرنے کے لئے یہ [تبلیغی] لوگ نکلتے ہیں ان کی تفصیلات تو کتابوں میں ہیں اور علم دین کی کتابوں کو تو یہ [تبلیغی] لوگ ان اسفار میں ہاتھ تک نہیں لگاتے۔ بلکہ قرآن کریم کے ناظرہ پر بھی قدرت حاصل کرنے کا اہتمام نہیں۔کاش اگر ایسا سچ مچ ہوتا تو اپنے نوجوان بچوں کو دینی مدارس کا راستہ دیتے اور خود دین سے آشنا ہونے کے لئے چند دن علماء کاملین کی صحبت کو غنیمت سمجھتے۔لیکن یہاں تو

بسترے کندھوں پر اٹھائے ہوئے صرف چلت پھرت اور مخصوص رسوم کوادا کرنا ہی ان کے ہاں تبلیغ دین ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ان کا یہ آنا جانا علم دین ہی کے لئے ہوتا۔ چند چلوں کے بعد یہی حضرات اگر علما نہ ہو سکتے تو علماء کے محبّ اور علم دین سے رغبت والے تو بنتے، علم کی جلالت اور نعمت شان کے قائل ہو جاتے احکام علم کے سامنے انکا قول سمعنا و اطعنا ہوتا نہ کہ سمعنا و عصینا.

لیکن افسوس یہ لوگ اس موجودہ رسمی تبلیغ کے شغل میں جتنے محو ہوتے جاتے ہیں اتنے یہ لوگ علوم سے سرد مہر مستغنی اور بے نیاز ہوتے ہیں۔ بلکہ طلباء اور علماء کو بھی اپنے رنگ میں پھسانے کے لئے رنگ بہ رنگ کے حیلے استعمال کرنے کو جائز کیا، لازم سمجھتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

...... یہ مروجہ سہ روزوں اور چلوں کا انتظام بہئیت کذائی عصر نبوت اور خیر القرون میں نہ تھا۔ بنا برین یہ [چلہ، سہ روزے] سنت نبوی نہیں اور بدعات کا لازمی نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ قلوب میں حق کی روشنی بجھ جاتی ہے......

عصر نبوت اور خیر القرون کی تبلیغ کا رنگ یہ تھا کہ جس کسی وقت اللہ تعالیٰ عز شانہ کی جانب سے جو بھی کوئی علمی عملی عطیہ بذریعہ وحی حضور ﷺ کو ملتا تھا فوراً حضور ﷺ سے صحابہ کرام حاصل کر لیتے تھے اور علماً اور عملاً اس کو اپناتے اور امت میں پھیلاتے......ایام کی کوئی پابندی نہ تھی، یہی ہر مسلمان کا عمر بھر کا مشغلہ ہوتا تھا، ہزار بارہ سو سال ہوئے، سلف امت سے ان سہ روزوں اور چلوں کا بہئیت کذائی یہ مخصوص نظام بحیثیت دین کے کہیں منقول نہیں......

محبت دین [سہ روزوں، چلوں] نے خود دین ہی کی جگہ لے لی اور جو بھی کوئی عمل

ایسا ہو جو بحیثیت دین سلف سے منقول نہ ہو اور وہ دین کی عقیدت سے برتا جارہا ہو۔ وہ علماء سلف کی اصطلاح میں بدعت ہی ہوتی ہے اور بدعت کے بارے میں وہی فرمان ہے ''کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار'' ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں ہے۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۴۳ تا ۴۸)

☆اسی طرح قاضی صاحب نے اگلے صفحہ ۷۷ پر یہ کہا کہ:

''تبلیغ کا یہ موجودہ نظام کذائی اور معمولات رائجہ حضور ﷺ سے منقول نہیں ہیں اور عوام ان کو دین کی عقیدت سے اور فلاح آخرت اور ثواب کی نیت سے کرتے رہے ہیں بلکہ اس بدعی نظام کو مقبول اور نامقبول کے درمیان معیار بنائے ہوئے ہیں۔ اور یہ حقیقت عندالشرع بدعت ضلال ہے۔ ملخصاً (شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۷۷)

اب تبلیغی جماعت والوں کو کیا شک باقی ہے کہ سہ روزے اور چلے بدعت نہیں؟ جب قاضی صاحب نے کہہ دیا کہ حضور ﷺ کی سنت نہیں، خیر القرون سے ثابت نہیں تو پھر تبلیغی جماعت کے ہاں صرف ذکر عید میلاد النبی ﷺ اور ایصال ثواب کی محفل گیارہویں ہی بدعت کیوں؟ یہ چلے، سہ روزے بھی تو بدعت اور جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

تبلیغی جماعت کا گشت و بدعت

دیوبندی مولوی محمد فاروق نے ایک تبلیغی تاویل کا بھی رد کیا اور کہا کہ:

''تبلیغ مروجہ کے بعد قیود کو بدعت للدین اور امر انتظامی کہہ کر ان کو لوگ [تبلیغی] جائز باور کرانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ وہ امر انتظامی نہیں ہیں۔ امر انتظامی کی تفصیل

اور حقیقت آگے مدارس کی بحث میں آ رہی ہے“۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۵۴)

پھر آگے مدارس کی بحث کے تحت لکھا کہ:

”رہے گشت واجتماعات وغیرہ، جن کو اگر امورانتظامی کہا جائے، تو انتظامی امور کا قانون یہ ہے کہ نہ تو ان کو دین سمجھا جائے اور نہ ضروری، اس کو محض وسیلوں میں سے ایک وسیلہ سمجھا جائے ...... مگر گشت کذائی کے ساتھ امر انتظامی کا سا معاملہ نہیں ہے تاکدو اصرار، تداعی واہتمام، التزام ملایلزم سب ہی کچھ ہے جس سے اس امر انتظامی نہ سمجھا جانا اور بدعت ہونا بالکل ظاہر ہے۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۳۰۰، ۳۰۱)

پھر آگے چل کر صفحہ ۳۴۳ پر دیوبندی مصنف صاحب لکھتے ہیں کہ:

”تبلیغ مروجہ کے مجموعہ مرکبہ اور ہیئت ترکیبیہ کے لئے وجود شرعی نہ ہونا بالکل ظاہر ہے قرونِ ثلاثہ بلکہ زمانہ مابعد میں بھی چودہ سو [1400] سال تک اس ہیئت ترکیبیہ مجموعہ کا پتہ ونشان نہیں۔ اجتماع ہو، اس میں تشکیل جماعت ہو، چلہ دیا جائے، صرف چھ باتیں ہوں۔ ہر مقام پر وہاں کی مسجد میں قیام ہو، صرف ایک رات کے لئے قیام ہو، خاص طریقے سے وقت معینہ پر گشت ہو، مسجد سے نکل کر گشت سے پہلے اور خروج سفر سے پہلے اجتماعی دیر دیر تک دعا ہو اور جہر [بلند آواز] کے ساتھ ایک آدمی دعا کرے اور سب زور زور سے آمین کہیں، پھر گشت میں لوگوں کو مسجد میں مجتمع ہونے کی کوشش ہو، اس اجتماع میں تقریر ہو، مقرر خواہ جاہل اور فاسق معلن ہی ہو، صرف فضائل بیان کرنے پر اکتفا ہو وغیرہ اور ہر جگہ اور مقام پر یہی مخصوص طریقہ اختیار کیا جائے، کہیں اس کے خلاف نہ ہو اور اگر کوئی ذرا بھی قول اور فعل میں ضرورت اور تقاضائے مقام وحال سمجھ کر

اس کے خلاف کرے تو کہا جائے کہ یہ ہمارے اصول اور معمول کے خلاف ہے۔ خواہ وہ قول و فعل شریعت کے موافق ہو اور اس کو مطعون کیا جائے، تو یہ ہیئت مجموعی کذائی تو قرون ثلاثہ میں بھی نہ تھی بلکہ قرون اولیٰ سے لیکر اب تک کا زائد ہزار برس اس سے خالی ہے''۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۴۳)

خیرالقرون پر بہتان

دیوبندی مولانا ابوالفضل ''تبلیغی جماعت'' والوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''یہ کتنا بڑا دھوکہ اور فریب ہے؟ [تبلیغی] کہتے ہیں دعوت وتبلیغ انبیاء والا کام ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ دعوت وتبلیغ انبیاء والا کام ہے لیکن نبیوں کی دعوت وتبلیغ سے ان [تبلیغی جماعت] کو کیا نسبت؟ انبیاء کفار کو تبلیغ کرتے تھے۔...... حضور اکرم ﷺ نے کبھی مسلمانوں میں تبلیغی گشت نہیں کیا اور نہ صحابہ کرامؓ نے ایسا کام کیا۔ اس خیر القرون میں بے عمل مسلمانوں کا وجود ہی نہیں تھا اس دور میں منافقین بھی نماز، روزہ کے مومنین کی طرح پابند تھے۔ جب بے عمل مسلمانوں کا وجود ہی نہیں تھا تو یہ کام نبیوں والا، صحابہ کرامؓ والا کیسے ہوگیا؟ یہ خیر القرون پر ایک بہتان ہے کہ اس دور میں بھی ایسے بے نمازی مسلمان ہوتے تھے۔ (انکشاف حقیقت: ص ۳۵)

اب دیوبندی مولوی کے اس دوٹوک فیصلہ پر ہم کیا تبصرہ کریں، ہر ایک بات بالکل واضح ہے، تو معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت والے اپنی مروجہ تبلیغ کے نام پر خیر القرون پر بہتان باندھتے ہیں اور ان کے نزدیک [بقول ابوالفضل دیوبندی] اس مبارک دور میں صحابہ کرام یا تابعین عظام علیہم الرضوان اجمعین بھی بے نمازی ہوتے تھے۔ معاذ اللہ عزوجل!

تبلیغی چلوں پر دیوبندی علماء کے دلائل؟

عام طور پر علمائے دیوبند ہم سنیوں پر یوم ولادت مصطفیٰ ﷺ، یا عرس، فاتحہ، چالیسواں پر بدعت کا [من گڑھت] فتوے لگانے کی ایک وجہ یہ پیش کرتے ہیں کہ ان میں ایام کو مخصوص کیا جاتا ہے، تعین ایام کی وجہ سے بدعت ہیں۔ حالانکہ ہم سنی ان ایام کو تعین شرعی نہیں سمجھتے بلکہ محض سہولت وانتظامی امور کے تحت کرتے ہیں۔

بہرحال خود تبلیغی جماعت والے چالیس دن مقرر کر کے تبلیغ پر جاتے ہیں جس کو ''چلہ'' کہا جاتا ہے۔ تو ہم یہی کہتے ہیں کہ اس تبلیغی چلے کا ثبوت پیش کرو۔ کیا نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین چالیس چالیس دن مخصوص کر کے اس مروجہ طریقے سے تبلیغ دین کے لئے نکلے تھے؟ کیا کسی آیت یا حدیث میں اس قسم کا ثبوت ہے؟ قیامت تک کوئی دیوبندی تبلیغی ایسا ایک حوالہ بھی پیش نہیں کرسکتا۔

اب جب خود تبلیغی جماعت والوں سے ثبوت مانگا گیا تو دیوبندی علمائے نے کیا ثبوت دیا آپ کو پڑھ کر یقیناً ہنسی آ جائے گی۔ سوال اور جواب دونوں ملاحظہ کیجیے۔

سوال: مروجہ تبلیغی جماعت جس کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس [کاندھلوی] صاحب ہیں لوگوں کو چلہ یعنی چالیس دنوں کا انتظام کرنے کی تربیت دیتی ہے۔ آیا یہ چلہ رسم بدعت ہے یا مستحسن؟

الجواب حامداً و مصلیاً

جس نیک کام پر چالیس روز پابندی کی جائے اس پر بہت اچھے

ثمرات ونتائج مرتب ہوتے ہیں اوراس کام سے خاصی قلبی لگاؤ
پیدا ہوتا ہے، یہ بات حدیث شریف سے ثابت ہے۔اور بہت
سے اکابرین ومشائخ کا تجربہ بھی ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم
(فتاویٰ محمودیہ جلد۴ص ۲۲۲ باب التبلیغ،سوال ۱۴۰۲)

واہ سبحان اللہ! یہ ہے دیوبندی مفتی صاحب کی تبلیغی چلے کی دلیل! آخر دیوبندی مفتی نے کوئی حدیث یا نبی کریم ﷺ یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا عمل پیش کیوں نہیں کیا کہ وہ چالیس چالیس دن مخصوص کر کے مروجہ انداز میں تبلیغ کے لئے جاتے تھے،ایسی دلیل پیش نہ کرنے کا مطلب صاف ہے کہ کوئی دلیل سرے سے موجود ہی نہیں۔

چلیں اگر بالفرض یہی دلیل درست مانی جائے تو اس میں تو صرف تبلیغ نہیں بلکہ کوئی بھی نیک کام چالیس دن تک کرنے کی اجازت ہے۔تو پھر اسی دلیل سے فوت شدہ مسلمانوں کے لئے ایصال ثواب کی دعائیں وختم ''چالیسواں'' بھی جائز ٹھہرا کہ نہیں؟ چالیس روز کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت کے تذکرے،ذکر و بیان کی محفلیں جائز ٹھہریں کہ نہیں؟

دوسری بے مثال دلیل

اسی طرح دیوبندی مفتی نے تبلیغی چلے کے ثبوت و جواز پر ایک حدیث پیش کی لکھتے ہیں کہ

''صحیح بخاری شریف میں مذکور ہے کہ: نطفہ رحم میں چالیس روز گذرنے پر علقہ بنتا ہے، پھر چالیس روز گذرنے پر مضغہ بنتا ہے، پھر چالیس روز گذرنے پر اس کی روزی

،عمر، وغیرہ لکھدی جاتی ہیں'' اس سے معلوم ہوا کہ تبدیل طبیعت میں چلہ کو بڑا دخل ہے ،نیز چالیس روز نماز میں با جماعت کے ساتھ مکمل طور پر ادا کرنے سے نار و نفاق سے براءت کی بشارت بھی وارد ہوئی ہے، اور چالیس روز تک مسلسل عمل صالح کرنے پر علم عطاء ہونے کی بھی بشارت ہے'' (فتاویٰ محمودیہ جلد ۴ ص ۲۲۴ باب التبلیغ)

لاحول ولاقوۃ الا باللہ! یہ ہے تبلیغی جماعت کے چلے کا ثبوت! ساری دنیا میں میلاد النبی ﷺ، عرس، فاتحہ، چالیسواں، برسی پر نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے عمل سے واضح ثبوت مانگنے والے دیوبندی تبلیغی آج اپنا اصول کیوں بھول گئے؟ آج تبلیغی جماعت کے چلے پر نبی پاک ﷺ یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا عمل کیوں نہیں پیش کرتے؟ تبلیغی دیوبندی حضرات صرف ایک ہی حدیث دیکھا دیں جس میں مروجہ تبلیغی طریقہ سے نبی پاک ﷺ یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے تبلیغی چلہ لگایا ہو۔ لیکن قیامت تک نہیں دیکھا سکتے۔

باقی نطفہ رحم کے چالیس دن، چالیس روز نماز با جماعت، چالیس روز مسلسل نیک عمل سے مروجہ تبلیغی چلہ سے کیا واسطہ؟ اگر محض چالیس دنوں کا کسی حدیث میں ہونا ہی چلہ یا کسی نیک عمل کا ثبوتِ شرعی ہے تو پھر دیوبندی اصول سے تو ایصال ثواب کیلئے چالیسواں بھی انہی مذکورہ روایات سے ثابت ہوا۔ کیونکہ ایصال ثواب کیلئے چالیسویں میں بھی چالیس دن ہیں اور ان احادیث میں بھی اور دیوبندی اصول یہ ایصال ثواب کے لئے چالیسواں بھی جائز ٹھہرا۔

بہرحال تبلیغی جماعت والوں کے پاس اپنے دیوبندی اصولوں کے مطابق سہہ روزہ یا چالیس روزہ کے ثبوت پر کوئی ایک حدیث بھی موجود نہیں بلکہ ہماری اس کتاب

میں آپ کو متعدد حوالے خود دیوبندی علمائے واکابرین کے ملیں گے جن میں انہوں نے خود تبلیغی جماعت کے امور کو بدعت بلکہ مروجہ تبلیغی جماعت ہی کو بدعت ضلالہ قرار دیا۔

تبلیغی جماعت والوں سے چند سوالات

اب ان دیوبندی علما کی کتابوں اور مسلک دیوبندی کے اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے تبلیغی جماعت والے ہمیں یہ بتائیں کہ:

☆ حضور ﷺ، صحابہ کرام وتابعین علیہم الرضوان اجمعین نے اپنی زندگی میں مروجہ و مخصوص انداز میں کتنے سہ روزے لگائے؟ کتنے چلے لگائے؟ اور کتنے سال لگائے؟

☆ حضور ﷺ نے مخصوص ومروجہ ہیبت پر سہ روزوں، چلوں اور سال لگانے والوں کے بارے میں کیا اجر وثواب کی بشارتیں سنائی ہیں؟

☆ کیا حضور ﷺ، صحابہ کرام وتابعین علیہم الرضوان اجمعین نے تبلیغ دین کے لئے تین دن، چلہ یا سال مخصوص کیا؟ اگر کیا تو اپنی زندگی میں کب اور کون سے ملک وشہر میں کتنی بار گئے؟

☆ حضور ﷺ، صحابہ کرام وتابعین علیہم الرضوان اجمعین نے اپنی اپنی زندگی میں تبلیغ کے نام پر کتنے سالانہ اجتماع کیے؟ اور کون سے مقام پر کیے؟

☆ حضور ﷺ، صحابہ کرام وتابعین علیہم الرضوان اجمعین کی زندگی سے کوئی ایک ثبوت بتا دیجیے کہ [جس نظریہ کے ساتھ تبلیغی جماعت شب جمعہ کو تبلیغ کیلئے جمع ہوتے ہیں] اسطرح ہر شب جمعہ کو نبی پاک ﷺ نے صحابہ علیہم الرضوان اجمعین کو جمع کیا ہو۔

☆ کیا خیر القرون میں تبلیغ دین کرنے والے صحابہ وتابعین علیہم الرضوان اجمعین [معاذ اللہ] ایسے ہی جاہل تھے جیسے آج تبلیغی جماعت والے ہیں کہ نہ نماز کا مسئلہ جانے نہ وضو کا اور بستر اٹھا کر مسلمانوں کو تبلیغ کرنے نکل پڑے؟

☆ تبلیغ دین کرنا جاہلوں کا کام ہے یا کہ اہل علم حضرات کا؟ کیا ایسے لوگ جو قرآن و احایث اور احکام شرع سے واقف نہ ہوں وہ تبلیغ دین کرنے کا حق رکھتے ہیں؟ اور کیا مسلک دیوبند میں ایسے جاہلوں کا اس مروجہ انداز میں تبلیغ پر نکلنا جائز ہے؟

☆ تبلیغ دین کا مروجہ طریقہ فرض ہے؟ واجب ہے؟ سنت ہے؟ یا مستحب ہے؟ اس کی مشروعیت کو بیان کیجیے؟ نیز یہ بھی بتایئے کہ کافر و مسلمان دونوں کے لئے تبلیغ کا ایک ہی حکم ہوگا یا علیٰحدہ علیٰحدہ؟

☆ تبلیغ دین کا حکم علما کے لیے کیا شرعی حیثیت رکھتا ہے اور عوام کا تبلیغ کرنے کے لیے نکلنے کا کیا حکم ہے؟

☆ اگر ایک علاقے میں علمائے کرام تبلیغ دین کا کام سرانجام دے رہے ہوں تو وہاں تبلیغی جماعت کی تبلیغ ضروری ہے کہ نہیں؟ ایسے علاقے میں تبلیغی جماعت کی تبلیغ فرض، واجب، مستحب، مباح یا ممنوع ہے؟

☆ ایسی تبلیغ جس میں صحیح وغلط، جائز و ناجائز طریقے شامل ہوں از روئے شرع اسے جاری رکھنا یا بند کر دینا چاہیے؟

تبلیغی جماعت یہود و نصاری کے نقش قدم پر

دیوبندی اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن اجتماع کے لئے مقرر فرمایا، یہودیوں نے چھوڑا ہفتہ لے لیا، نصاریٰ نے چھوڑا اتوار لے لیا۔ اہل تبلیغ [تبلیغی جماعت] نے بھی چھوڑا تو کہیں شب جمعہ لے لیا اور کہیں کہیں اور کوئی رات یا دن البتہ یوم الجمعۃ کے چھوڑے میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ شریک ہو ہی گئے''۔ (شاہراہ تبلیغ ۳۷)

☆ایک جگہ دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب کہتے ہیں کہ:

''پرانی امتیں اپنے انبیاء کی شریعت کو رسم بنا لیتے تھے اور انہی رسوم کو وہ اصل دین و شریعت سمجھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان رسوم کو مٹایا اور اصل دینی حقائق اور احکام کی تعلیم دی، امت محمدیہ [مخاطب تبلیغی جماعت] بھی اس بیماری میں مبتلا ہو چکی ہے۔ ملخصاً۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۱۸)

قاضی عبدالسلام دیوبندی ہی کی طرح دیوبندی مولوی محمد فاروق کی کتاب میں بھی لکھا ہے کہ:

''ایک رسالہ جماعت تبلیغی بستی نظام الدین کے سلسلے میں معروضات و مکاتبات کے نام سے جناب صوفی محمد حسین صاحب مدظلہ العالی مرادآبادی کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں موصوف نے اکابر علماء کے مکاتیب درج کئے ہیں اس رسالہ کے ص:۸ پر ہے کہ

آج کل اس تحریک (یعنی تبلیغی جماعت) میں ایسی کمزوریاں پیدا ہوگئی ہیں جیسا

کہ پہلے بھی دین انبیاء میں چند روز کے بعد تحریفات ہو جایا کرتی تھیں اور اصل دین مسخ ہو کر رہ جایا کرتا تھا، مبادا یہ تحریک ان غلط روش کے نام نہاد مبلغین کی سازشوں سے بجائے دینی نفع کے بد دینی کا پیش خیمہ نہ بن جائے''۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ،۳۶۵)

پھر انہی صوفی محمد حسین کے رسالہ ص ۱۱ر کی عبارت نقل کرتے ہوئے دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب لکھتے ہیں کہ:

''کیا یہ تبلیغی جماعت صرف نماز و روزہ کے ترغیبی فضائل سنا کر خروج اور چلے دینے سے ان [علماء دیوبند] کے ہم پلہ ہوگئی اور ان سے مستغنی کر سکتی ہے۔اور کیا ان کا یہ دعویٰ صحیح ہے کہ اصل دین خروج ہے اور علماء کوئی چیز نہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس جہل مرکب سے نجات عطا فرمائے اور خروج جس کو وہ سب سے اعلیٰ دینی تبلیغی خدمت سمجھتے ہیں موجودہ نوعیت کے ساتھ اس کی فرضیت کہیں قرآن وحدیث سے ثابت کر سکتے ہیں۔

حضرت مولانا الیاس [کاندھلوی] صاحب نے بعض علاقوں کے لئے اس طریقہ کو مفید سمجھ کر جاری فرمایا تھا جس کے نافع ہونے کا انکار نہیں لیکن کیا اس کو اپنے حدود سے بڑھا دینا التزام مالا یلزم اور احداث فی الدین نہیں ہے''۔(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ،۳۶۶)

مزید صوفی محمد حسین دیوبندی کے رسالہ ص: ۲۵ کی عبارت دیوبندی مصنف نقل کرتے ہیں کہ:

''یہ بات صحیح ہے کہ تبلیغ انبیاء علیھم السلام کا کام ہے مگر یہ بتلایا جائے کہ جو طرز عمل اس کے لئے اختیار کیا جا رہا ہے وہ کہاں سے ثابت ہے، وہ مقامات جہاں پر اسلام کی

تبلیغ نہ پہنچی ہو وہاں تو پہنچانا یقیناً فرض ہے، لیکن جہاں تبلیغ ہو چکی اور تعلیمات اسلام پہنچ چکیں وہاں اس کی تجدید صرف مستحب رہ جاتی ہے، اس کو فرض کہنا دوسرے پر اس کو ترجیح دینا اور فرض جیسا اس کا اہتمام کرنا بدعت سیئیہ اور احداث فی الدین نہیں تو کیا ہے؟ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ، ۳۶۷)

تبلیغی جماعت کا ادب اسلام کے خلاف

قاضی عبدالسلام اپنی کتاب میں صفحہ ۵۱/ سے ۵۳/ تک بدعت کی مذمت پر چند احادیث اور اقوال علما لکھنے کے بعد صفحہ ۵۳ پر کہتے ہیں کہ:

آج اگر ہم دین کی شکل میں ایسے کچھ نئے مخترعات ایجاد کریں، جن کا ماضی میں کوئی نشان نہ ہو تو وہ بدعت کیوں نہ ہوگا۔ اور وہ نئ چیز کارِ ثواب کیوں کر بنے گی۔ جو اللہ اور اللہ کے رسول سے مروی نہیں [صفحہ ۵۴] ...... یہ موجودہ رسمی تبلیغ بہ ہئیت کذائی جو کروڑوں کے ثوابِ عظیم کے نام سے پھیلائی جا رہی ہے جس کو دین کا لُب لباب اور سارا اکمل دین بتایا جا رہا ہے۔ صرف چند برسوں کی پیداوار ہے۔ سلف سے کہیں منقول نہیں۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۵۵)

دیوبندی قاضی عبدالسلام صاحب نے تبلیغی جماعت کے طریقے کو بدعتی قرار دینے کے بعد آگے ایک حدیث لکھی ہے۔ ملاحظہ کیجیے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

”من توقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام“

ترجمہ: جس کسی نے کسی بدعتی کا احترام کیا تو اس نے اسلام کو ڈھا دینے میں اس کی اعانت [مدد] کی۔ (شاہراہ تبلیغ صفحہ ۴۸)

لہٰذا اَب اشرفعلی تھانوی کے خلیفہِ خاص قاضی عبدالسلام کے استدلال کے مطابق تبلیغی جماعت سہ روزوں اور چلوں کی وجہ سے بدعتی ٹھہری اور حدیث رسول ﷺ کے مطابق [جس کو خود دیوبندی قاضی صاحب نے پیش کیا] تبلیغی جماعت کا ادب واحترام کرنا، ان کو اچھا جاننا، ان کا ساتھ دینا یا کسی بھی طرح ان کی اعانت کرنا اسلام کی مخالفت یعنی اسلام کو گرانے کی کوشش کرنا ہے۔ العیاذ باللہ!

اسلامی تبلیغ اور تبلیغی جماعت میں فرق

اب یہاں علمائے دیوبند کی کتابوں کے حوالوں سے یہ ثابت کیا جائے گا کہ اسلامی تبلیغ و دعوت اور تبلیغی وہابی مروجہ تبلیغ دونوں جدا جدا ہیں۔ اسلامی دعوت و تبلیغ قرآن وسنت سے ثابت ہے لیکن مروجہ تبلیغی جماعت اور اس کی مروجہ تبلیغ خود علمائے دیوبند کے مطابق قرآن وسنت سے ثابت نہیں، اس کا ثبوت نبی پاک ﷺ، صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین علیھم الرضوان اجمعین سے نہیں ملتا، مروجہ تبلیغ کے طور طریقہ الیاس کاندھلوی نے خواب میں دیکھے، مروجہ تبلیغی جماعت کے کاموں کی مخالفت بڑے بڑے علمائے دیوبند نے کی ہے، تبلیغی امور کو خود دیوبندی علما نے سلف وصالحین کے خلاف قرار دیا۔

یادرہے کہ یہاں تبلیغی جماعت اور اس کے مروجہ طور طریقہ کو جو بدعت قرار دیا گیا ہے یہ الفاظ، یہ فتوے، یہ اختلافات، یہ مخالفت، یہ سب گفتگو اور حوالہ جات دیوبندی مسلک کے علما ومفتیوں کے اپنے ہیں، جن کی کتابوں کا ذکر اور ان پر تبصرہ ہم اس کتاب کے شروع میں پیش کر چکے۔ یہ کوئی عام دیوبندی مولوی بھی نہیں ہیں بلکہ دیوبندی

مسلک کے معتبر و معروف علما ہیں۔

بحرحال کہنا یہ ہے کہ تبلیغی حضرات ہمیں بُرا بھلا کہنے کی بجائے اپنے علما کے گریبان پکڑیں کہ انہوں نے تبلیغی جماعت کے خلاف کتابیں کیوں لکھیں، قصور تو سب انہی کا ہے ہم نے تو صرف نشاندہی کی ہے۔ یہ دیوبندی فرقے کے وہ چراغ ہیں جنھوں نے تبلیغی جماعت سے اختلافات کرکے دیوبندیت و تبلیغی جماعت کو جلا کر خاکستر کر ڈالا۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

تبلیغی جماعت کا طریقہ خواب والہام

تبلیغی حضرات کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کا یہ طریقہ قرآن وسنت والا ہے حالانکہ اکابرین تبلیغی جماعت کا کہنا ہے کہ تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کاندھلوی صاحب کو تبلیغ کا یہ طریقہ الہامی طور پر دیا گیا۔ طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

''مولانا الیاس [کاندھلوی] کو الہامی طور پر یہ [تبلیغی] چیزیں دی گئی''۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ص ۲۱۱)

معلوم ہوا کہ طارق جمیل کے مطابق بانی تبلیغی جماعت کے تبلیغ کے یہ مروجہ طریقے الہامی ہیں۔ بات صرف طارق جمیل کی ہی ہوتی تب بھی کچھ گنجائش نکل آتی لیکن یہی موقف تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کاندھلوی صاحب کا بھی ہے، لیجیے ذرا ملاحظہ کیجیے:

تبلیغی جماعت کا طریقہ تبلیغ خیر القرون والا نہیں بلکہ خوابی طریقہ تبلیغ

تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کاندہلوی کہتے ہیں کہ:

''ایک بار فرمایا کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے بعض لوگوں کو خواب میں کچھ ایسی ترقی ہوتی ہے کہ ریاضت ومجاہدہ سے نہیں ہوتی کیونکہ ان کو خواب میں علوم صیحیہ القاہوتے ہیں جونبوت کا حصہ ہے پھر ترقی کیوں نہ ہوگی''۔

(ملفوظات مولانا الیاس:ص۴۵نمبر۵۰)

پھر کہتے ہیں کہ:

''آج کل خواب میں مجھ پر علوم صیحیہ کا القاہوتا ہے اس لئے کوشش کرو کہ مجھے نیند زیادہ آئے''۔(ملفوظات مولانا الیاس:ص۴۵نمبر۵۰)

اس بیان سے معلوم ہوا کہ ان کو جتنے تبلیغی علوم یعنی طریقے بتائے گئے سب خواب ہی میں القاہوئے۔اس مقام پر ملفوظات کے مرتب دیوبندی مولوی منظور نعمانی کا یہ بیان دلچسپی سے خالی نہ ہوگا،لکھتے ہیں:

''خشکی کی وجہ سے نیند کم ہونے لگی تھی تو میں نے حکیم صاحب اور ڈاکٹر کے مشورہ سے سر میں تیل کی مالش کرائی جس سے نیند میں ترقی ہوگئی''۔

(ملفوظات مولانا الیاس:ص۴۵نمبر۵۰)

زیادہ نیند کی وجہ تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کاندہلوی نے خود بتائی کہ خواب میں علوم صیحیہ [یعنی تبلیغی طریقوں] کا القاہوتا ہے ان خوابوں کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ:

''اس تبلیغ کا طریقہ مجھ پر خواب میں منکشف ہوا''۔

(ملفوظات مولانا الیاس:ص۴۵نمبر۵۰)

نوٹ:۔کس قدر حیرت کی بات ہے کہ تبلیغی جماعت کا طریقہ تبلیغ قرآن وحدیث سے

نہیں بلکہ الیاس کاندھلوی دیوبندی کے خوابوں اور الہامات پر مشتمل ہے۔اور دوسری یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جس خوابی والہامی طریقے کو تبلیغی جماعت کے اکابرین نے قبول کیا اسی کو قاضی عبدالسلام اور دیگر علماء دیو بند نے پوری شدت کے ساتھ رد کیا۔تو الیاس گھمن دیوبندی کے ٹولے کو یہ اختلاف نظر کیوں نہیں آتا کیا یہ مذموم اختلاف نہیں؟ نہیں تو آخر یہ سب کیا ہے؟ اس اختلاف کو کیا نام دیا جائے گا؟ ذرا اپنے قلموں کو جنبش دیں اور اس پر گفتگو کی ہمت کریں۔

اس جماعت کی بنیاد نہ قرآن پر نہ حدیث پر بلکہ خواب پر ہے

اسی طرح دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب نے بھی مذکورہ بالا خواب ''نبوت کا چالیسواں حصہ......اور پھر تیل کی مالش'' والا واقعہ لکھنے کے بعد یہ ہیڈنگ کہ

''اس جماعت کی بنیاد نہ قرآن پر نہ حدیث پر بلکہ خواب پر ہے''

لگائی اور یہ لکھا کہ

آپ [الیاس کاندھلوی] نے فرمایا کہ اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا۔اردو میں محاورہ ہے کہ

بلی کے خواب میں چھچھڑے

دراصل مولانا اس کام میں زیادہ منہمک ہو گئے تھے سوتے جاگتے میں یہی خواب دیکھتے تھے۔تکمیل دین کے بعد کسی کا القاء اور کشف حجت نہیں ہے۔دوسرے ہمارے (یعنی دیوبندی مولانا) کے پاس صرف مولانا (الیاس) کے ملفوظات اور مکتوبات ہیں یہ بھی منتشر خیالات ہیں کبھی کچھ کہتے ہیں اور کبھی کچھ اور کہتے ہیں''

(انکشاف حقیقت:۸۷،۸۸)

سنی تبصرہ

۞......معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کا طریقہ خیر القرون والا نہیں بلکہ تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کاندھلوی صاحب نے تبلیغ کا یہ طریقہ خواب میں دیکھا۔

۞......جو تبلیغی حضرات کہتے ہیں کہ ہماری تبلیغی جماعت کا طریقہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین والا طریقہ ہے وہ جھوٹے ہیں کیونکہ بانی تبلیغی جماعت کے مطابق انہوں نے تبلیغی جماعت کا یہ طریقہ خواب میں دیکھا۔

۞......خود دیوبندی مولانا ابوالفضل نے ہماری تائید کی کہ تبلیغی جماعت کی بنیاد نہ قرآن پر ہے، نہ حدیث پر ہے بلکہ خواب پر ہے۔لہذا تبلیغی جماعت کا طریقہ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں بلکہ الیاس کاندھلوی کے خوابوں پر مبنی ہے۔

۞......مزید گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ سب حقائق و دلائل یہاں واضح ہو چکے۔باقی ضدوہٹ دھرمی کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ ؎ حق

آگاہ نظر سے کیوں کر وہ پوشیدہ رہ پائے گی
جھوٹ کی رنگین چادر سے تم جو سچائی ڈھانک رہے ہو

طریقۂ تبلیغ الیاس کاندھلوی کا ایجاد کردہ ہے

بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کاندھلوی کہتے ہیں کہ:

''حضرت (اشرف علی) تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو کہ ان کی تعلیم عام ہو جائے''۔

(ملفوظات مولانا الیاس صفحہ ۵۱: نمبر ۵۶)

معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کا طریقہ تبلیغ الیاس کاندھلوی صاحب نے خود رائج کیا جو اُن کا اپنا خود ساختہ طریقہ تبلیغ تھا، اور ان کا اپنا یہ طریقہ تبلیغ بھی کوئی قرآن و سنت سے نہیں لیا گیا بلکہ خوابی و الہامی طریقہ ہے، جس کا رد خود علماء دیوبند ہی نے کر دیا ہے۔

مروجہ تبلیغ میں غلو

علمائے دیوبند کی تقریظات پر مشتمل کتاب میں دیوبندی مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''حضرت شیخ مولانا زکریا آپ بیتی میں لکھتے ہیں''......حضرت [مولانا] میرٹھی نے عرض کیا کہ تبلیغ تو سر آنکھوں پر...... مگر جتنا غلو آپ [الیاس کاندھلوی] نے اختیار کرلیا، یہ اکابر [دیوبند] کے طرز کے بالکل خلاف ہے۔ آپ کا اوڑھنا، بچھونا سب تبلیغ ہی بن گیا ہے۔ آپ کے ہاں نہ مدارس کی اہمیت، نہ خانقاہوں کی، چچا جان [الیاس کاندھلوی] کو بھی غصہ آ گیا...... دونوں بزرگوں میں خوب تیز کلامی ہوگئی۔ الخ

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۱۱، ۲۱۲)

کچھ صحابہ، بہت سارے تابعین، سارے تبع تابعین نے دعوت و تبلیغ کا کام نہ کیا

دیوبندیوں کے مولانا سعید خان صاحب کا بیان ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

''دعوت کے کام کو چھوڑے ہوئے تیرہ سو سال ہو گئے اور اس کے منافع اور اس کی عظمت اور اس کی ضرورت اور اس کا طریقہ اور اس کے اصول اور اس کا اسلوب اس وقت اہل زمانہ کے دماغوں سے سب مجہول ہو گئے ہیں...... حضرت مولانا الیاس پر حق تعالیٰ نے خصوصیت سے وہ کچھ کھولا جو دوسرے علماء پر نہیں کھولا اس لئے اس کام کے

کسی عمل کو عملی دلائل سے سمجھنا صحیح نہیں'' مکاتیب مولانا سعید خان ص ۹۲''۔(مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط ۱: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۳۷)

دیوبندی مفتی کا تبصرہ

''[تبلیغی مولانا سعید خان کا] یہ کہنا کہ امت تیرہ سو سال سے دعوت کے کام کو سرے سے بھولی رہی اور اس کے اصول و آداب اور اسلوب و ضرورت سب دماغوں سے محو ہو گئے تو یہ امت [مسلمہ] پر بہت بڑا الزام ہے۔ دعوت و تبلیغ بھی دین کا ایک حصہ ہے اور دین کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لے رکھا ہے لہٰذا یہ بات کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح یہ بات ماننے سے لازم آئے گا کہ کچھ صحابہ، بہت سے تابعین اور سارے ہی تابعین نے رسول اللہ ﷺ اور اکابر صحابہ کے دعوت والے کام کو آگے نہ چلایا''۔

(مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط ۱: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۳۷)

یہ ہے ان تبلیغیوں کی علمی قابلیت کہ اپنی مروجہ تبلیغ کے جنون میں صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ان کے بعد سے لے کر الیاس کاندھلوی تک تمام امت مسلمہ پر یہ الزام لگا دیا کہ وہ اس کام سے بے خبر رہے، دعوت والے کام کو آگے نہ چلایا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

الیاس کاندھلوی کی تبلیغ سے دیوبندی علماء کا اختلاف

دیوبندی مفتی مذکورہ بالا واقعے کو بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ:

''حضرت شیخ رحمۃ اللہ کے اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے بڑے علماء [دیوبند] نے ان سے ان کے طور طریقہ میں بروقت اختلاف کیا بقول حضرت شیخ [زکریا] کے ان کو بھی اس طرح کے اشکالات تھے، لیکن وہ اپنے چچا [الیاس] کو اس حال میں مغلوب

الحال باور کرتے تھے لیکن بعد کے واقعات نے ظاہر کر دیا مولانا کے متعلق ان حضرات کا اندیشہ صحیح تھا۔ چنانچہ آج بھی جب ہم موجودہ تبلیغوں کے احوال کا مشاہدہ کرتے ہیں ان کے ہاں مدارس، علماء، ان کی تعلیمات اور ان کے دینی احساسات، فرق باطلہ کا رد، ملاحدہ اور زندیق طبقات کا بروقت مقابلہ اور ہمہ قسم کی باطل قوتوں کے خلاف طاقت کو بروئے کار لانا، اہل اقتدار کا سیاسی مقابلہ اور اسمبلی میں پہنچ کر حق کی آواز بلند کرنا، اس قسم کے چیلنج کا ان [تبلیغوں] کے ہاں کوئی وزن نہیں اور نہ یہ لوگ اپنی مجالس میں ان کے لئے دست بدعا ہوتے ہیں نہ ان کی کامیابی کے لئے دعا کرنے کے مجاز ہیں۔ صرف اپنے خول میں رہتے ہیں۔ اپنے اس [تبلیغی] کام کو سارے کا سارا دین سمجھتے ہیں اور بس''۔ (کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ص ۲۱۱ تا ۲۱۳)

تبلیغی جماعت مجدد الف ثانی مسلک کے خلاف

دیوبندی مولانا احتشام الحسن صاحب کا حوالہ گزر چکا کہ انہوں نے کہا:

''نظام الدین کی موجودہ تبلیغ میرے علم و فہم کے مطابق نہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے اور نہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور علماء حق کے مسلک کے مطابق ہے''۔

(اصولِ دعوت وتبلیغ کا آخری ٹائیٹل پیج: بحوالہ الکلام البلیغ ۲/ ۳۶۹)

دیوبندی الحجۃ الفقیہ حسین شاہ صاحب نے کہا کہ:

''مروجہ تبلیغی جماعت اہل سنت و جماعت کے مسلک و مزاج اور اصولوں سے منحرف ہوتی جارہی ہے''۔ (کلمۃ الھادی ص ۲۲)

صرف تبلیغ ہی دین ہے

دیو بندی مفتی لکھتے ہیں کہ:

''حضرت استاذ مولانا صوفی عبدالحمید سواتی تحریر فرماتے ہیں...... تبلیغی جماعت والے بڑا دعوا کرتے ہیں کہ ان کا کام سب سے فائق اور پیغمبروں کا اصلی کام ہے۔ دعوت و تبلیغ بلاشبہ اسلام کا ایک رکن اور اصول ہے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور تمام مخلصین پیروکاران انبیاء یہ کام کرتے رہے ہیں، لیکن تمام دین کا انحصار صرف تبلیغ میں ماننا اور باقی شعبوں کا بالکل نظر انداز کر دینا اور یہ سمجھنا کہ یہ باقی تو دین کے کام ہی نہیں، دین کا کام تو بس یہی [تبلیغ] ہے جو ہم کرتے ہیں۔

چھ نکات کی تبلیغ، گشت کا عمل، چلہ، چار ماہ، سہ روزہ، جمعرات کا اجتماع، شش ماہی جوڑ، سالانہ ایک بڑا عظیم اجتماع، جماعتوں کی ملک بہ ملک، شہر بہ شہر، قریہ بہ قریہ روانگی، بس یہی دین ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم و تدریس، مساجد کی امامت و خطابت، تصنیف و تالیف، مدارس دینیہ اور تعلیم گاہوں کا قیام و اجرا، سیاست ملیہ میں حصہ لینا یا اس کے لئے تنظیم کرنا یا باطل فرقوں کا مقابلہ کرنا، تقریر و تحریر سے ان کا جواب دینا یا بالفعل دشمنان دین کے ساتھ جنگ کرنا، یہ تمام امور ان کے نزدیک نصاب [تبلیغ و دین] سے خارج ہیں۔ گزشتہ برسوں میں کابل و افغانستان میں تقریباً بیس لاکھ مسلمان موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔ ان کی حمایت میں عام گنہگار مسلمان اور دینی مدارس کے طلبہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہو کر روس اور روس نواز حکومت کے مقابلہ میں جان کی بازی لگا گئے، لیکن تبلیغی جماعت والوں کو اس علاقہ کے قریب ایک اجتماع کرنے کی توفیق بھی نصیب

نہ ہوئی تاکہ ان مظلوم مسلمانوں کی تائید وتقویت ہی ہوتی یا ان کے لئے کوئی مالی امداد فراہم کی جاتی''۔(کلمۃ الہادی: باب نمبر۴ص ۲۱۸)

تبلیغی جماعت کی شرعی حیثیت

دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب لکھتے ہیں کہ:

''حضرت مولانا شاہ صاحب مدظلہ دہلوی کتاب ''اصول دعوت وتبلیغ'' ص ۵۱ پر فرماتے ہیں کہ بہت سے حضرات نے فضائل تبلیغ میں کتابیں لکھی ہیں اور تعلیم میں انھیں کو سنایا جاتا ہے اس سے بڑا مغالطہ ہو رہا ہے عام طور سے یہ لوگ ان تمام فضائل کا مصداق اس تحریک کو سمجھتے ہیں حالانکہ سخت ضرورت ہے کہ مولفین اس میں امتیاز پیدا کریں، یہ بہت بڑی تلبیس ہے اور اگر اس تحریک کو واقعی اس درجہ کا سمجھتے ہیں کہ یہ سب سے افضل ہے اور سنت ہے تو اس پر قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل قائم فرمائیں اور جب یہ سنت ثابت ہو جائے تو یہ بھی بتائیں اول سے لے کر آج تک یہ سنت متروک رہی ہے تو کیا سب علماء وصلحاء اور مجددینِ امت کو تارکین سنت سمجھیں؟ اس کا انطباق ضرور فرمائیں، عجیب تضاد ہے کہیں تو اس کو سنت نبوی قرار دیتے ہیں، کہیں اس کا بانی و محرک حضرت مولانا الیاس نوراللہ مرقد [دیوبندی] کو قرار دیتے ہیں، میں تو اس سے یہی سمجھتا ہوں کہ کسی کے نزدیک بھی اس کی حیثیت متعین نہیں ہے۔ کیف ما اتفق اس کو افضل قرار دینے کی دھن ہے اور تحت الشعور یہ بات دبی ہوئی ہے۔ جب یہ کام افضل ثابت ہوگا تو ہماری افضلیت خود بخود ثابت ہو جائیگی۔ اللھم انا نعوذبک من شرورِ انفسنا''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۳۷۰)

مروجہ تبلیغی جماعت بدعت سیئہ

دیوبندیوں کے ایک واسطے سے محمود الحسن دیوبندی شیخ الہند کے شاگرد رشید ابو الفضل عبدالرحمٰن مروجہ تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

اس جماعت نے شرعی احکام سے انحراف کر کے یہ ذہن بنالیا ہے کہ مروجہ تبلیغ ہر فرد پر فرض اور ضروری ہے، جبکہ مروجہ تبلیغ بدعت سیئہ ہے اور اس سے پرہیز لازمی ہے۔ ہر وہ دینی کام بدعت ہے جو اپنے مقام سے تجاوز کر جائے اس تبلیغ کو ہر فرد پر فرض قرار دینے کی وجہ سے یہ بدعت بن گئی ہے۔ یہ ایک مسلمہ اصول ہے جس سے کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ اس تبلیغی کام کو جہاد قرار دینا اور اصل جہاد سے اعراض کرنا بدعت ضالہ نہیں تو اور کیا ہے؟'' (انکشاف حقیقت: ص ۳۱)

تو معلوم ہوا کہ دیوبندی مولوی صاحب کے نزدیک مروجہ تبلیغی جماعت بدعت سئیہ ہے اور بدعت سیئہ جہنم میں لے جانے کا سبب ہوتی ہے تو نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ خود علماء دیوبند نے تبلیغی جماعت کو بدعتی اور نئی قادیانی جماعت قرار دے کر جہنم میں داخل کر دیا۔

بدعت حسنہ و بدعت سیئہ پر دیوبندی خانہ جنگی

تبلیغی جماعت کے ماننے والے دیوبندی علما میں تبلیغی جماعت کے بارے میں شروع ہی سے اختلاف رہا ہے۔ حتیٰ کہ خود دیوبندی علما میں سے بعض تو اس کو بدعت حسنہ کا درجہ دیتے ہیں اور بعض اس کو بدعت ضلالہ قرار دیتے ہیں، اور بدعت ضلالہ کا

فتویٰ دینے والے بھی وہ دیوبندی اکابر علماء ہیں جو تبلیغی جماعت کے ساتھ سالوں سال سے منسلک رہے تھے لیکن اس کی دین اسلام کے خلاف باتوں (خرافات و کوتاہیوں) کی وجہ سے علاحدگی اختیار کر کے اس کو بدعت ضلالہ قرار دیا۔ دیوبندیوں کے محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ مولانا مفتی محمد فرید، جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ''فتاوی فریدیہ'' (فتاویٰ دیوبند پاکستان) میں اس عوامی تبلیغ یعنی تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''حقیقی تبلیغ غالباً فرض کفایہ ہوتا ہے اور بعض اوقات میں فرض عین ہو جاتا ہے اور یہ عوامی تبلیغ جو درحقیقت ایک اصلاحی پروگرام ہے بدعت حسنہ اور مستحب ہے''۔

(فتاوی فریدیہ جلد اول: ص ۱۷۵)

بعض دیوبندی علما نے محض دیوبندی مسلک کی تبلیغ و اشاعت کی خاطر اور لوگوں کو دیوبندی تبلیغی بنانے کی خاطر اس تبلیغی جماعت کو بدعت حسنہ ہی کہا لیکن دیوبندی مسلک میں یہاں بھی اختلاف پیدا ہو گیا اور پھر تبلیغی دیوبندی علما نے اس کو بدعت ضلالہ قرار دیا۔

دیوبندی صوفی فاروق کے مطابق تبلیغی جماعت ''بدعت سیئہ''

صوفی محمد حسین دیوبندی کے رسالہ ص: ۲۵ کی عبارت دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب نقل کرتے ہیں کہ:

''یہ بات صحیح ہے کہ تبلیغ انبیاء علیہم السلام کا کام ہے مگر یہ بتلایا جائے کہ جو [مخصوص] طرز عمل اس کے لئے اختیار کیا جا رہا ہے وہ کہاں سے ثابت ہے، وہ مقامات جہاں پر اسلام کی تبلیغ نہ پہنچی ہو وہاں تو پہنچانا یقیناً فرض ہے، لیکن جہاں تبلیغ ہو چکی اور تعلیمات اسلام پہنچ چکیں وہاں اس کی تجدید صرف مستحب رہ جاتی ہے، اس کو فرض کہنا دوسرے پر

اس کو ترجیح دینا اور فرض جیسا اس کا اہتمام کرنا بدعت سیئہ اور احداث فی الدین نہیں تو کیا ہے؟ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ، ۳۶۷)

احتشام الحسن دیوبندی کے مطابق تبلیغی جماعت ''بدعت سیئہ''

چنانچہ دیوبندی مولانا احتشام الحسن صاحب جو تبلیغی جماعت کے مولانا الیاس کاندھلوی کے بردار نسبتی اور خلیفہ اول و اجل اور معتمد خصوصی نیز دیوبندی تبلیغی مولانا محمد یوسف صاحب کے ماموں تھے، جنکی ساری عمر مولانا الیاس تبلیغی کے رفیق کار کی حیثیت سے تبلیغی خدمات میں گذری اور اس سلسلے میں موصوف نے متعدد کتابیں بھی لکھیں۔ ایک کتاب ''بندگی کی صراط مستقیم'' تصنیف فرمائی، اس کے آخر میں ''ایک ضروری انتباہ'' کے عنوان سے ایک مضمون لکھا، اس مضمون میں فرمایا کہ:

''میری عقل و فہم سے یہ چیز بہت بالا ہے کہ جو کام حضرت مولانا الیاس صاحب (تبلیغی) کی حیات میں اصولوں کی انتہائی پابندی کے باوجود صرف بدعتِ حسنہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس کو اب انتہائی بے اصولی کے بعد دین کا اہم کام کس طرح قرار دیا جا رہا ہے......اور اب تو منکرات کی شمولیت کے بعد اس کو بدعتِ حسنہ بھی نہیں کہا جا سکتا، میرا مقصد صرف اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا ہے''۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: دوم ص ۳۶۹)

دیوبندی مولانا احتشام الحسن کی یہی بات ''اصولِ دعوت و تبلیغ کے آخری ٹائیٹل پیج'' پر بھی موجود ہے۔ موصوف کے اعتراف کے مطابق موجودہ تبلیغی جماعت بدعت و گمراہی ہے۔ جب الیاس کاندھلوی ہی کی زندگی میں یہ بات طے پائی گئی کہ تبلیغی جماعت کی موجودہ حیثیت سنت نہیں بلکہ بدعت (حسنہ) ہے۔ اور اب انتہائی بے

اصولیوں اور منکرات کی شمولیت کے بعد اس کو بدعتِ حسنہ بھی نہیں کہا جا سکتا تو طے ہو گیا کہ بدعت ضلالہ ہی کہلائے گی۔

جب احتشام الحسن دیوبندی نے تبلیغی جماعت کی حقیقت کو بیان کیا تو دیوبندی تبلیغی جماعت کے علما نے ان کو خطوط لکھے اور کہا کہ اس سے رجوع کرو۔ چنانچہ دیوبندی مفتی محمود صاحب کہتے ہیں کہ:

''مولانا کے پاس بھی ان کے قدیم احباب متعارفین: مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب، مولانا منظور احمد نعمانی، مولانا جمیل احمد حیدر آبادی، مولانا عامر انصاری وغیرہ کے خطوط آئے، حتیٰ کہ حجاز مقدس سے مولانا کے خاندانی عزیز مولانا سلیم صاحب مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ معظّمہ کے پاس سے تو بہت سخت قسم کا خط آیا......سب نے ہی مولانا کی اس تحریر کو نامناسب، مضر، غلط قرار دیا اور مشورہ دیا کہ آپ اس سے رجوع کرلیں''۔

(فتاویٰ محمودیہ جلد چہارم: باب التبلیغ ص ۳۰۹)

پھر مفتی محمود دیوبند نے احتشام الحسن دیوبندی کو جو خط لکھا تھا وہ بھی فتاویٰ محمودیہ میں موجود ہے جس میں لکھا ہے کہ:

''آپ [احتشام الحسن] کا رسالہ ''بندگی کی صراط مستقیم'' ملا......[آپ نے] اب بطور ضمیمہ بعنوان ''نہایت ضروری انتباہ'' اضافہ کر کے اس کو شائع کیا گیا ہے......آپ کے نزدیک حضرت کے وقت میں وہ تبلیغ بدعتِ حسنہ کے درجے میں تھی اور اب اس میں منکرات شامل ہیں اور یہ ایک غلط چیز ہے جو دین کے نام پر پھیل رہی ہے اور اس کی وجہ سے ملت تباہی و بربادی میں مبتلا ہو رہی ہے اس لئے اب یہ بدعت حسنہ بھی نہیں (جس کا ماحصل یہ ہے کہ یہ بدعتِ سیئہ اور بدعتِ ضلالت ہے)۔ اب جو علما تبلیغ میں

شریک ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ اس کو قرآن وحدیث، ائمہ سلف اور علماء حق کے مطابق کریں (جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ تبلیغ نہ قرآن کے مطابق ہے، نہ حدیث کے، نہ آئمہ سلف کے، نہ علماء حق کے)''۔ (فتاوی محمودیہ جلد۴ باب التبلیغ ص ص ۳۱۲، ۳۱۳)

نوٹ: بریکٹ () کے اندر والے الفاظ بھی فتاویٰ محمودیہ ہی کے ہیں۔

پھر دیوبندی مفتی محمود اپنے خط میں دیوبندی مولانا احتشام الحسن کو کہتے ہیں کہ:

''آپ نے واضح طور پر یہ نہیں فرمایا کہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قدس سرہ کی وفات کے کتنے عرصہ بعد یہ تبلیغ بدعتِ حسنہ کی حد سے خارج ہو کر بدعتِ ضلالت اور ملت کی تباہی کا ذریعہ بن گئی تھی، کیا متصلاً ہی ایسا ہوا...... (پھر لکھا کہ) میں اب تک یہی سمجھتا رہا کہ خرابیٔ صحت کی وجہ سے آپ نے کاندھلہ مستقل قیام فرمایا اور نظام الدین کا قیام ترک کر دیا اور اسی وجہ سے تبلیغی کام میں حصہ نہیں لے سکتے مگر اس ضمیمہ سے معلوم ہوا کہ حصہ نہ لینے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے نزدیک یہ تبلیغ دینی کام نہیں بلکہ مخربِ دین ہے''۔ (فتاوی محمودیہ جلد۴ باب التبلیغ ص ۳۱۳)

دیوبندی مولانا فاروق کے قلم سے دیوبندی مفتی محمود کو جواب

دیوبندی مفتی محمود نے اپنے دیوبندی مولانا احتشام الحسن کے جوابات میں کوئی قرآن وسنت سے دلائل پیش نہیں کیے بلکہ اپنے دیوبندی اکابرین کو بطور دلیل پیش کیا، کہ الیاس کاندھلوی بھی یہ کرتے رہے، فلاں دیوبندی بزرگ بھی شامل رہے۔ فلاں دیوبندی بزرگ کو دیکھا ہے، فلاں دیوبندی بزرگ سے سنا ہے۔

تو ایسی باتوں کا جواب دیتے ہوئے خود ایک درجن سے زائد دیوبندی علما کی تقریظات سے مزین کتاب کلمۃ الہادی میں لکھا ہے کہ:

’’ان [تبلیغوں] کی بڑی سند یہ ہے ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے۔ ہر کہ خود گم است کرا رہبری کند‘‘ (کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۲۶)

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر دیوبندی مولانا فاروق نے کیا خوب منہ توڑ جواب دیا کہ تبلیغی جماعت کے اکابرین سے کوئی شکایت کی جائے، کچھ دریافت کیا جائے تو

’’جواب میں حضرت جی اول، حضرت جی ثانی، حضرت جی ثالث کی ہدایات اور مسلک کا حوالہ دے کر اور کام کرنے والوں کو ذاتی طور پر ذمہ دار قرار دے کر چھٹکارا حاصل کر لیا جائے گا اور اس کو مشروع و مسنون سمجھ کر سوال کرنے والا مایوسی کا شکار ہو گا۔ گویا سائل بجائے شرعی حکم کے ان مذکوہ ذمہ داررں کے مسلک کے معلوم کرنے کا منتظر تھا‘‘۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۷۸)

دیوبندی مفتی محمود نے خواہ مخواہ تبلیغی جماعت کی حمایت میں دیوبندی تبلیغی بزرگوں کو بطور سند پیش کیا، جبکہ خود دوسرے دیوبندی علما اس حوالے سے تبلیغی بزرگوں کو سند نہیں مان رہے بلکہ قرآن وسنت سے اس مروجہ تبلیغی جماعت کا ثبوت طلب کر رہے ہیں۔ دیوبندی مصنف کی کتاب ’’الکلام البلیغ ‘‘میں تو تبلیغی جماعت کی ایسی تمام تاویلات کا جنازہ نکال دیا گیا، اور وہ تمام تبلیغی علما جو اس جماعت کی حمایت میں اپنے مسلک دیوبند کے اصول بدعات وخرافات تک کو بھول جاتے ہیں، ان سب کو خاک میں ملا ڈالا۔ اگر کسی کو شک ہو تو مذکورہ کتاب کا مطالعہ کر کے دیکھ سکتا ہے۔

تبلیغ دین اور مروجہ تبلیغی جماعت کا فرق

تبلیغی جماعت کی مروجہ تبلیغ سے اختلاف کرتے ہوئے خود دیوبندی مصنف لکھتے ہیں کہ:

''تو جب تبلیغ کا امر مطلق اور عام ہے۔تو حسب قواعد شرعیہ مذکورۃ السابق تبلیغ کسی خاص طریقہ، کیفیت اور ہیئت سے مقید، محدود، متعین اور مخصوص اپنی رائے سے کرنا شرع محمدی کا حلیہ بگاڑ دینا ہے۔اور حدود اللہ سے تجاوز کرنا ہے۔یہی تغیر شرع ،تعدی حدود اللہ،احداث فی الدین اور بدعت ضلالت ہے''۔

اسی روشنی میں غور فرمایئے تو واضح ہوگا کہ: تبلیغ مروجہ تعینات زائدہ اور ھیئات مخصوصہ ومنکرہ سے متعین ومخصوص اور مقید ومحدود ہے۔چنانچہ تبلیغ مروجہ خروج، چلہ ،گشت، تشکیل ،امورستہ ،ترک اکثر معروف نہی عن المنکر براسہ،دعا بالجبر و بالا اجتماع ،قیام و بیداری شب جمعہ درمسجد، بوقت مخصوص اجتماعی تلاوت یٰسین شریف، تقدیم و نصب الجہال علی منصب العلماء امارت نااہل وفساق، تنقیص وتحقیر وتقصیر علماء ومشائخ، و خانقاہ ومدارس، مداہنت فی الدین جمعہ فی القریٰ، شرکت مجالس مولود۔وغیرہ۔

پھر اس پر اصرار وتاکد، التزام مالا یلزم، تداعی واہتمام وغیرہ سے مقید ہے۔جیسا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب دامت برکاتہم نے اپنی کتاب ''تبلیغی جماعت پر عمومی اعتراضات کے جوابات'' کے صفحہ ۲۱۴ / پر بحوالہ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی فرمایا ہے کہ ''اصل حقیقت یہ ہے کہ یہاں تبلیغ سے مراد ایک خاص نظام عمل ہے یعنی ایک خاص قسم کے دینی اور دعوتی ماحول میں خاص اصولوں کے ساتھ کچھ

خاص اعمال اشغال کی پابندی کرتے ہوئے خاص پروگرام کے مطابق زندگی گذارنا۔
چندسطروں کے بعداس عمل خاص کے لئے تداعی واہتمام کی طرف یوں اشارہ کیا کہ:

’’الغرض یہاں تبلیغ سے مرادیہی خاص عملی پروگرام ہے۔اوراس لئے ہرمسلمان کو خواہ اس کےعلم وعمل میں کتنی ہی کمی ہواس کی دعوت دیجاتی ہے بلکہ جہاں تک بس چلتا ہے کھینچنے کی کوشش کی جاتی ہے‘‘۔

اور کتاب مذکورہ کے صفحہ۴۲/ پرخودشیخ فرماتے ہیں کہ:

’’تبلیغ میں صرف چھ نمبر متعینہ بتائے جاتے ہیں۔ان ہی کی مشق کرائی جاتی ہے اور انہیں کو پیام کیطور پرشہردرشہرملک درملک بھیجا جاتا ہے۔ان کے اصولوں میں سے یہ بھی ہے کہ چھ نمبروں کے ساتھ ساتواں نمبر یہ ہے کہ ان چھ امور کے علاوہ کسی دوسری چیز میں مشغول نہ ہوں‘‘۔

نیزصفحہ۴۶/ پرمزید یہ ہے کہ:

’’عالم کا وعظ کہنا حق ہے،مگر تبلیغی اسفار میں اور تبلیغی اجتماعات میں وہ بھی اس کے پابند ہیں کہ تبلیغ کے چھ نمبروں کے علاوہ اس اجتماع میں دوسری چیزیں نہ چھیڑیں‘‘۔

(ان حوالہ جات کو بیان کرنے کے بعد دیوبندی مصنف فاروق کہتے ہیں کہ)

’’پس اس ہیئت مخصوصہ مقیدہ کے التزام واصرار، پابندی وتاکدعموماً علماً خصوصاً عملاً وایہام وجوب ومفضی الی فساد وعقیدہ العوام اورتداعی واہتمام کی بناء پرتبلیغ مروجہ کے بدعت وضلالت ہونے اور انضمام مکروہات کی وجہ سے محروم ومکروہ ہونے غرض مجموعہ بہ ہیئت کذائیہ کے ممنوع ہونے میں کوئی شک نہیں رہ جاتا۔اس کے محدث و

مخصوص عمل ہونے ہی کی بناء پر بجائے رسول اللہ ﷺ کے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نوراللہ مرقدہ کی طرف اس طریقہ تبلیغ کو منسوب کیا جاتا ہے۔اور مولانا ہی کو بانی تبلیغ کہا اور لکھا جاتا ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کی طرف اس متعین ومخصوص تبلیغ کو منسوب بھی کیونکر کیا جا سکتا ہے۔جب کہ شریعت محمدی میں اس مخصوص ومتعین کا نام ونشان تک نہیں ہے''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ:اول ص ۷۴ تا ۷۷)

یہ طویل گفتگو اور دیوبندی تبلیغی جماعت کے اکابرین کی کتب کے حوالہ جات خود دیوبندی مولانا محمد فاروق نے پیش کر کے تبلیغی جماعت کی مروجہ تبلیغ ومروجہ اصولوں کو بدعت قرار دیا،اور اس کو اسلامی تبلیغ کی بجائے الیاسی تبلیغ سے منسوب کیا۔

دیوبندی مولوی فاروق نے آگے چل کر اپنی تفصیلی گفتگو وحوالہ جات کے بعد کہا کہ:

''محترم ناظرین یہ وہ قوانین الہیہ اور قواعد شرعیہ واصول فقہیہ ہیں کہ جن کی روشنی میں شارع علیہ السلام سے لے کر آج تک ہمارے اکابر اسلاف نے باطل کو حق سے جدا کیا ہے۔غلط اور صحیح کا فیصلہ کیا ہے۔سنت و بدعت میں امتیاز پیدا کیا ہے...... [پھر کہا]......''یہی وجہ روشن اور مضبوط اصول ہیں جن کو اپنے اسلاف کرام سے سیکھ کر ہم اخلاف بھی کلمہ گوؤں اور اسلام کا نام لینے والوں [سنیوں حنفیوں] کے ایک جم غفیر سے برسر پیکار ہیں۔ان سے مقابلے کر رہیں ہیں۔کتنے کتنے اور کیسے کیسے اختلافات ہمارے اور ان [سنیوں] کے درمیان برپا ہیں۔حالانکہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔کلمہ گو ہیں۔وہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ ورسول کی دشمنی میں نہیں کر رہے ہیں۔بلکہ وہ یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ اس کا منشاء حب خدا اور عشق رسول ہی ہے۔مگر [دیوبندی] حضرات

اکابر کے بیان کردہ انہیں اصولوں کے تقاضے سے مجبور ہو کر ہم اپنے بھائیوں سے دست بگریباں ہیں۔

پس اگر یہ اصول صحیح ہیں اور فی الواقع یہ الٰہی قوانین ہیں۔ اور واقعہ ان قواعد و کلیات شرعیہ کی رو سے ذکر خیر الخلاق ﷺ [یعنی ذکر میلاد النبی ﷺ] اور اس جیسے اعمال مندعبہ باصلھا بدعت و ضلالت ہیں تو پھر انہیں اصولوں کی رو سے تبلیغ مروجہ بہ ہیئت کذائیہ کیوں بدعت نہیں۔ کیا کسی چیز کے صحیح اور غلط ہونے کا معیار پارٹی اور شخصیت ہے؟ یا معیار اور کسوٹی شریعت محمدی ہے؟

اگر ایسا نہیں تو مذکورہ اعمال بدعیہ اور تبلیغ مروجہ میں فرق بتانا ضرور ہے۔ بدوں فرق بتائے ہوئے ایک [یعنی ذکر میلاد النبی ﷺ] کو بدعت اور دوسرے [مروجہ تبلیغ] کو سنت کہنا قرین انصاف نہ ہوگا۔ پھر یہ بھی سوچنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ اگر باوجود قرون مشھود لھا بالخیر بلکہ ایک ہزار سال سے زیادہ تک موجود بوجود شرعی اور ثابت بالکتاب والسنۃ نہ ہونے کے چند امور مندوبہ ومباحہ کو جوڑ کر کوئی مرکب مثلاً طریقہ تبلیغ اختراع کیا جانا جائز اور مستحسن ہو تو دوسروں کو کیوں حق نہیں کہ وہ بھی چند مباح چیزوں کو جوڑ کر ایک دوسرا طریقہ جاری کرے اور لوگوں کو اس میں شمولیت کی دعوت دے اور اپنے ہی مخترعہ طریقہ میں حق یا افضلیت کے انحصار کا دعویٰ کرے۔ اور اپنے طریقہ کے مخالف کو دشمن اسلام یا مخالف سنت قرار دے"۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۲۴۶ تا ۲۴۸)

ہم مزید اس پر کسی تبصرے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے سچ ہے "الحق ما شھدت بہ الاعداء" حق وہ ہے جس کی گواہی خود دشمن بھی دے۔

مروجہ تبلیغی جماعت کے مسائل کتب فقہ میں نہیں

دیوبندی مولانا فاروق تبلیغی جماعت پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''اس مخصوص طریقہ تبلیغ کے آداب وقواعد اور احکام ومسائل معلوم کرنا ہوں تو علماء دین مبین ومفتیان شرع متین رہنمائی کرنے سے مجبور وقاصر رہیں گے اور نہ ہی شامی و عالمگیری، کنز وہدایہ اور فتاویٰ قاضی خان وغیرہ میں مل سکیں گے۔

اور اگر اس سلسلے میں کسی کو کچھ پوچھ کچھ شکوہ و شکایت کرنا ہو تو پھر وہ [تبلیغی جماعت کے] مرکز بستی نظام الدین دہلی سے پوچھ سکتا ہے۔اور اس مخصوص کام کے جو چند ذمہ دار ہیں۔انہیں کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے اور جواب میں حضرت جی اول، حضرت جی ثانی، حضرت جی ثالث کی ہدایات اور مسلک کا حوالہ دے کر اور کام کرنے والوں کو ذاتی طور پر ذمہ دار قرار دے کر چھٹکارا حاصل کر لیا جائے گا اور اس کو مشروع و مسنون سمجھ کر سوال کرنے والا مایوسی کا شکار ہوگا۔گویا سائل بجائے شرعی حکم کے ان مذکوہ ذمہ دارروں کے مسلک کے معلوم کرنے کا منتظر تھا۔

الحاصل جس اعتبار سے دیکھو یہ مروجہ تبلیغ مقید ومحدود اور متعین ومخصوص تعینات و تخیصات زائد ومحدثہ ثابت ہوگی۔حضرت شارع علیہ السلام (یعنی نبی پاک ﷺ) سے لے کر حضرت مولانا الیاس صاحب تک درمیان میں شرع محمد میں اس ہیئت کذائی مجموعی کا پتہ نہ ملے گا۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ:اول ص۷۷،۷۸)

سنی تبصرہ

دیوبند مولوی صاحب کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ:

☆ اس مخصوص طریقۂ تبلیغ کے آداب وقواعد اور احکام و مسائل کتب فقہ شامی و عالمگیری، کنز وہدایہ اور فتاویٰ قاضی خان وغیرہ میں بھی نہیں ہیں۔

☆ تبلیغ جماعت والے کسی اعتراض ومسئلے کے جواب میں اپنے تبلیغی حضرت جی اول، حضرت جی ثانی، حضرت جی ثالث کا حوالہ دے کر چھٹکارا حاصل کرتے ہیں۔

☆ مروجہ تبلیغ کو جس اعتبار سے دیکھو محدثہ (بدعت) ثابت ہوگی۔

☆ نبی پاک ﷺ سے لے کر تبلیغی الیاس کاندھلوی کے زمانے تک ایسی تبلیغ ہیئت کذائی مجموعی کا کوئی نام ونشان نہیں ملتا، یعنی یہ الیاس کاندھلوی نے ایجاد کی اور اس کے نام ہی سے مروجہ تبلیغ منسوب ہے۔

تبلیغی جماعت چودہویں صدی کی ایجاد

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کی کتاب میں لکھا ہے کہ:

''اور کتاب ''کیا تبلیغی کام ضروری ہے'' کے حصہ دوم صفحہ ۱۵۱/ پر حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ ارشاد فرماتے ہیں: ''جہاں تک اس کے خاص ذمہ دار بزرگوں کا تعلق ہے جن کو تحریک کا روح رواں کہا جا سکتا ہے۔ سو ان کا حال تو یہ ہے کہ اپنی اس **دعوت [تبلیغی]** کے سوا اور اس کے لئے دیوانہ وار جدو جہد کے سوا وہ کسی دوسرے اجتماعی کام سے خواہ وہ سیاسی ہو یا غیر سیاسی ہو کوئی تعلق اور دلچسپی نہیں رکھتے۔ بلکہ یہ کہنا ان شاء اللہ

مبالغہ نہ ہوگا کہ ان کے دل و دماغ میں کوئی چھوٹی جگہ بھی کسی دوسرے اجتماعی کام اور دوسری کسی تحریک کیلئے خالی نہ ہوگی۔ واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ ان بیچاروں کے حالات سے واقف نہیں ہیں۔ وہ کبھی بھی ان کے لاشریک عشق وجنون کا اندازہ نہیں کر سکتے، اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ یہ خاص نظام عمل، خاص اعمال واشغال کی پابندی، خاص پروگرام کے مطابق زندگی گذارنا۔ لاشریک عشق وجنون مروجہ ہیئت ترکیبی مجموعی کے ساتھ نہ تو نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تھی نہ حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں۔ نہ تابعین نہ تبع تابعین سلف صالحین کے زمانے میں، بلکہ یہ اس چودہویں صدی کی ایجاد ہے''۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۷۶)

پھر آگے چل کر صفحہ ۱۴۳ پر دیوبندی مصنف صاحب لکھتے ہیں کہ:

''تبلیغ مروجہ کے مجموعہ مرکبہ اور ہیئت ترکیبیہ کے لئے وجود شرعی نہ ہونا بالکل ظاہر ہے قرون ثلاثہ بلکہ زمانہ مابعد میں بھی چودہ سو [1400] سال تک اس ہیئت ترکیبیہ مجموعہ کا پتہ ونشان نہیں...... بلکہ قرون اولیٰ سے لیکر اب تک کا زائد ہزار برس اس سے خالی ہے''۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۴۳)

......سنی تبصرہ......

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

☆ تبلیغی جماعت والے اپنی اس دعوت [تبلیغی] کے سوا کسی دوسرے اجتماعی کام میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

☆ ان کے دل و دماغ میں کسی دوسرے اجتماعی کام اور دوسری کسی تحریک کے لیے

کوئی جگہ نہیں ہوتی۔

☆تبلیغی حضرات کوصرف اپنی ہی تحریک سے لاشریک عشق وجنون ہے۔

☆ یہ خاص نظام عمل، خاص اعمال واشغال کی پابندی، خاص پروگرام کے مطابق زندگی گذارنا، مروجہ ہیئت ترکیبی مجموعی [تبلیغی جماعت] نبی کریم ﷺ، حضرات صحابہ، تابعین، تبع تابعین سلف صالحین [رضوان اللہ علھیم اجمعین] کے زمانے میں نہیں تھی، بلکہ یہ چودھویں صدی کی ایجاد ہے۔

مروجہ تبلیغ صحابہ وتابعین سے منقول نہیں

اسی کتاب الکلام البلیغ میں دیوبندی مولانا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''جو فعل اور تخصیص فعل منقول نہ ہو اور متروک ہو اس کا احداث بدعت ہے''۔[اس ہیڈ ینگ کے بعد کہتے ہیں کہ] ''تبلیغ مروجہ میں تبلیغ کے ساتھ جن خاص اعمال واشغال کی پابندی کی جاتی ہے۔ان میں سے اکثر کا قرون ثلاثہ یعنی عہد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اور تابعین میں تبلیغ کے ساتھ ہونا منقول نہیں۔اور چونکہ جو داعی اور مقتضی ان کافی زمانناہے۔وہ اس زمانے میں بھی موجود تھا تو باوجود داعی اور محرک کے اس زمانہ میں نہ تھا۔تو ان قیود کا متروک ہونا ظاہر ہے۔لہٰذا ان غیر منقول متروک تخصیصات وتقییدات کا احداث بدعت ہے۔حضرت مولانا اشرفعلی تھانوی دعوات عبدیت حصہ اول کے مجادلات معدلت صفحہ ۲۳۷/ پر فرماتے ہیں:

''یہ قاعدہ کلیہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک تو ہے عدم الفعل۔اور ایک ہے ترک الفعل۔ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔پس عدم الفعل تو عدم قصد سے بھی ہوتا ہے اور

ترک میں اس کے اعدام کا قصد ہوتا ہے۔پھر یہ قصد جس مرتبہ کا ہوگا۔اس فعل کا ناپسند ہونا ثابت ہوگا اور اس فرق کو اہل اجتہاد خوب سمجھتے ہیں اور پہنچانتے ہیں۔پس عدم الفعل سے تو اس کا کرنا ناجائز نہیں ہوتا۔بشرطیکہ اور کوئی قباحت شرعی لازم نہ آئے اور ترک الفعل البتہ ناپسندیدگی ہے (اور وعظ السرور میں فرمایا) داعی قدیم ہے تو سکوت شارع ترک الفعل ہوگا اور اگر داعی جدید ہے اور حادث ہے تو سکوت شارع ترک الفعل ہوگا) عدم الفعل......عدم الفعل سے اس کا کرنا ناجائز نہ ہوگا......ترک الفعل سے اس کا کرنا البتہ ناجائز اور بدعت ہوگا۔......" (تھانوی کے اس بیان کے بعد دیوبندی مصنف کہتا ہے کہ)

"حاصل یہ کہ فعل کا موجب و مقتضی اور داعی پائے جانے کے باوجود وہ فعل یا تخصیص وتقیید فعل نہیں پایا گیا تو یہ ترک الفعل ہے۔ایسے فعل یا تخصیص فعل کا احداث بدعت ہے۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۲۲،۱۲۳)

......سنی تبصرہ......

دیوبندی مولوی فاروق صاحب کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

☆تبلیغی جماعت کے مروجہ خاص اعمال واشغال قرون ثلاثہ یعنی عہد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اور تابعین میں تبلیغ کے ساتھ ہونا منقول نہیں۔

☆تبلیغی جماعت کے ان غیر منقول متروک تخصیصات وتقییدات کا احداث بدعت ہے۔

تبلیغی جماعت والوں نے دین کو بدل دیا

پھر صفحہ ۱۲۵ / پر دیوبندی مصنف نے لکھا کہ:

"نفائس الازہار ترجمہ مجالس الابرار صفحہ ۱۲۷ / پر ہے کہ جس فعل کا سبب آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں موجود ہو اور کوئی مانع بھی نہ ہو اور باوجود اس کے حضور نے نہ کیا ہو تو ایسا کام کرنا اللہ تعالیٰ کے دین کو بدلنا ہے۔ کیونکہ اس کام میں کوئی مصلحت ہوتی تو سرور کائنات اس فعل کو خود ضرور کرتے یا ترغیب دیتے۔ اور جب آپ نے نہ خود کیا نہ کسی کو ترغیب دی تو معلوم ہوا کہ اس میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ وہ بدعت قبیحہ سیئہ ہے"

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۲۵)

دیوبندی مولانا فاروق صاحب مختلف روایات و حوالہ جات بیان کرنے کے بعد تبلیغی جماعت کی مروجہ تبلیغ واصولوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

"تبلیغ مروجہ کے موجودہ قیود وتخصیصات کے جو مقتضیات اور دواعی بیان کئے جاتے ہیں۔ وہ سب قرون ثلاثہ میں موجود تھے۔ جس طرح امور مذکورہ بالا [مثلاً بسم اللہ بالجہر، فرائض میں قنوت، بیس رکعت سے زیادہ تراویح وغیرہ] کے دواعی موجود تھے۔ لیکن قرون ثلاثہ میں ان کا ثبوت نہیں ملتا اسی لئے حضرات صحابہ وعلماء کاملین نے ان پر بدعت کا حکم جاری فرمایا۔ کیونکہ ایسی صورت میں ان کی حیثیت ترک فعل کی ہے۔ عدم فعل کی نہیں۔ تو [تبلیغی جماعت والوں کی] تبلیغ مروجہ کے قیود وتخصیصات باوجود دواعی اور مقتضیات کے قدیم ہونے کے کیوں نہ متروک سمجھے جائیں گے۔ اور کیوں ان پر بدعت کا حکم جاری نہ ہوگا۔ اور جو قید قرون ثلاثہ میں ثابت نہیں لیکن وظیفہ تبلیغ سے خارج

ہو مثلاً چلہ وغیرہ اگر اس کا وجود ثابت کیا جائے تو ضروری ہے کہ قرونِ ثلاثہ میں اس کا وظیفہ تبلیغ ہونا بھی ثابت کیا جائے ورنہ وہ بھی متروک ہی سمجھا جائے گا۔ جیسا کہ مثلاً سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے چھینک کے موقع پر الحمد للہ کے ساتھ السلام علی رسول اللہ کو وظیفہ عطاس سے خارج ہونے کی وجہ سے منع فرمایا۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۲۷، ۱۲۸)

……سنی تبصرہ……

دیو بندی مولوی فاروق صاحب کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ:

☆ مروجہ تبلیغی امور کا سبب آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں موجود تھا لیکن حضور ﷺ نے نہ کیا لیکن اب تبلیغی جماعت والے کر رہے ہیں تو بقول دیو بندی مصنف یہ اللہ عزوجل کے دین کو بدلنا ہے۔

☆ تبلیغی جماعت والوں کے ایسے کام جو آپ ﷺ سے ثابت نہیں، نہ آپ ﷺ نے ترغیب دی ایسے تبلیغی جماعت کے کاموں میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ وہ بدعت قبیحہ سئیہ ہے۔

☆ تبلیغی جماعت والوں کے مروجہ امور تبلیغ کے جو مقتضیات اور دواعی بیان کیے جاتے ہیں وہ قرون ثلاثہ میں موجود تھے لیکن نبی پاک ﷺ، صحابہ و تابعین علیہم الرضوان اجمعین نے ان کو اختیار نہ فرمایا تو بقول مصنف یہ بدعت ہیں۔

☆ جب تبلیغ کے لیے کوئی قید [مثلاً چلہ، گشت، سہ روزہ وغیرہ] نہیں تو اب تبلیغی جماعت والے اس کو وظیفہ تبلیغ سمجھیں تو ضروری ہے کہ قرونِ ثلاثہ میں اس کا وظیفہ تبلیغ ہونا بھی ثابت کریں ورنہ وہ بھی متروک ہی سمجھا جائے گا۔

تبلیغی جماعت بحیثیت مجموعی بدعت ضلالہ ہے

قاضی عبدالسلام دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

''اب یہ موجودہ سلسلہ جو تبلیغ کے نام سے جاری ہو گیا ہے۔ یہ بہت سے اجزاء کا مجموعہ ہے۔ جیسا کہ حضرت مفتی [جمیل دیوبندی] صاحب نے اس کے بیش اجزاء بنائے ہیں، کچھ صحیح کچھ غلط ...... عوام میں اس مجموعے کا نام تبلیغ ہے۔ اولاً تو ظاہر ہے کہ غلط اور صحیح کا مجموعہ غلط ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ پانی اور نجس پانی کا مجموعہ نجس ہی ہوتا ہے...... ثانیاً تبلیغ کا یہ موجودہ نظام کذائی اور معمولات رائجہ حضور ﷺ سے منقول نہیں ہیں اور عوام ان کو دین کی عقیدت اور فلاح آخرت اور ثواب کی نیت سے برت رہے ہیں۔ بلکہ اس بدعی نظام کو مقبول اور نا مقبول کے درمیان معیار بنائے ہوئے ہیں اور یہ حقیقت عندالشرع بدعت ضلالہ ہے۔ (شاہراہ تبلیغ ۷۷)

دیوبندی کتاب ''الکلام البلیغ'' میں دیوبندی مولانا ظفر احمد صاحب کے تبلیغی جماعت کے بارے میں بیان کردہ دس مفاسد کا ذکر کر کے کہا:

''یہ دس مفاسد اور زوائد ہیں جن کا اظہار مولانا ظفر احمد صاحب [دیوبندی] نے خود فرما دیا، غالباً مولانا کو ان چند باتوں ہی کی اطلاع ہوئی، بعد میں اور جو خرابیاں اور کوتاہیاں پیدا ہوئیں حضرت موصوف جو اگر ان کا علم ہوتا تو یقیناً ان کا بھی اظہار فرماتے۔

ہر شخص بآسانی و بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت تھانوی کے سامنے اگر یہ امور [یعنی کوتاہیاں و خرابیاں] آتے تو مولنا ہرگز ہرگز اس سے مطمئن نہ ہوتے اور سکوت نہ

فرماتے، پھر حضرت تھانوی کی پسندیدگی اور موافقت کا جو بلند وبانگ دعویٰ کیا جاتا ہے، کہاں تک صحیح ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ طرز طریقہ تبلیغ حضرت مولانا تھانوی کے مزاج و منشاء اور مسلک کے بالکل خلاف ہے''۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۴۲۵ تا ۴۲۶)

دیوبندی مولوی محمد فاروق صاحب تبلیغی جماعت کے ایسے ہی مجموعے کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''امر مشروع و جائز ایک مکروہ کے انضمام سے مکروہ و ناجائز ہو جاتا ہے، اہل علم جانتے ہیں کہ نتیجہ ہمیشہ اخس کے تابع ہوتا ہے۔ جائز و ناجائز کا مجموعہ ناجائز، صحیح اور غلط کا مجموعہ غلط، پاک اور نجس، حلال و حرام کا مجموعہ حرام ہوتا ہے۔ ایک قطرہ پیشاب ایک گھڑے پانی کو ناپاک کر دیتا ہے...... نماز عمدہ عبادات ہے مگر ایک مکروہ کے انضمام سے ساری نماز مکروہ ہو جاتی ہے...... براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۷ پر ہے کہ ''یہ قاعدہ بھی محفوظ رہے کہ مرکب یجوز اور لا یجوز سے ناجائز ہو جاتا ہے'' صفحہ ۱۸۲ پر ہے ''کسی جائز مطلق کے ساتھ اگر ایسے امور منضم ہو جاویں کہ وہ ممنوع ہوں تو مجموعہ ممنوع ہوگا'' (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۶۳، ۱۶۴)

سنی تبصرہ

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ:

☆ بقول علمائے دیوبند تبلیغی جماعت ''اچھائی و برائی کا مجموعہ ہے''۔

☆ تبلیغی جماعت ایسی مجموعی صورت میں اپنے دیوبندی علما کے اصول کے مطابق ناجائز و بدعت ضلالہ کہلائے گی جیسا کہ خود ان کے علما نے اس کا اقرار بھی کیا۔

☆ظفر احمد[دیوبندی] نے تبلیغی جماعت کے دس مفاسد کا ذکر کیا۔

☆لیکن دوسرے دیوبندی کے مطابق اس میں اور بھی خرابیاں اور کوتاہیاں موجود تھیں جن کا علم ظفر احمد دیوبندی کو نہیں ہوا۔

☆مذکورہ دیوبندی علما کے مطابق اچھائی و برائی، جائز و ناجائز، صحیح و غلط کا مجموعہ ناجائز وحرام اور ممنوع ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا تبلیغی جماعت ایسے مجموعے پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بدعت ضلالہ ہے۔

فضائل اعمال قرآن سے بڑھ کر

تبلیغی جماعت والے جہاں بھی جاتے ہیں ان کے بغلوں میں ایک کتاب ''فضائل اعمال'' ہوتی ہے جس کے مصنف تبلیغی مولوی زکریا کاندھلوی ہیں۔ اور تبلیغی حضرات اپنی مساجد میں لوگوں کو جمع کر کے اسی کتاب کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ اب ہم سنی کیا تبصرہ کریں خود ان کے علما کا کہنا ہے کہ تبلیغی جماعت والے اس کتاب کو قرآن سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں، قرآن سے زیادہ اس کا احترام کرتے ہیں، اس کے درس کو درس قرآن سے زیادہ افضل و اہم سمجھتے ہیں۔ اور دیوبندی علما کا کہنا ہے کہ ''اُس دن سے یہ تباہی و بربادی شروع ہوئی جس دن سے اللہ کے قرآن کو چھوڑ کر ملا نے (مولوی زکریا تبلیغی کی) ''فضائل اعمال'' اور ''فضائل درود شریف'' کو سینے سے لگایا۔

ہم کچھ کہیں تو یقیناً تبلیغیوں کے غم و غصے کا نشانہ بنے گے اس لئے ہم تبلیغی جماعت والوں کا یہ بھیانک راز اور قرآن کے خلاف خطرناک سازش خود علماء دیوبند ہی کی زبانی پیش کرتے ہیں۔

مولوی زکریا کی کتاب کی اہمیت قرآن وتفسیر کے برابر

دیوبندی مفتی صاحب تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''مساجد، محافل اور خصوصی تقاریب میں درس قرآن کی جگہ ان [تبلیغی جماعت] کے ہاں تعلیم کے نام سے تبلیغی نصاب یا فضائل اعمال کی خواندگی کی جاتی ہے جس کو یہ لوگ قرآن و حدیث کی تعلیم کے متوازی قرار دیتے ہیں۔ درس قرآن و حدیث ان [تبلیغی جماعت] کے ہاں مفقود ہے''۔ (کلمۃ الہادی ص ۱۵۹)

درس قرآن کے مقابلے میں تبلیغی نصاب

☆......[دیوبندی] استاد العلماء جامع المعقول والمنقول حضرت شیخ مولانا محمد سردار صاحب اپنی تقریظ میں تبلیغی جماعت و طارق جمیل کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

''حضرت مولانا مفتی عیسیٰ خان مدظلہ نے مولانا طارق جمیل کی بعض غلطیوں کی اہل سنت و جماعت [دیوبند] کے مسلک کے موافق اصلاح فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس عظیم کاوش کا دارین میں اجر عظیم عطا فرمائے۔ مفتی صاحب نے مولانا طارق جمیل کے جو اقوال نقل کیے ہیں، اگر واقعتاً درست ہیں تو بندہ مفتی صاحب مدظلہ کی تائید کرتا ہے...... مثلاً جماعت میں تبلیغی نصاب کے مقابلے میں درس قرآن کی غیر اہمیت اور حاجی عبدالوہاب صاحب کا حضرت لاہوری پر طعن کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ دونوں باتیں اگر ان میں ہیں تو یہ عظیم غلطی ہے۔ ان پر لازم ہے کہ اس کی اصلاح کریں''...... (کلمۃ الہادی ص ۳۰ تقریظ ۷)

دیوبندی مولوی ابوالفضل صاحب اپنے ایک مفتی محمد اسماعیل صاحب کے حوالے

سے کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب ''اصلاح خلق کا الٰہی نظام'' (ص ۴۷۳) پر لکھا کہ ''متعدد جگہ یہ دیکھنے سننے میں آتا رہتا ہے کہ اہل حق میں سے کوئی عالم دین درس قرآن یا عمومی وعظ کہنے آئے اور جماعتی احباب وہاں کتاب (فضائل اعمال وغیرہ) پڑھتے ہوں تو اس وقت بھی وہاں کتاب پڑھنے پر ضد کی جاتی ہے (اہتمام تو ٹھیک ہے مگر یہ الزام تو غلو اور غلط ہے) اور پھر کتاب پڑھ کر اکثر چل دیئے دوسرے عام لوگ درس قرآن اور وعظ سننے کو بیٹھے مگر یہ (تبلیغی) حضرات تقریباً چلے ہی گئے الا ماشاء اللہ محض اس بناء ہر کہ یہ ہماری [تبلیغی] جماعت میں نہیں آتے جاتے، یہ کس قدر خطرناک ذہنیت اور غلو ہے۔ (انکشاف حقیقت: ص ۳۱)

تو اس دیوبندی مولوی نے بھی یہی اقرار کیا کہ تبلیغی جماعت والے درس قرآن کے مخالف ہی ہیں، درس قرآن نہیں سنتے، فضائل اعمال ہی کی تعلیم پر ضد کرتے ہیں۔

یہی دیوبندی مولوی ابوالفضل تبلیغی جماعت کے بارے میں مزید لکھتے ہیں:

''متعدد مساجد میں جہاں علماء کرام روزانہ درس قرآن دیتے ہیں جماعتی (تبلیغی) احباب اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کسی طرح قرآن کا درس بند ہو جائے اور درس قرآن کی بجائے فضائل اعمال کی کتاب پڑھی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر کسی انسان کی کتاب کو ترجیح دینا گمراہی وضلالت کا انتہائی درجہ ہے لیکن اس جماعت کے کارکن یہ جرم دیدہ دانستہ کرتے ہیں جہالت کی بنا پر جرم بھی نہیں سمجھتے''

(انکشاف حقیقت: ص ۳۱، ۳۲)

دیوبندی مولانا ابوالفضل نے اپنے دیوبندی ''مفتی محمد اسماعیل'' کے حوالے سے خود لکھا ہے کہ تبلیغی جماعت والے پوری کوشش کر کے قرآن مقدس کا درس بند کراتے

ہیں۔دیوبندی مولوی صاحب کا حوالہ ملاحظہ کیجیے۔

''بعض مساجد میں اختلاف کا بہانہ بنا کر اور کوشش کر کے قرآن کا درس بند کرا دیا گیا، ایسے تین واقعات تو بندہ کو معلوم ہے۔اس [تبلیغی] جماعت کے افراد کہتے ہیں کہ مضامین قرآن سے کفر وشرک کے مسائل اور منکرات کی بحثیں شروع ہو جاتی ہیں جن سے جوڑ کی بجائے توڑ پیدا ہو جاتا ہے بس کتاب (فضائل اعمال) کی تعلیم کافی ہے''

(انکشاف حقیقت: ص۳۲)

درس قرآن کے بجائے تبلیغی تصانیف کا درس

مذکورہ کتاب میں تبلیغی جماعت کے بزرگوں کے حوالے سے موجود ہے کہ ان کے نزدیک تفسیر قرآن کو مضر جانا جاتا ہے۔استغفراللہ! چنانچہ دیوبندی مفتی تبلیغی جماعت والوں کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''عرصہ سے رسمی تبلیغیوں [تبلیغی جماعت والوں] نے قرآن کو نظر انداز کر دیا، اپنی اختراعی ترتیب اور اپنے بزرگوں کی تصانیف و تالیفات (فضائل اعمال، فضائل صدقات وغیرہ) کو تبلیغ کے لئے کافی سمجھا، درس قرآن ترجمہ و تفسیر کو اضافی چیز خیال کیا بلکہ مضر جانا اور یہ امر واقع ہے۔(کلمۃ الہادی ص ۱۵۸)

تبلیغی جماعت کے حاجی عبدالوہاب کے نزدیک درس قرآن کرنا غلط

دیوبندی مفتی تبلیغی جماعت کے بزرگ حاجی عبدالوہاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''سند متصل سے مجھے استاذی وشیخی حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے پوتے حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب دام مجدہ نے بتلایا جناب حاجی عبدالوہاب صاحب نے دوران گفتگو کہا آپ کے دادا بہت بزرگ تھے۔ ان کی بڑی غلطی تھی کہ عامۃ الناس کو قرآن کا درس دیا کرتے تھے۔ یاللعجب وضیعۃ الادب۔

ہم تو یہ سنا کرتے تھے حاجی صاحب حضرت شیخ لاہوری کے تربیت یافتہ ہیں، لیکن ہمارا دیدہ وشنیدہ غلط ثابت ہوا۔ حضرت لاہوری نے اللہ کی کتاب کو اپنی زندگی کا پروگرام بنالیا تھا، وہ اسے ہدایت کا اول درجہ سمجھتے تھے، لیکن یہ اس کی مخالفت کر رہے ہیں، اپنے آپ کو راہ راست پر سمجھتے ہیں اور حضرت لاہوری کو غلطی کا الزام دے رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، بتلایئے ان لوگوں [تبلیغوں] کے اقوال کی کیا تاویل کی جائے!

(کلمۃ الہادی ص ۱۵۸)

تبلیغی جماعت کا نظریہ ''درس قرآن'' سے آدمی نیک وصالح نہیں بنتا

دیوبندی مفتی صاحب نے تبلیغی جماعت کے بارے میں (صوفی عبد الحمید دیوبندی کے حوالے سے) لکھا ہے کہ:

''قرآن کریم کے درس کے بارے میں یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ قرآن کریم کا درس سن کر کوئی آدمی نیک وصالح نہیں ہوسکتا اور نہ اس کی اصلاح ہوسکتی ہے۔ اصلاح تو گشت کرنے سے اور جماعت کے ساتھ جانے سے ہوتی ہے''۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۱۹)

تبلیغی جماعت کے مراکز تک میں درس قرآن نہیں دیا جاتا

دیوبندی مفتی نے تبلیغی جماعت پر گفتگو کرتے ہوئے خود یہ ہیڈ ینگ لگائی

کہ ''جماعت میں تبلیغی نصاب کے مقابلہ میں درس قرآن کی غیر اہمیت'' اور پھر اس کے تحت لکھتے ہیں کہ:

''پاکستان میں تبلیغی [جماعت کے] مراکز میں دروس قرآن کا سلسلہ عرصہ سے نہیں ہو رہا۔ کہیں بھی بڑے بڑے اجتماع میں دروس قرآن کا اہتمام نہیں کیا جاتا''۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۲۵)

تبلیغی جماعت کے اس عمل کا رد کرتے ہوئے دیو بندی مفتی کہتے ہیں کہ:

''قرآن اور درس قرآن ہی تبلیغ کا سرچشمہ اور پیش خیمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا ''یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَه'' اے رسول پہنچا دے جو تجھ پر اترا تیرے رب کی طرف سے اور اگر ایسا نہ کیا تو تو نے کچھ نہ پہنچایا اس کا پیغام''

[المائدہ ۶۷]

اس آیت مبارکہ میں نبی کریم ﷺ کو اس چیز کی تبلیغ کا حکم دیا گیا جو ان کے رب کی طرف سے ان پر اتاری گئی ہے، جب کسی کو ''مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ'' کا علم نہیں ہوگا وہ شخص اس کی کیا تبلیغ کرے گا اکثر بلکہ عامۃ الناس رائے ونڈ سے بغیر علم، بغیر تربیت، بغیر ادب و آداب کے تبلیغ کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتے ہیں۔

ان کے ہاں علماء اور علم کی قدر و اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ علماء سے از خود بطور امتحان پوچھتے ہیں آپ نے کتنا وقت لگایا ہے، ایسی موضوعات، من گھڑت حکایتیں، قصے بیان کرتے ہیں جن کا حقیقت سے دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا ضعیف بلکہ موضوع احادیث

تک بیان کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔ ان [تبلیغوں] کی بڑی سند [دلیل] یہ ہے ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے۔

ہر کہ خود گم است کرا رہبری کند

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۲۵، ۲۲۶)

تبلیغی جماعت کی وجہ سے دین کی تباہی

''دیوبندی'' ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا سید ضیا اللہ شاہ گجراتی نے اٹک میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

''اُس دن سے یہ تباہی و بربادی شروع ہوئی جس دن سے اللہ کے قرآن کو چھوڑ کر ملانے (مولوی زکریا تبلیغی کی) ''فضائل اعمال'' اور ''فضائل درود شریف'' کو سینے سے لگایا۔ جس دن سے اللہ کی کتاب کو چھوڑ ا گیا (دیوبندی) بزرگوں کی کتابوں کو سینے سے لگایا اسی دن سے بربادیاں شروع ہوئیں''۔

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۰، ۲۱)

نوٹ:۔ دیکھ رہے ہیں آپ! کس قدر حیرت کی بات ہے کہ جس تبلیغی جماعت کی تشکیل ہی کتاب وسنت کی تعلیمات کو عام کرنے میں اور مسلمانوں کے اصلاح کی غرض سے ہوئی تھی، وہی جماعت قرآن اور درس قرآن کی سخت مخالفت کرنے لگی بلکہ اسے مضر قرار دے کر مسلمانوں کو اس سے روکنے کی ناپاک کوشش کرنے لگی۔ دراصل حقیقت تو وہی جس کی وضاحت مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت نے پہلے ہی کر دی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تعلیم تو مولانا اشرف علی تھانوی کی ہو اور طریقۂ تعلیم میرا ہو۔

فضائل اعمال کی حقیقت

یہی دیوبندی مولانا اپنے ہی دیوبندی اشاعتی مولانا کے تبلیغی جماعت سے اختلاف کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

(دیوبندی)''اشاعت کے مشہور محقق مولانا خان بادشاہ صاحب اپنی تصانیف میں ''تبلیغی جماعت'' اکابرِ تبلیغ اور کتبِ فضائل کو ہمیشہ نشانہ تنقید بناتے رہتے ہیں، چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

''فضائل حج میں کافی خرافات اور واہیات ہیں اگر تجھ میں علمی غیرت ہو تو اس کو دلائل شرعیہ سے ثابت کر لو فضول بکواس سے کچھ نہیں بنتا۔ اور میں نے نہایت دیانتداری سے رد کیا ہے غلط کو غلط کہتا ہوں چاہے اپنی جماعت والا کیوں نہ ہو جس پر میری کتابیں شاہد ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک وہ معصوم ہو وہ الگ بات ہے میں تو صرف یہ کہوں گا کہ اللہ عزوجل مولانا زکریا کو معاف فرمائے اور اس پر رحم فرمائے۔ لیکن انسان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اور مولانا زکریا سے اس میں لغزشِ صادر ہوئی ہیں اللہ انہیں معاف فرمائے۔ اب اگر کوئی ان غلطیوں کو غلطی نہ کہے اور اسے قرآن جیسا صحیح تصور کرتا ہو تو اسے جاہل کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے''۔

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۱، التنقید الجوھری ص ۲۷ مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء بحوالہ مذکورہ)

کتاب فضائل حج میں چالیس خرافات

مزید لکھا ہے کہ:

''شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی کے متعلق خان بادشاہ صاحب (دیوبندی) لکھتے ہیں: ''جاہل مبلغ جس نے چالیس خرافات فضائل حج میں لکھے ہیں''۔

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۲، الصواعق المرسلہ ص ۱۵۔۔بحوالہ مذکورہ)

کتاب فضائل اعمال کی گستاخی پر فتویٰ

تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا صاحب کی مشہور کتاب فضائل اعمال میں لکھا ہے کہ:

''نماز کا معظم حصہ ذکر ہے قرات قرآن ہے یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے۔ کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے نہ اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی نفع ......الخ۔

(فضائل اعمال باب سوم فضائل نماز ''آخری گزارشات'' کے تحت صفحہ ۳۶۹ کتب خانہ فیضی لاہور، تبلیغی نصاب صفحہ ۴۰۷ مکتبہ امدادیہ رائیونڈ)

دیکھئے کس طرح ذکر اور قرات قرآن کو ہذیاں (بک بک، بیہودہ باتیں کرنا) اور

بکواس کہا جارہا ہے۔تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ یہ بات صوفیاء نے لکھی ہے لیکن صوفیا نے ایسا کسی کتاب میں نہیں لکھا۔ اگر کوئی بضد ہے تو حوالہ پیش کرے۔اب اس عبارت پر ہم تبلیغی جماعت والوں کے ہم مسلک ''جامعہ خیر المدارس ملتان'' کا فتوی پیش کرتے ہیں۔

دیوبندی جامعہ خیرالمدارس کا فتوٰی

ایک شخص نے یہی عبارت مولوی زکریا اور فضائل اعمال کا حوالہ دیے بغیر تبلیغی جماعت کے ہم مسلک جامعہ خیر المدارس کوارسال کیا۔سوال وجواب ملاحظہ کیجیے:

سوال: گزارش ہے کہ ہمارے علاقے کے مولوی صاحب نے ایک تبلیغی سلسلہ شروع کیا ہے اس نے ایک بات درج کی ہے جس پر علاقہ میں جھگڑا طول پکڑے ہوئے ہے آپ درج ذیل عبارت پڑھ کر شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں۔

''نماز کا معظم حصہ ذکر ہے قرات قرآن ہے یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے۔کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے نہ اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی نفع ......الخ۔

جواب

دارالافتاء جامعہ خیرالمدارس ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوٰی نمبر ۱۴۸ الجواب مورخہ ۱۷۔۱۱۔۱۴۲۱ھ

خط کشیدہ الفاظ موہم توہین ہیں اس کے قائل پر علانیہ توبہ واجب ہے جب تک

توبہ نہ کرے اسے مصلیٰ پر کھڑا نہ کیا جائے، مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے۔

الجواب صحیح فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عبداللہ عفراللہ عنہ — مہر (دارالافتاء)

سنی تبصرہ

یہ فتویٰ تبلیغی جماعت والوں کے ہم مسلک علما ہی کا ہے۔ جس میں فضائل اعمال کی مذکورہ عبارت کو توہین [گستاخانہ] قرار دیا، اور قائل یعنی مولوی زکریا کو توبہ کرنے کا حکم دیا، جب تک توبہ نہ کرے مصلیٰ پر کھڑا نہیں کیا جا سکتا، مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے۔

لیکن مولوی زکریا صاحب تو یہ گستاخانہ عبارت لکھ کر بغیر توبہ کیے مر کر مٹی میں مل گئے۔ اور یہ گستاخی کا داغ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے نام کر کے اپنی آخرت خراب کر چکے۔ اب جو تبلیغی، دیوبندی زندہ ہیں ان کو چاہیے کہ ایسے گستاخ مصنف سے بیزاری کا اعلان کریں اور اس کی کتابیں پڑھنے سے اجتناب کریں۔

یہ بھی یاد رہے کہ اب جدید ایڈیشنوں میں یہ عبارت تبدیل کر دی گئی ہے اور اس طرح لکھا: ''ایسی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان ہوتی ہے''

(ملاحظہ کیجئے جدید ایڈیشن کتب خانہ فیضی لاہور)

بکواس کا لفظ جدید ایڈیشن میں نہیں لکھا۔ لیکن یہ عبارت اب بھی گستاخانہ ہے کیونکہ اس میں ''ہذیان'' کا لفظ موجود ہے، ''ہذیان'' کا مطلب لغت میں بیہودہ باتیں کرنا ہے۔ تو ایسی صورت میں بھی یہ عبارت توہین آمیزہ ہی قرار دی جائے گی۔ دوسری

بات کہ تبدیلی یا اصلاح تو اب بعد کے تبلیغی حضرات نے کی ہے تو ان کی اصلاح سے مولوی زکریا کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا بلکہ مولوی زکریا کا یہ جرم اب بھی باقی ہے۔اس لئے کہ وہ تو بغیر توبہ کیے مر گیا۔لہٰذا بعد والوں کی توبہ بھی اسکو کچھ نفع نہ دے گی۔

تبلیغی ''کتب فضائل'' پر اکابرین دیوبند کے فتوے

ایک بہت خوبصورت عربی شعر ہے کہ ؎

العین تنظر مادنی ومانائی ولا تری نفسھا الا بمراۃ

آنکھ دور و قریب کی تمام چیزوں کو دیکھ لیتی ہے
لیکن خود اپنے آپکو بغیر آئینے کے نہیں دیکھ سکتی

اگر اردو میں کہا جائے تو یہ شعر یقیناً اسی مقام کے لیے کہا گیا ہے کہ ؎

غیر کی آنکھ کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر
دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شہتیر بھی

اسی کے پیش نظر نہایت مختصراً چند حوالہ جات تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث مولوی زکریا صاحب کی مشہور کتب فضائل سے پیش کر رہے ہیں اور پھر ان کے بارے میں خود انہی کے اکابرین وعلما کے حوالہ جات پیش کریں گے کہ ان کے مطابق زکریا صاحب اور ان کی کتب پر کیا فتوے عائد ہوتے ہیں۔

کل کی خبر کون کہاں مرے گا؟

(1)☆تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''شیخ ابو یعقوب سنوسی کہتے ہیں میرے پاس ایک مرید آیا اور کہنے لگا میں کل ظہر

کے وقت مرجاؤں گا چنانچہ وہ واقعی مرگیا میں نے اسے غسل دیا اور دفن کیا۔ جب میں نے اسے قبر میں رکھا تو اس نے آنکھیں کھول دیں میں نے کہا مرنے کے بعد بھی زندگی ہے کہنے لگا میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر عاشق زندہ ہی رہتا ہے''۔

(فضائل صدقات ص ۶۶۰ حصہ دوم)

پہلے تو یہ یاد رکھیے کہ تبلیغی جماعت کے علما خود تسلیم کرتے ہیں کہ ''کل کی بات علم غیب'' میں داخل ہے۔ اب زکریا صاحب کے مذکورہ واقعہ پر غور کیجیے کیا اس واقعے میں اس بات کا دعویٰ نہیں کیا جارہا کہ وہ شخص کل کی بات یا آئندہ کی باتوں سے باخبر تھا؟ یہاں تو یہ تسلیم کیا گیا لیکن تبلیغی جماعت کے عین اسلام میں ایسی باتوں کو ماننے کو شرک کہا گیا ہے۔

چنانچہ اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ:

''جو کوئی یہ دعوی کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب میں چاہوں اس سے غیب کی کوئی بات معلوم کرلوں اور آئندہ باتوں کو معلوم کر لینا میرے قابو میں ہے سو وہ بڑا جھوٹا ہے کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے اور جو کوئی کسی نبی، ولی یا جن وفرشتہ کو امام یا امام زادے یا پیر وشہید، نجومی ورمال یا جفار کو یا فال دیکھنے والے کو یا برہمن رشی کو یا بھوت وپری کو ایسا جانے اور اس کے حق میں یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

(تقویۃ الایمان ۲۱)

تبلیغی جماعت کے عین اسلام کا تو یہ حکم ہے لیکن زکریا صاحب وہ واقعہ بیان کر رہے ہیں۔ اب تبلیغی حضرات اپنے عین اسلام کے مطابق زکریا صاحب کے تعلق سے اور اپنا فیصلہ خود کرلیں کہ وہ مسلمان رہے کہ مشرک ہوگئے؟

……قبر بتائی تو خیر نہیں ہے……

(2)☆ زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''ایک کفن چور تھا وہ قبریں کھود کر کفن چرایا کرتا تھا۔اس نے ایک قبر کھودی۔تو اس میں ایک شخص اونچے تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھے قرآن پاک ان کے سامنے رکھا ہوا تھا۔وہ قرآن پاک پڑھ رہے ہیں اور ان کے تخت کے نیچے ایک نہر چل رہی ہے۔ اس شخص پر ایسی وحشت طاری ہوئی کہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔لوگوں نے اس کو قبر سے نکالا تین دن بعد ہوش آیا۔لوگوں نے قصہ پوچھا۔اس نے سارا حال سنایا بعض لوگوں نے اس قبر کے دیکھنے کی تمنا کی۔اس سے پوچھا کہ قبر بتادے اس نے ارادہ بھی کیا کہ ان کو لے جا کر قبر دکھاؤں رات کو خواب میں ان قبر والے بزرگ کو دیکھا کہہ رہے ہیں۔ اگر تو نے میری قبر بتائی تو ایسی آفتوں میں پھنس جائے گا کہ یاد کرے گا۔اس نے عہد کیا کہ نہیں بتاؤں گا۔(فضائل صدقات،حصہ دوئم ۶۵۹)

ذرا ان جملوں پر غور کیجیے کہ:

''ایسی آفتوں میں پھنس جائے گا کہ **یاد کرے گا''**۔

کیا یہاں اس کے حق میں یہ عقیدہ تسلیم نہیں کیا جا رہا کہ وہ شخص صاحب اختیارات وتصرفات تھا۔ پھر یہی کچھ نہیں وہ قبر والا ان لوگوں کے خیالات وحالات سے بھی واقف ہوگیا۔اور خواب میں آ کر اس شخص کو منع کر دیا۔

تبلیغی جماعت کے عین اسلام میں تو یہ لکھا ہے کہ:

''اور یوں سمجھے کہ جب میں اُس کا نام لیتا ہوں زبان یا دل سے، یا اُس کی

صورت کا، یا اس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اُسکو خبر ہو جاتی ہے اور اُس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں، جیسے بیماری وتندرستی و آسائش وتنگی، مرنا و جینا، غم وخوشی، سب کی ہر وقت اُسے خبر ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال ووہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے''۔ (تقویۃ الایمان ۳۲)

اب کوئی تبلیغی امیر جی! ہی بتا سکتے ہیں کہ اس کو ان کے حالات وخیالات کی کس طرح خبر ہوئی۔

تبلیغی جماعت کے خلیل احمد سہارنپوری اپنی کتاب میں تو حضور ﷺ کی طرف ایک جھوٹی حدیث منسوب کرتے ہیں کہ:

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ''مجھ کو دیوار پیچھے کا علم نہیں''۔ (براہین قاطعہ ۵۵)

معاذ اللہ۔ اگر حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں تو اس شخص کے بارے میں منوں مٹی کے نیچے سے ایسا علم کیوں تسلیم کیا گیا؟

☆ اگر کہا جائے کہ یہ غیبی خبریں اس کو خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے بتا دیں تو اولاً تو ثبوت پیش کرنا ضروری ہے اور پھر اللہ کے بتانے سے اس کو معلوم ہوا ایسا عقیدہ رکھنا بھی تو تبلیغی جماعت کے عین اسلام کے مطابق شرک ہے۔

''پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے، غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے''۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۲۲)

☆ اگر کہا جائے کہ بطور کشف معلوم ہوا تو ایسی صورت کو بھی تبلیغی جماعت کے عین

اسلام میں شرک کہا ہے۔

"یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعوے رکھتا ہے......اس نے شرک کی بات کی اور شرک سب عبادتوں کا نور کھو دیتا ہے اور نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے اور نامہ نکالنے والے اور کشف اور استخاوہ کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۵۱)

☆ اسی طرح تبلیغی جماعت کے مذہب کے مطابق اس میں دوسرا شرک یہ ہے کہ اس کے حق میں یہ مان لیا گیا کہ وہ بعد الوصال دور سے دیکھ سن سکتا ہے۔ اس کو ہمارے حالات کی خبر ہوگئی اس عقیدے کے بارے میں تبلیغی جماعت کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں کہ:

> "کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر رہتی ہے (کفر وشرک ہے)"۔ (بہشتی زیور ج ا ص ۳۷)

لہٰذا ایسا واقعہ تو تبلیغی جماعت کے مسلک و مذہب کے مطابق کفر وشرک ہے۔ لہٰذا زکریا صاحب اور تبلیغی جماعت کے کارکنوں کو فیصلہ کرنا چاہیے کہ وہ کس بات کو تسلیم کریں گے اپنے زکریا صاحب کی کتب کو یا اپنے عین اسلام (تقویۃ الایمان) و بہشتی زیور کو؟ اور کس کو حق اور کس کو باطل قرار دیں گے؟۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور سے فیض کا حصول

(3)☆تبلیغی جماعت کے زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں قحط پڑا۔ایک شخص حضوراقدس ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اورعرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی امت ہلاک ہورہی ہے اللہ تعالیٰ سے بارش کی مانگ دیجئے۔انہوں نے خواب میں حضوراقدس ﷺ کی زیارت کی ارشادفرمایا عمر سے میرا اسلام کہہ دواور یہ کہہ دو کہ بارش ہوگی اور یہ بھی کہہ دینا کہ ہوشمندی اور ہوشیاری کومضبوط پکڑیں،وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پیام پہنچایا،حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن کررونے لگے اورعرض کیا یااللہ میں اپنی قدرت کے بقدرتو کوتاہی نہیں کرتا۔(وفاءالوفاء)

(فضائل حج ۱۵۹،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

(4)☆زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

’’ابوبکر بن المقری کہتے ہیں کہ میں اورامام طبرانی اورابوالشیخ مدینہ طیبہ میں حاضر تھے،کھانے کو کچھ نہیں ملا،روزہ پرروزہ رکھا،جب رات ہوئی عشاء کے قریب قبراطہر پرحاضر ہوااورعرض کیا یارسول اللہ بھوک۔یہ عرض کرکے میں لوٹ آیا۔مجھ سے ابوالقاسم (طبرانی) کہنے لگے کہ بیٹھ جاؤ یا تو کچھ کھانے کو آئے گا یاموت آئے گی۔ابن منکدر کہتے ہیں کہ میں اورابوالشیخ تو کھڑے ہوگئے۔طبرانی وہیں بیٹھے کچھ دیرسوچتے رہے کہ دفعتاً ایک علوی نے دروازہ کھٹکھٹایا ہم نے کواڑ کھولے تو ان کے ساتھ دوغلام تھے اوران دونوں کے ہاتھ میں ایک ایک بہت بڑی زنبیل تھی جس میں بہت کچھ تھا۔ہم

تینوں نے کھایا۔خیال تھا کہ یہ بچا ہوا غلام کھائیں گے مگر وہ سب کچھ وہیں چھوڑ گئے اور وہ علوی کہنے لگے کہ تم نے حضور ﷺ سے شکایت کی۔ میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں تمہارے پاس کچھ پہنچاؤں۔

(وفاء)(فضائل حج ص ۱۵۹،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ان دونوں حوالہ جات پر غور کیجیے جن کو خود مولوی زکریا نے نقل کیا ان واقعات میں نبی پاک ﷺ سے فریاد کی گئی، مراد بھی مانگی گئی، التجا بھی کی گئی ہے اور دیوبندیوں کے معتبر کتاب بلکہ عین اسلام ''تقویۃ الایمان'' میں ایسی باتوں کو شرک قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ:

''بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان شرک میں مبتلا ہوتا ہے اور غیر اللہ سے مرادیں مانگتا ہے''۔(تقویۃ الایمان ۹۲)

اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''مرادیں پوری کرنی، حاجتیں برلانی، بلائیں ٹالنی۔ مشکل میں دستگیری کرنی، بُرے وقت میں پہنچنا، یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاءؑ اولیاء کی، پیر و شہید کی، بھوت، پری کی یہ شان نہیں۔ جو کسی کو ایسا ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے...... پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے''۔(تقویۃ الایمان)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ:

”سارا کاروبار جہاں کا اللہ کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا“۔(تقویۃ الایمان)

تیسری جگہ لکھتے ہیں کہ ”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں“ (تقویۃ الایمان)

تو پھر جو باتیں ہم اہل سنت و جماعت اپنے آقا کریم ﷺ اور اولیاے عظام کے بارے میں بیان کریں وہ وہابیہ کے نزدیک کفر وشرک تھیں آج تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا انہی باتوں کو نبی پاک ﷺ اور بزرگوں کے بارے میں لکھیں تو جائز وایمان کس طرح بن گئیں؟ گویا ہم سنی یہ روایات بیان کریں اور ان کے مطابق اپنا عقیدہ رکھیں تو کفر وشرک اور اگر وہابی صاحبان بیان کریں تو عین اسلام بن جاتا ہے۔

آنکھوں کو کیسے مل سکے خوابوں پہ اختیار
قوسِ قزح کے رنگ کہیں ٹھہرتے نہیں

......قبر والے بزرگ کی مہمان نوازی......

(5) ☆ تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا صاحب کی کتاب میں ایسا واقعہ بھی موجود ہے کہ قبر والے بزرگ نے لوگوں کی مہمان نوازی کا اہتمام کروایا۔ لیجیے ملاحظہ کیجیے، لکھتے ہیں کہ:

”عرب کی ایک جماعت ایک مشہور سخی کریم کی قبر کی زیارت کو گئی۔ دور کا سفر تھا۔ رات کو وہاں ٹھہرے۔ ان میں سے ایک شخص نے اس قبر والے کو خواب میں دیکھا۔ وہ اس سے کہہ رہا ہے کہ تو اپنے اونٹ کو میرے بختی اونٹ کے بدلے فروخت کرتا ہے۔

خواب دیکھنے والے نے خواب ہی میں معاملہ کرلیا۔ وہ صاحب قبر اٹھا اور اسکے اونٹ کو ذبح کردیا۔ جب یہ اونٹ والا نیند سے اٹھا تو اسکے اونٹ سے خون جاری تھا۔ اس نے اٹھ کر اسکو ذبح کردیا۔ (کہ اسکی زندگی کی امید نہ رہی تھی) اور گوشت تقسیم کردیا۔ سب نے پکایا، کھایا۔ یہ لوگ وہاں سے واپس ہوگئے جب اگلی منزل پر پہنچے تو ایک شخص بختی اونٹ پر سوار ملا جو یہ تحقیق کررہا تھا کہ فلاں نام کا شخص تم میں سے کوئی ہے۔ اس خواب والے شخص نے کہا کہ یہ میرا نام ہے اس نے پوچھا کہ تو نے فلاں قبر والے کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی ہے۔ خواب دیکھنے والے نے اپنا خواب کا قصہ سنایا جو شخص بختی اونٹ پر سوار تھا اس نے کہا کہ وہ میرے باپ کی قبر تھی یہ اس کا بختی اونٹ ہے اس نے مجھے خواب میں کہا ہے کہ اگر تو میری اولاد ہے تو میرا بختی اونٹ فلاں شخص کو دے دے، تیرا نام لیا تھا یہ بختی اونٹ تیرے حوالے ہے۔ یہ کہہ کر وہ اونٹ دے کر چلا گیا''

(فضائل صدقات حصہ دوم ساتویں فصل نمبر ۱۶ صفحہ ۷۱۲)

تبلیغی جماعت کے عین اسلام کے مطابق زکریا صاحب کے واقعہ میں پہلا شرک تو یہ ہے کہ اس میں کسی بزرگ کی قبر کی طرف سفر کرکے جانے کی تعلیم موجود ہے۔

دوسرا شرک تبلیغی عین اسلام کے مطابق یہ ہے کہ اس قبر والے کے حق میں بعد الوصال اختیار و تصرف تسلیم کیا گیا۔ خود زکریا صاحب آگے لکھتے ہیں کہ: ''یہ سخاوت کی حد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اپنی قبر پر آنے والوں کی مہمانی میں اپنے اَصِیْل اونٹ کو فروخت کرکے آنے والوں کی مہمانی کی۔ باقی یہ بات کہ مرنے کے بعد اس قسم کا واقعہ کیونکر ہوگیا اس میں کوئی محال چیز نہیں ہے الخ (صفحہ ۷۱۲)''۔

اب لیجیے تبلیغی جماعت کے عین اسلام یعنی تقویۃ الایمان کا حکم بھی ملاحظہ

کیجیے، کہتے ہیں:

''اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا کہ لوگوں کو سنا دیویں کہ میں تمھارے نفع و نقصان کا کچھ مالک نہیں''۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۳۴)

ایک اور جگہ کہتے ہیں کہ

''اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے......اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اُس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور رستے میں اُس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا...... وہاں منتیں ماننی اُس پر غلاف ڈالنا اور اُس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجاء کرنی اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی...... یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو......اسی قسم کی باتیں کرے سو اس سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۳ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

لہٰذا اب فیصلہ خود کر لیجیے کہ تبلیغی عین اسلام کے مطابق زکریا صاحب اور تبلیغیوں پر کیا حکم عائد ہوگا۔

اولیاء کرام کے اختیارات و تصرفات

(6)☆زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''میں نے اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ سے ایک قصہ اکثر سنا وہ فرماتے تھے

کہ ایک شخص کو پانی پت ایک ضرورت سے جانا تھا راستہ میں جمنا پڑتی تھی جس میں اتفاق سے اس وقت طغیانی کی صورت تھی کہ کشتی بھی اس وقت نہ چل سکتی تھی۔ یہ شخص بہت پریشان تھا لوگوں نے اس سے کہا کہ فلاں جنگل میں ایک بزرگ رہتے ہیں ان سے جا کر اپنی ضرورت کا اظہار کرو۔ اگر وہ کوئی صورت تجویز کر دیں تو شاید کام چل جائے ویسے کوئی صورت نہیں ہے۔لیکن وہ بزرگ اول اول بہت خفا ہوں گے انکار کریں گے،اس سے مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ یہ شخص وہاں گیا اس جنگل میں ایک جھونپڑی بنی ہوئی تھی اس میں ان کے اہل وعیال بھی رہتے تھے۔اس شخص نے بہت رو کر اپنی ضرورت کا اظہار کر دیا کہا کہ مقدمہ کی کل کو تاریخ ہے جانے کی کوئی صورت نہیں۔ اول تو انہوں نے حسب عادت خوب ڈانٹا کہ میں کیا کر سکتا ہوں، میرے قبضہ میں کیا ہے۔اس کے بعد اس نے بہت زیادہ عاجزی کی تو انہوں نے فرمایا کہ جمنا سے جا کر کہہ دو۔ کہ ایسے شخص نے مجھے بھیجا ہے جس نے عمر بھر نہ کبھی کچھ کھایا، نہ بیوی سے صحبت کی۔ یہ شخص واپس ہوا اور ان کے کہنے کے موافق عمل کیا۔ جمنا کا پانی ایک دم رک گیا اور یہ شخص پار ہو گیا۔ جمنا پھر حسب معمول چلنے لگی۔ (الخ)۔

(فضائل صدقات حصہ دوم ۵۳۰)

دیکھئے کیسے بزرگوں کے اختیارات وتصرفات تسلیم کیے جا رہے ہیں پہلے تو ان بزرگ نے یہ کہا کہ: ”میں کیا کر سکتا ہوں میرے قبضہ میں کیا ہے“۔ پھر بعد میں کہا: ”جمنا سے جا کر کہہ دو“۔

کیا یہ اختیار وتصرف کا کھلا دعویٰ نہیں ہے؟ پھر اختیار وتصرف بھی ایسا کہ جمنا فوراً رک گیا۔لیکن اس کے برعکس تبلیغی جماعت کے عین اسلام میں لکھا ہے کہ:

’’کائنات میں ارادہ سے تصرف واختیار کرنا، حکم چلانا، فتح وشکست، اقبال و ادبار، مرادیں برلانا، بلائیں ٹالنا، مشکل میں دستگیری کرنا اور وقت پڑنے پر مدد کرنا یہ سب کچھ اللہ ہی کی شان ہے۔ کسی غیر اللہ کی شان نہیں، خواہ وہ کتنا ہی بڑا انسان یا فرشتہ کیوں نہ ہو۔ پھر جو شخص اللہ کی بجائے کسی اور میں ایسا تصرف ثابت کر اس سے مرادیں مانگے اور اسی غرض سے اسکا نام کی منت مانے یا قربانی کرے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے کہ وہ اس کی بلائیں ٹال دے، ایسا شخص مشرک ہے‘‘۔ (تقویۃ الایمان ۴۳)

☆ نبی پاک ﷺ کے بارے میں تو تبلیغی جماعت کے عین اسلام کا یہ حکم ہے کہ:

’’جس کا نام محمد وعلی ہے اسے کسی بات کا اختیار نہیں‘‘۔ (تقویۃ الایمان ۸۵)

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ’’رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا‘‘۔ (۱۰۸)

لیکن جب گھر کی بات آتی ہے تو سب کچھ جائز ہو جاتا ہے:

’’چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی براہ راست اس سے مانگو۔ اس کے سوا تو کوئی دوسرا نہ چھوٹی چیز دے سکتا ہے اور نہ بڑی‘‘۔ (تقویۃ الایمان ۷۷)

لہٰذا کہنا پڑے گا کہ جب تبلیغی جماعت والے کسی بزرگ کے بارے میں ایسا نظریہ بیان کریں تو وہ توحید ہی رہے گا لیکن اگر یہی بات کوئی سنی عالم دین بیان کر دے تو کفر و شرک اور کہنے والا فوراً اسلام سے خارج اور پکا مشرک ٹھہرا دیا جائے گا۔ لاحول و لاقوۃ الا باللہ.

بہرحال ہمیں صرف اتنا پوچھنا ہے کہ زکریا صاحب اس واقعہ کو بیان کر کے تبلیغی جماعت کے عین اسلام کے مطابق کس فتوے کے حقدار ٹھہرے؟

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم! نہ اِدھر کہ رہے نہ اُدھر کہ رہے

……نبی پاک ﷺ کی مشکل کشائی……

(7)☆☆زکریا صاحب لکھتے ہیں:

''محصوری کے آخری دن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام کو بتلایا آج کھڑکی سے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں پیاسا کر رکھا ہے۔میں نے عرض کیا جی ہاں۔اس پر حضور ﷺ نے ایک ڈول پانی کا لٹکایا جس میں سے میں نے پانی پیا اس پانی کی ٹھنڈک اب تک مجھے محسوس ہو رہی ہے۔اس کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کے مقابلے میں مدد چاہتے ہو یا میرے پاس آکر روزہ افطار کرنا چاہتے ہو میں نے عرض کیا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں۔چنانچہ اسی دن شہید کر دیئے گئے۔(فضائل حج صفحہ ۱۳۲)

(8)☆☆زکریا صاحب کہتے ہیں کہ:

''ایک شخص بہت گناہ گار تھا مگر نبی پاک ﷺ پر کثرت سے دورد شریف پڑھتا تھا۔جب مرا تو منہ کالا ہو گیا اتنے میں اس محرم کے بیٹے نے دیکھا کہ نبی پاک ﷺ تشریف لائے ہیں اور آکر اس مردے کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا۔اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تیرا باپ بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے دورد بھیجتا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اسکی فریاد کو پہنچا اور ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے دورد بھیجے''۔

(فضائل اعمال:باب فضائل دورد شریف،فصل پنجم حکایت نمبر ۴۳صفحہ نمبر ۷۹۱)

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہو رہا کہ نبی پاک ﷺ باذن خدا عزوجل مشکل کشا،

حاجت روا ہیں۔اب اگر کوئی سنی مسلمان یارسول اللہ المدد (ﷺ) کہے تو تبلیغی جماعت والے غصہ اور طیش میں آ کر فوراً کافر ومشرک کہہ دیتے ہیں۔خود تبلیغی جماعت کے علما نے لکھا ہے کہ ؂

تجھ سے سوا مانگے جو غیروں سے مدد   فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۲۷۹)

تو اب یہاں انصاف سے کہنا کہ جو مسلمان حضور ﷺ کو فریادرس مانتا ہے وہ وہابی مذہب کے مطابق مسلمان ہے یا کہ مشرک؟ اب زکریا صاحب اس واقعہ کو لکھ کر مسلمان رہے یا کافر ومشرک؟ زکریا صاحب یا تبلیغی جماعت کے وہ کارکن جو اس کتاب کو مانتے ہیں ان پر کیا حکم شرعی جاری ہوگا؟ ؂

راز ان کے کھلے جاتے ہیں اک اک سبھوں پر
اور اس پر یہ تماشا ہے کہ رضا خود کچھ نہیں کہتا

......جنت کی خرید وفروخت......

(9)☆مولوی زکریا صاحب نے فضائل صدقات، ساتویں فصل حصہ دوم صفحہ ۴۳۷/واقعہ نمبر ۵۷/میں لکھتے ہیں جس کا مفہوم ہے کہ:

''حضرت مالک بن دینار کا ایک عالیشان محل پر گزر ہوا۔ جیسے ایک نوجوان بیٹھا معماروں کو ہدایات دے رہا تھا۔حضرت مالک بن دینار نے اس لڑکے سے فرمایا کہ تم نے اپنے اس مکان میں کس قدر روپیہ لگانے کا ارادہ کیا ہے۔اس نے کہا ایک لاکھ درہم۔ مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تم یہ ایک لاکھ مجھے دے دو تو میں تمہارے لئے

جنت میں ایک مکان کا ذمہ لیتا ہوں۔ جو اس سے بدرجہا بہتر ہوگا۔ اور اس میں خشم خدم بہت سے ہوں گے اس مٹی زعفران اور گارا مشک سے بنا ہوگا۔ اس نوجوان نے کہا کہ مجھے سوچنے کیلئے آج رات کہ مہلت دیجئے۔ چنانچہ اگلے دن اس نے دراہم کے توڑے سامنے لاکر رکھ دیئے اور دوات قلم لاکر رکھ دیا۔ حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پرچہ لکھا: ''جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد لکھا کہ یہ اقرار نامہ ہے کہ مالک بن دینار نے فلاں شخص سے اس کا ذمہ لیا ہے کہ اس کے اس محل کے بدلہ میں حق تعالیٰ کے یہاں اسکو ایسا ایسا محل ملے گا۔ اور پرچہ لکھ کر اسکے حوالے کر دیا۔ کچھ دنوں بعد مالک بن دینار نے صبح کی نماز پڑھی تو محراب کے قریب ایک پرچہ پڑا دیکھا۔ یہ وہی پرچہ تھا جس میں مالک نے اس لڑکے کو جنت کا لکھ کر دیا تھا۔ اور اسکی پشت پر لکھا ہوا تھا کہ یہ اللہ کی طرف سے مالک بن دینار کے ذمہ کی برات ہے جس مکان کا تم نے اس نوجوان سے ذمہ لیا تھا۔ اس پرچہ کو دیکھ کر مالک بن دینار متحیر سے ہوئے۔ اسکے بعد جب انہوں نے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ لڑکا مرگیا ہے۔ اور غسال نے یہ پرچہ اسکی قبر میں رکھا تھا۔ جب غسال سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم یہ تو وہی پرچہ ہے جو میں اسکی قبر پر رکھا تھا۔ (الخ) (فضائل صدقات ۴۴۵/۷)

تقویۃ الایمان میں تو واضح اس عقیدہ کو ہی توحید قرار دیا ہے کہ: ''کوئی نبی و ولی نفع و نقصان نہیں دے سکتا، کوئی کچھ نہیں کرسکتا''، بلکہ بتوں کی طرح بے کس و مجبور ثابت کیا جاتا ہے۔ اور یہ تبلیغی ان مقربین الٰہی کے حق میں نفع و نقصان اختیار کا عقیدہ رکھنے کو کفر و شرک بتلاتے ہیں، لیکن جب گھر کی بات آئے تو جنتیں بھی فروخت کر دی جائیں لیکن اس کو ماننے والے مذہب وہابیہ کے مطابق نہ کافر ہوئے نہ مشرک۔

......کون کب اور کہاں مرے گا؟......

(10)☆زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

”ہمارے اکابر میں حافظ محمد ضامن صاحب شہید تھانوی کے صاحبزادہ حافظ محمد یوسف صاحبِ تصرف بزرگ تھے۔انہوں نے پہلے ہی بتلا دیا کہ آج میرا سفر کا ارادہ ہے اور واقعی اسی روز ان کا وصال ہوگیا۔(فضائل حج ص ۲۰۳)

اپنے تبلیغی بزرگ کے بارے میں تو یہ دعوی لیکن انبیاے اکرام علیہم الصلوۃ والسلام و اولیاے عظام رحمتہ اللہ علیہ اجمعین کے بارے میں تبلیغی جماعت کے عین اسلام میں یہ لکھا ہے کہ:

”جو یہ دعوی کرے کہ میں ایسا علم جانتا ہوں جس سے غیب معلوم کر لیتا ہوں اور ماضی و مستقبل کی باتیں بتا سکتا ہوں وہ جھوٹا ہے اور الوہیت کا دعوی کرتا ہے۔اگر کسی نبی یا ولی یا جن یا فرشتے......کو ایسا مان لیا جائے،تو ماننے والا مشرک ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان۔”شرک فی العلم کی تردید ۵۹)

اور اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

”اور انسان جب اپنے مرنے کی جگہ نہیں جانتا تو پھر بھلا مرنے کا دن یا وقت کیسے جان سکتا ہے۔(تقویۃ الایمان ۶۱)

مولوی زکریا کا کشف

(11)☆مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''اور بھی سینکڑوں ہزاروں واقعات اس قسم کے ہیں جن میں کسی قسم کے تردد کی گنجائش نہیں کہ جن لوگوں کو کشف سے کوئی حصہ ملتا ہے وہ اس حصہ کے بقدر احوال کو معلوم کر لیتے ہیں''۔(فضائل ذکر ۱۷۱)

☆زکریا صاحب کہتے ہیں کہ:

''جو لوگ اہل کشف ہوتے ہیں ان کو گناہوں کا زائل ہو جانا محسوس ہوتا ہے''۔(فضائل اعمال ۳۳۰)

زکریا صاحب تو بزرگوں کے لیے کشف کا دعویٰ کر رہے ہیں کہ ان کو کشف ہو جاتا تھا لیکن تبلیغی جماعت کے عین اسلام میں لکھا ہے کہ:

''یہ سب جو غیب دانی کا دعوی کرتے ہیں کوئی کشف کا دعوی کرتا ہے کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے یہ سب جھوٹے ہیں اور دغا باز، ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا چاہیئے''۔(تقویۃ الایمان ۲۳)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ:

''یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعوے رکھتا ہے......ان نے شرک کی بات کی اور شرک سب عبادتوں کا نور کھو دیتا ہے اور نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے اور نامہ نکالنے والے اور کشف اور استخاوہ کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں''۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۵۱)

ہم انہی حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں ورنہ اگر تفصیل میں جائیں تو اس نوعیت کے درجنوں حوالے تبلیغی جماعت کے زکریا صاحب کی کتب فضائل سے پیش کیے جا سکتے ہیں۔ بحر حال ہم بتانا یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے بھولے بھالے مسلمان تبلیغی جماعت کے ساتھ منسلک ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ دین خالص بس یہی ہے۔ ان کے ساتھ چلت پھرت سے جنت حاصل ہو جائے گی۔ اور انہی تبلیغی جماعت کا وہ سیدھا راستہ ہے، جو انہیں سیدھا جنت میں لے جائے گا۔

☆ لیکن اگر واقعی کچھ ایسا ہے تو پھر اپنے مسلک کے ساتھ اس قدر غداری کیوں کی جا رہی ہے۔

☆ اگر دین خالص وہی ہے جو تبلیغی جماعت کی کتب فضائل میں لکھا ہے تو پھر تقویۃً الایمان، فتاویٰ رشیدیہ، بہشتی زیور کے بارے میں کیا کہا جائے گا؟

☆ تبلیغی جماعت کی اگر یہ تبلیغ جو کتب فضائل میں موجود ہے یہ اصل دین ہے تو پھر تقویۃً الایمان کو عین اسلام کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے؟

☆ آخر ایک ہی مسلک و مذہب کے جید اکابرین ایک دوسرے کے مخالف کیوں کھڑے ہیں؟

☆ ایک بات ایک کے ہاں تبلیغ دین تو وہی بات دوسرے کے ہاں کفر و شرک کیوں ہے؟

☆ اب ایسی صورت حال میں کس کا دامن تھاما جائے کہ کفر و شرک سے بچ کر خالص دین اسلام پر ایمان لایا جائے؟

الیاس گھمن و دیگر دیوبندی حضرات دوسروں کے اختلافات کا رونا تو روتے ہیں لیکن ان کو اپنی دیوبندیت کے ان مذموم اختلافات کا ہرگز علم نہیں رہتا یا جان بوجھ کر چشم پوشی کرتے ہیں۔

تبلیغی جماعت جہاد کے مخالف ہے

تقی عثمانی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''تبلیغی جماعت کے مختلف حضرات کی طرف سے لوگ میرے پاس آکر بہت کچھ نقل کرتے رہتے تھے کہ تبلیغی جماعت کے فلاں صاحب نے تقریر میں یہ کہا، اور یہ کہا کہ اس وقت جہاں جہاں جہاد ہو رہا ہے، چاہے وہ کشمیر ہو، یا بوسینیا ہو وہ جہاد شرعی نہیں ہے، اصل چیز تو دعوت ہے......اگر یہ باتیں صحیح ہوں تو ان کا سد باب کریں۔

لیکن اب [تبلیغی] جماعت کے **ایک سرکردہ اور بڑے مقتدر بزرگ** [تقی عثمانی] **جن کا میں** بہت احترام کرتا ہوں، ان کا ایک خط پڑھنے کا اتفاق ہوا جو انہوں نے ایک صاحب کے نام لکھا تھا، جن کے نام وہ خط تھا انہوں نے وہ خط مجھے بھیج دیا۔ اس خط کے اندر تحریر کا سارا رخ اس طرف ہے کہ گویا اس وقت جہاد کی طرف توجہ کرنا یا جہاد کی بات کرنا، جہاد کے بارے میں سوچنا یا جہاد کے بارے میں کوئی اقدام کرنا کسی طرح بھی درست نہیں، بلکہ جہاد تو اصل میں دعوت کے لئے ہے۔ اگر دعوت کی آزادی ہو تو اس صورت میں نہ صرف یہ کہ جہاد کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ وہ مضر ہے۔ ساتھ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ابھی یہ بات لوگوں کی سمجھ میں نہیں آرہی ہے لیکن رفتہ رفتہ علماء کی سمجھ میں بھی آجائے گی۔ اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ جو باتیں تبلیغی جماعت کے حضرات کی طرف منسوب کر کے نقل کی گئی ہیں وہ اتنی بے بنیاد نہیں ہیں بلکہ یہ فکر رفتہ رفتہ پیدا ہو رہی ہے۔ یہ بات ایسی نہیں ہے کہ اس پر خاموش رہا جائے، چنانچہ اس سلسلے میں پھر ہم نے جماعت کے ان حضرات سے زبانی گزارش بھی کہ جن سے رابطے میں ہیں اور بڑوں

تک یہ بات پہنچانے کا اہتمام کیا کہ یہ بات جو پیدا ہو رہی ہے یہ بڑی خطرناک بات ہے۔ یہ خط میرے پاس موجود ہے اگر کوئی پڑھنا چاہیے تو پڑھ لے''۔(تقریر ترمذی جلد دوم ص ۲۱۰)

دیوبندی مولانا جمال عبد الناصر (دار العلوم عثمانیہ ،رسول پارک،اچھرہ ،لاہور) لکھتے ہیں کہ:

''کچھ عرصہ سے مولانا طارق جمیل صاحب کے بیانات سے علماء میں تشویش پیدا ہورہی ہے۔مولانا [طارق جمیل] تبلیغی جماعت کے ترجمان ہیں،لہٰذا ان کے بیانات سے جماعت کے بارے میں غلط فہمیاں جنم لے رہی ہیں، خاص طور پر جہاد کے بارے میں ان کے ریمارکس قابل گرفت ہیں۔

مفتی حمید اللہ جان کے گھر پر مولانا محبّ النبی صاحب کی موجودگی میں، میں نے ڈاکٹر معظم صاحب سے، جو تبلیغی مرکز رائیونڈ سے قریبی تعلق رکھتے ہیں، پوچھا کہ آپ حلفاً بتائیں کہ مرکزی شوریٰ میں جہاد کے مخالف نہیں بیٹھے؟ ڈاکٹر صاحب نے کہا اگر حلفاً پوچھتے ہو تو یہ حقیقت ہے کہ مرکزی شوریٰ میں جہاد مخالف لوگوں کی اکثریت ہے''۔(کلمۃ الہادی:ص ۴۷)

اسی طرح دیوبندی مولانا ابوالفضل لکھتے ہیں کہ

''جہاد کے متعلق جماعت کا رویہ بالکل واضح ہے۔مولانا محمد تقی عثمانی نے اپنے ترمذی کے درس میں طلباء سے فرمایا کہ تبلیغی جماعت کا موقف جہاد کے بارے میں جائز اور ناجائز کا نہیں حق و باطل کا ہے۔یہ ایسی بات نہیں کہ اس پر خاموش رہا جائے۔اس پر ایک طالب علم نے سوال کیا جب جماعت جہاد کی منکر ہے تو ان پر کفر کا حکم کیوں نہیں لگا

دیا جاتا؟ تو مالا نا تقی صاحب نے کہا کہ مطلق جہاد کا منکر تو کافر ہے لیکن یہ مئوول ہے اور مئوول پر کفر کا حکم تو نہیں لگا سکتے لیکن یہ تاویل باطل ہے۔اسی طرح مفتی محمد اسماعیل اپنی کتاب ''اصلاح خلق کا الٰہی نظام'' میں اس جماعت کی جہاد کی پالسی کے متعلق لکھتے ہیں ''(انکشاف حقیقت: ص ۵۲)

دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب نے لکھا کہ

''یہ [تبلیغی] جماعت ابتداء ہی سے جہاد کی مخالف رہی ہے لیکن مخالفت کا اظہار وقت پڑنے پر ہوتا رہا'' (انکشاف حقیقت ص: ۵۳)

اسی طرح صفحہ ۵۵ پر یہ ہیڈنگ لگائی ''تبلیغی جماعت جہاد اور قرآن کی مخالف ہے'' اور پھر اس کے تحت لکھا کہ

''یہ [تبلیغی] جماعت، اسلامی تعلیمات اور اصلی جہاد کی کتنی دشمن ہے کہ جہاد کی بات تک سننا گوارہ نہیں ہوسکی'' (انکشاف حقیقت: ص ۵۵)

جو کام جھوٹا نبی نہ کرسکا وہ تبلیغی جماعت نے کر دیا

دیوبندیوں کے مولانا سید عبدالمالک شاہ صاحب اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ:

''اب اس جماعت کے بعض اہم اکابر نے اجتماعی طور پر مشن کے اندر میں بعض صریح احکامات اور قرآن کی غلط تاویلات اور جہاد جیسے اہم رکن اسلام کے خلاف شعوری یا غیر شعوری طور پر ہرزہ سرائی شروع کی ہے......اور اس ضمن میں ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مثال پیش کرنا اور علامہ محمد احمد کا صراحتاً آیات جہاد کی غلط تاویل کرنا اور بطور گروہ کے، جماعت کے بزرگوں کا اس طرح کا رویہ اختیار کرنا سخت قابل گرفت ہے...... جہاد کے سلسلے میں وہ کام جو انگریز، نبی [مرزا قادیانی] بنا کر بھی نہ کر سکے، جہاد کی اہمیت کو بڑی گہرائی اور ملمع سازی کے ساتھ ختم کرنے اور کمزوری کا سہارا لے کر اختیار کی جانے والی روش کو بے نقاب کیا ہے''۔

(کلمۃ الھادی ص۴۳،۴۴ تقریظ۱۳)

تبلیغی جماعت نے قادیانیوں سے زیادہ نقصان پہنچایا

دیوبندی مولانا ابوالفضل تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''نظریہ جہاد کو اتنا نقصان غلام احمد قادیانی، محمد حسین بٹالوی، سرسید، غلام احمد پرویز اور بے دین طبقہ نے نہیں پہنچایا جتنا نقصان اس بستر بند [تبلیغی] جماعت نے پہنچایا''(انکشاف حقیقت:ص۱۲،مقدمہ)

اسی کتاب میں تبلیغی جماعت کے مولانا یوسف خان کا واقعہ لکھا ہے جس کو بیان کرنے سے قبل دیوبندی مولانا صاحب نے بطور ہیڈنگ یہ لکھا کہ

''حضرت مولانا محمد یوسف کی ذکر جہاد سے بیزاری''

اور پھر ان کا واقعہ بیان کرنے کے بعد تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ

''مولانا یوسف جہاد کی بات کیسے برداشت کر سکتے تھے کیونکہ اس [تبلیغی] جماعت کے پروگرام میں یہ بات شامل ہے قرآن کریم کے اس حکم [یعنی جہاد] کی جتنی مخالفت کر سکتے ہو کرو''(انکشاف حقیقت:ص۲۳)

تبلیغی جماعت کا جہاد سے جان چھڑانے کا مجرب و آسان نسخہ

دیوبندی مولانا ابوالفضل نے ان الفاظ

''جہاد سے جان چھڑانے کا مجرب و آسان نسخہ''

کی ہیڈنگ لگا کر لکھا کہ

''جہاد کے خلاف ذہن سازی اس [تبلیغی] جماعت کا نصب العین ہے۔اس کی تفصیل بمع ثبوت میں ان شاء اللہ آئندہ ذکر کرونگا۔یہ تو ابتدائی دور کی ایک مثال ہے جس سے ہر فہم و فراست رکھنے والا اسلام کا کچھ علم رکھنے والا سمجھ سکتا ہے۔ایمان والوں کو ایمان کی دعوت دیکر ایک ایسے چکر میں ڈالدیتے ہیں کہ تمام عمر انکا ایمان باطل سے ٹکرانے کے قائل نہیں ہوتا ایمان کی تکمیل کا نہ کوئی نصاب ہے اور نہ کوئی وقت ہے صرف جہاد سے جان چھڑانے کا مجرب نسخہ ہے'' (انکشاف حقیقت ص ۲۴،۲۵)

کیا جہاد انبیاء علیہم السلام کا طریقہ نہیں؟

دیوبندی مولانا ابوالفضل ''تبلیغی جماعت'' والوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''یہ کتنا بڑا دھوکہ اور فریب ہے؟ [تبلیغی] کہتے ہیں دعوت و تبلیغ انبیاء والا کام ہے۔اس میں تو کوئی شک نہیں کہ دعوت و تبلیغ انبیاء والا کام ہے لیکن نبیوں کی دعوت و تبلیغ سے ان [تبلیغی جماعت] کو کیا نسبت؟ انبیاء کفار کو تبلیغ کرتے تھے۔حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام مکہ مکرمہ میں کفار کو تبلیغ کرتے تھے اور مدینہ منورہ میں یہی دعوت و تبلیغ مسلح لشکر کشی کے ذریعے ہوتی تھی آپ ﷺ یا صحابہ کرام فوج لے کر جاتے اور ان [کفار] کو دعوت اسلام دیتے اگر اسلام قبول نہ کرتے تو جزیہ کی دعوت دیتے اگر دونوں باتیں کفار

قبول نہ کرتے تو ان کیساتھ قتال کرتے۔ حضور اکرم ﷺ نے کبھی مسلمانوں میں تبلیغی گشت نہیں کیا''(انکشاف حقیقت:ص۳۵)

تو بالکل واضح طور پر دیوبندی مولوی نے تبلیغی جماعت کا رد کیا کہ صرف تبلیغ ہی کا نام کیوں لیتے ہو، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین نے تو جہاد بھی کیا لہذا جہاد بھی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وصحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کا طریقہ ہے۔ لیکن تبلیغی جماعت بقول علمائے دیوبند کے جہاد کے منکر ہیں ،اور جہاد کو مرزائیوں سے زیادہ ان لوگوں نے نقصان پہنچایا ہے۔

طارق جمیل کا سچ ''سپاہ صحابہ والے قاتل ہیں''

کلمۃ الہادی میں طارق جمیل کے ایک بیان ''عنوان: Cassete 09 کے تحت لکھا ہے کہ:

''[طارق جمیل نے کہا] ''یہ سپاہ صحابہ والے بھی تو قتل کرتے پھر رہے ہیں''۔

(کلمۃ الہادی ص ۵۱)

تبلیغی جماعت کے بارے میں غلط فتوے

دیوبندی مولانا ابو الفضل نے اپنی کتاب میں دار العلوم دیوبند کے مفتیوں اور فتاویٰ محمودیہ کے دو فتوے جو تبلیغی جماعت کے بارے میں ہیں ان کو بیان کر کے ان کو غلط و باطل قرار دیا۔

دیوبندی مولوی ابو الفضل کہتے ہیں کہ

’’اب تو جماعت کے برین واش کردہ مفتی بھی تیار ہو گئے ہیں جنھوں نے اپنے غلط فتاویٰ کی وجہ سے ان کی گمراہی کو پختہ کر دیا، اسی قسم کا ایک فتویٰ ملاحظہ کیجیے (اس کا مختصر افتوی عرض ہے)

’’تبلیغ بھی ایک قسم کا جہاد ہے اور جہاد کے متعلق یہ بات ثابت ہے کہ کوئی شخص اس راہ میں نکل کر ایک روپیہ صرف کریگا تو اس کو سات لاکھ کا ثواب ملے گا، بلکہ ہر نیکی کا ثواب اسی طرح ہے اور خدا کی راہ میں جو جان دیگا اس کو ثواب الگ مستقل ہے‘‘ (دوسرا فتوی مختصراً یہ ہے) ’’جہاد کہتے ہیں خدا کے دین کی خاطر محنت ومشقت، جدو جہد کرنے کو۔ اس کی بہت سی صورتیں ہیں ۔ ایک صورت یہ بھی ہے جو تبلیغی جماعت کرتی ہے ......دارالعلوم دیوبند، فتاویٰ محمودیہ ج ۱۲ ص ۲۵۰‘‘

ان دونوں فتوؤں کا ذکر کر کے دیوبندی مولانا ابوالفضل کہتے ہیں کہ

’’یہ دونوں فتوے شرعی طور پر بالکل غلط بلکہ دین میں تحریف کے مترادف ہیں‘‘

(انکشاف حقیقت: ۶۶، ۶۷)

پھر آگے چل کر دیوبندی مولانا صاحب نے مزید یہ کہا کہ

’’اس مروجہ دعوت وتبلیغ کو جہاد کہنا قرآن کریم کی تعلیمات، احادیث نبوی ﷺ اور تاریخ اسلام سے عدم واقفیت یا عدم استحضار کی وجہ سے ہے۔ یہ تو اصولی جواب تھا باقی مفتی صاحب کی پیش کردہ دلیل میں مفتی صاحب نے دانستہ یا غیر دانستہ دو غلط بیانیاں کی ہیں

(۱) نمبر ایک اپنی پیش کردہ حدیث کی حیثیت سے چشم پوشی کی......

(۲) اپنی پیش کردہ حدیث کو غور سے ملاحظہ نہیں فرمایا‘‘ (انکشاف حقیقت: ص ۶۹)

طارق جمیل علمائے دیوبند کی نظر میں

دیوبندیوں کے فقیہ وقت مفتی محمد عیسیٰ خان نے تبلیغی جماعت اور اس کی مروجہ تبلیغ اور بالخصوص تبلیغی جماعت کے عالمی مبلغ طارق جمیل کے رد پر کتاب ''کلمة الهادی الی سواء السبیل ''مرتب کی۔اس کتاب پر دیوبندیوں کے معتبر علما حضرات و مفتیان کی تقریظات موجود ہیں،ان سب نے طارق جمیل کے خلاف لکھی جانے والی اس کتاب کی تائید کی ہے۔اس کتاب پر پہلی تقریظ دیوبندیوں کے مشہور و معروف امام و بزرگ محمد سرفراز خان صفدر کی ہے۔سرفراز صفدر دیوبندی، دیوبندی مسلک میں ایک سند کی حیثیت رکھتے ہیں،اس کے علاوہ دیوبندی ''پروفیسر غلام رسول عدیم،مولانا فضل محمد یوسف زئی،مولانا حسین شاہ، قاضی محمد طاہر علی الہاشمی،مولانا مفتی عبد الواحد صاحب،مولانا محمد سردار،مولانا محبّ النبی،مولانا ساجد حسین معاویہ،مولانا محمد صدیق ،م،قاری فتح محمد،مولانا محمد سلیمان،مولانا سید عبدالمالک شاہ،مولانا مفتی ظفر اقبال'' کی تقریظات موجود ہیں۔کتاب کے شروع میں ''کلمة الہادی'' کے تعارف کے تحت ان سب کا تعارف بیان کر چکے۔ (ملاحظہ کیجیے'' کلمة الھادی ص ۱۵ تا ۴۶'')

مرے لیے تو ہے اقرار باللساں بھی بہت
ہزار شکر کہ ملا ہیں صاحب تصدیق

طارق جمیل کی تقریریں دیوبندی مسلک کے خلاف

☆......دیوبندیوں کی کتاب'' کلمة الہادی میں لکھا ہے کہ دیوبندی مفتی محمد عیسیٰ خان

صاحب نے طارق جمیل کے بعض تقریری ودرسی بیانات کو مذہب اہل سنت والجماعت، مسلک علماے دیوبند اور تاریخی حقائق وواقعات کے خلاف قرار دیا۔ ملخصاً

(کلمۃ الہادی: ص ۱۵)

طارق جمیل کی کوتاہیاں

☆......[دیوبندی] فخر الاماثل والافاضل الناطق بالشواہد والدلائل پروفیسر غلام رسول عدیم نے اپنی تقریظ میں دیوبندی مفتی عیسی کی کتاب کلمۃ الہادی کے بارے میں لکھا کہ:

> ''مولانا طارق جمیل کی تقاریر ومواعظ پر ان [مفتی عیسی] کی علمی گرفت مضبوط ہے اور شرعی نقطہ نگاہ سے کوتاہ فکریوں، غلط اندیشیوں اور کم فہمیوں کا مواخذہ بھی بڑا جاندار ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بقول علامہ اقبال ؎
>
> لبھاتا ہے دل کو کلام خطیب   مگر لذت شوق سے بے نصیب

خطابت ایک فن ہے۔ علمیت، دینی بصیرت، مسائل عصر حاضر کے لئے فقہی گہرائی اور گیرائی بالکل دوسری شے ہے۔ واہ واہ کی غوغا آرائی میں ٹوکروں داد وصول کرنا اور بات ہے اور شرعی تقاضوں کے پیش نظر علمی وفکری ترازو میں بات کو تول کر بولنا اور بات ہے۔ ان بولوں کو اللہ کی میزان میں تولا جائے گا......' فی الجملہ یہ کتاب محض جواب آن غزل نہیں، بلکہ مولانا طارق جمیل کے تقریر، بیانات اور خطیبانہ لب ولہجے سے پیدا عقیدوں اور عقیدتوں کے فساد کی ڈولتی کشتی کے لئے ایک پتوار کی حیثیت رکھتی ہے''۔ (کلمۃ الھادی ۱۸، ۱۹)

طارق جمیل کی سنگین غلطیاں

دیوبندیوں کے مفتی ظفر اقبال کوٹلہ جام، بھکر لکھتے ہیں کہ:

''مولانا طارق جمیل صاحب ایک اچھے واعظ اور اچھے مبلغ ہیں......لیکن بدقسمتی سے یہاں وہ اپنے آپ کو''اچھے واعظ''اور''اچھے مبلغ'' کی طرح ''اچھا مورخ''یا ''اچھا محقق'' ثابت نہ کر سکے بلکہ ان سے شدید نوعیت کی سنگین تاریخی و تحقیقی غلطیاں واقع ہوئیں''۔(کلمۃ الہادی ص ۴۵ تقریظ ۱۴)

طارق جمیل دین کو تختۂ مشق بنا دیا

☆......[دیوبندی]العالم النبیل والفاضل الجلیل مولانا فضل محمد یوسف زئی، استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نے اپنی تقریظ میں لکھا کہ:

''مولانا طارق جمیل صاحب پاکستان میں تبلیغی جماعت کے بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں اور تبلیغی جماعت میں عالمی شہرت یافتہ بھی ہیں، جن کا ہر قول وفعل تبلیغی جماعت کے کارکنوں کے لئے سند کی حیثیت رکھتا ہے۔

انہوں نے اپنے مدرسے میں اپنے طلباء کے سامنے مختلف درسوں اور بیانات میں مختلف موضوعات پر کھلی باتیں کی ہیں۔ یہ بیانات ریکارڈ ہو چکے ہیں اور کیسٹوں میں موجود ہیں۔ان بیانات میں بہت ساری قابل گرفت باتیں کہی گئی ہیں جن کا مواخذہ گوجرانوالہ کے جید عالم دین اور مشہور مفتی حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ صاحب نے کیا اور ساتھ ساتھ اس کو جواب بھی دیا ہے۔میں نے اس مسودے کو دیکھا ہے، واقعی اس

میں قابل گرفت اور مایوس کن مواد موجود ہے......تبلیغی جماعت کے اکابر و اصاغر کو چاہیے کہ وہ اپنے بیانات کے ذریعہ سے دین اسلام کو تختہ مشق نہ بنائیں اور نہ اس دین مقدس کو لاوارث سمجھیں......الخ‘‘ (کلمۃ الھادی ص ۲۰، ۲۱)

طارق جمیل دیوبندی مسلک کے خلاف

☆......[دیوبندی] الملہم بالرشد والسداد، الفائز بالفتح والمراد حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب، دارالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ:

’’حضرت مولانا مفتی محمد عیسی خان صاحب مدظلہ اوران کے ساتھیوں کی جانب سے مولانا طارق جمیل صاحب کی کچھ تقریروں کی نقل موصول ہوئی ہے......اس پر ہم نے چیدہ چیدہ امور میں مولوی طارق جمیل صاحب کی غلطیوں کی نشان دہی کی ہے......مولوی طارق جمیل صاحب کی بے اعتدالیوں کو کھولا ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ باوجود عالم ہونے اور پھر مبلغ اسلام ہونے کے مولانا طارق جمیل صاحب نے اپنی ایک دو تقریروں میں ہی میں اتنی بہت سی غلطیاں کر گئے اور غلط باتیں کہہ گئے، گویا وہ اہل سنت [دیوبندی] کے عالم ہی نہیں......تبلیغ کے ذمہ دار حضرات سے استدعا ہے کہ وہ خود بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، سنجیدہ و محتاط طرز عمل اختیار کریں اور مولوی طارق جمیل جیسے جوشیلے لیکن غیر محتاط حضرات کو بے اعتدالیوں سے روکیں، ورنہ یہ کام کو بھی اور کام کے ذمے داروں کو بھی نقصان پہنچائیں گے ۔‘‘ (کلمۃ الہادی ص ۲۸، ۲۹ تقریظ ۶)

ایک صدی پر ہاتھ صاف کر دیا

☆......[دیوبندی] الاستاذ الکامل المحق الحق القوی حضرت مولانا محبّ النبی اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ:

''میں نے مولانا طارق جمیل کے بیانات کیسٹوں سے سنے ہیں جن میں حق اور اہل حق کے خلاف کئی جرات مندانہ تجاوزات ہیں جو غور سے سننے والے کسی بھی عالم دین کے لئے درگزر کے قابل نہیں...... طارق جمیل نے ماضی قریب کی ایک صدی پر ہاتھ صاف کیا ہے...... مجھے حضرت مولانا محمد عیسیٰ خان مدظلہ کی کتاب کلمۃ الہادی پڑھنے کا موقع ملا......مولانا طارق جمیل صاحب کی قابل گرفت باتوں پر حضرت مفتی [عیسی دیوبندی] صاحب نے جو تبصرہ فرمایا ہے، وہ محض ان کی ایک ذاتی رائے نہیں بلکہ فقہاء محدثین اور متکلمین کی واضح تصریحات سے باحوالہ تبصرہ ہے۔

(کلمۃ الھادی ص ۳۲ تا ۳۴)

طارق جمیل اہل سنت کو کاٹ رہے ہیں

☆......[دیوبندی] صاحب الذوق السلیم والحمیۃ والمستقیم مولانا ساجد حسین معاویہ اپنی تقریظ میں تبلیغی جماعت وطارق جمیل کے رد میں لکھتے ہیں کہ:

''کلمۃ الہادی کو پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ آپ نے جس انداز میں احقاق حق کیا، وہ یقیناً آپ ہی کا حصہ ہے۔ آپ نے جس طرح اعتدال کا دامن تھامے ہوئے مولانا طارق جمیل صاحب کی غلطیوں پر منصفانہ گرفت کی ہے، یہ پوری امت بالعموم اور

مسلک اعتدال،مسلک حق علماء دیوبند پر بالخصوص ایک قرض تھا جس کی ادائیگی کی توفیق رب ذاوالجلال نے آپ کو عطا کی ہے......

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مولانا [طارق جمیل] کے خیالات اہل سنت و جماعت [مراد دیوبندی] کے مسلمہ عقائد ونظریات سے بالکل متصاد اور بڑے حیران کن ہیں۔ بندہ نے دوسال قبل بھی مولانا طارق جمیل صاحب کو گلگت کے بیان کے حوالے سے ایک اصلاحی خط ارسال کیا تھا،لیکن موصوف نے اسے بالکل نظرانداز کردیا تھا حالانکہ اخلاقی جرات کا تقاضا تھا کہ موصوف اس کا جواب ضرورتحریر فرماتے۔مولانا کے یہ خیالات مسلک حق اہل سنت و جماعت کے عقائد ونظریات کو قینچی کی طرح کاٹ رہے ہیں ......اس امت کا پہلے ہی بہت نقصان ہو چکا ہے۔اب مزید زخم لگانے کی مولانا [طارق جمیل] کو پتہ نہیں کیا ضرورت محسوس ہوئی ہے''۔

(کلمۃ الھادی ص ۳۵ تا ۳۷ تقریظ ۹)

طارق جمیل کے شرعی جرائم کا بیان

آگے چلنے سے قبل یہ بتانا ضروری ہے کہ دیوبندی علما نے طارق جمیل کے مختلف بیان سے اس کی قابل گرفت باتوں کو جمع کیا اور پھر اپنے دیوبندی علما کے سامنے ان کو پیش کر کے ان سے طارق جمیل کے بارے میں شرعی حکم دریافت کیے۔جس کی تفصیل خود دیوبندی علما ہی کی زبانی ملاحظہ کیجیے:

باطل فرقے کا ایجنٹ

دیوبندی مولانا محمد نواز بلوچ مدرسہ ریحان المدارس گوجرانوالہ ''کلمۃ الہادی'' کتاب پر ''پیش لفظ'' لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''گزشتہ چند سالوں سے مولانا طارق جمیل صاحب کے صلح کل مواعظ، ادنیٰ غیر ادنیٰ کے مابین فرق ختم کرنے کی تقاریر اور حق و باطل کے خلط ملط بیانات کی شکایات سننے میں آ رہی تھیں، لیکن کوئی ثبوت دستیاب نہیں تھا۔ اتفاق سے فیصل آباد سے میرے استادزادہ تشریف لائے اور مولانا کے چند قابلِ مواخذہ بیانات کا تذکرہ کیا اور فرمایا میرے پاس ان کا ثبوت بصورت کیسٹ موجود ہے۔ کیسٹوں میں حق کے خلاف اس قدر ہرزہ سرائی تھی کہ مجھ میں سننے کی برادشت نہ رہی۔

میں نے استاد محترم حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ روئیداد سنائی۔ آپ نے فرمایا لاہور کے [دیوبندی] علماء ان کیسٹوں کی تلاش میں ہیں۔ اگلے روز مولانا محبّ النبی صاحب مدظلہ [دیوبندی] چند رفقاء کے ہمراہ تشریف لائے اور جناب عبدالناصر صاحب سے ان کیسٹوں کو تحریری شکل میں لانے کا فرمایا، چنانچہ انہوں نے [طارق جمیل کی] چند اہم قابل گرفت باتیں تحریر کیں۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے فرمایا یہ باتیں ایسی نہیں کہ ان سے صرف نظر کیا جائے۔

خصوصاً تاویل کے ذریعے جہاد کا انکار، دورِ نبوی ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور کی بجائے بنی اسرائیل کے دور کو مثالی قرار دینا، حضرات شیخین پر تنقید، صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والوں کو مسلمان کہنا، علماء دیوبند کی محنت اور باطل کے خلاف ان کی تحریکوں

کونام کام کہنا۔لہٰذا مولانا [طارق جمیل] کی تقاریر کے یہ اقتباسات [دیوبندی] علماء کی خدمت میں پیش کر کے ان کی آراء لی جائیں اور مولانا [طارق جمیل] کو ارسال کی جائیں۔اگر وہ رجوع کر لیں تو فبہا، ورنہ عوام کو اس فتنہ سے آگاہ کیا جائے۔چند مخلص ساتھیوں کے کہنے پر استاد محترم امام اہل سنت حضرت شیخ مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ [دیوبندی] کو یہ روائیداد سنائی۔آپ کے حکم پر اگلے دن یہ مسودہ پڑھ کر سنایا۔دو صفحات سن کر حضرت شیخ مدظلہ نے فرمایا:

''یہ باطل فرقوں کا ایجنٹ ھے''

اور پوچھا،مفتی صاحب تمہارے ساتھ ہیں؟میں نے کہا کہ سارا کام مفتی صاحب مدظلہ کے حکم سے ہوا ہے،تو حضرت شیخ مدظلہ [سرفراز دیوبندی] نے فرمایا:ٹھیک ہے ،یہ کام ہونا چاہیے۔

مفتی صاحب مدظلہ نے حضرت شیخ مدظلہ کی تائید پر تشکر کا اظہار فرمایا اور تقریباً بائیس [22 دیوبندی] علماء کرام کا ایڈریس لکھوا کر یہ مسودہ ان کی خدمت میں ارسال کرنے کے لئے کہا۔اس سے قبل کہ میں یہ مسودہ علماء کرام کو بھیجتا،مختلف علاقوں سے رابطے ہونا شروع ہو گئے، کچھ تو غصے کا اظہار کرتے اور کچھ حقیقت حال دریافت کرتے۔میں نے یہ سارا معاملہ مفتی صاحب مدظلہ کے گوش گزار کیا اور پوچھا کہ میرے مسودہ بھیجنے سے پہلے یہ عوام تک کیسے پہنچ گیا؟ آپ نے بتایا ہم نے مسودہ چند [دیوبندی] علماء کو بھیجا تھا،لیکن وہ کس طرح پھیل گیا،اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ہم یہ نہیں چاہتے تھے،لیکن بعض نادان دوستوں نے ایسا کر دکھایا''۔(کلمۃ الہادی:ص۵۲،۵۳)

طارق جمیل کی گمراہیاں اور دیوبندی قلم

اسی طرح ''کلمۃ الہادی'' میں وجہ تالیف کے تحت طارق جمیل کے بیانات کی چند غلطیوں وگمراہیوں کو بیان کیا گیا ہے جن میں سے چند یہ ہیں۔طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

☆۱۸۵۷ء کی جنگ غلطی تھی، جس میں شکست کھا کر سارے حضرات مفرور ہو گئے اور مولانا حاجی امداداللہ چھپتے چھپاتے ہجرت کر کے مکہ چلے گئے۔(کلمۃ الہادی ص ۵۸)

☆اللہ کی طرف سے مولانا الیاس[کاندھلوی] کو الہامی طور پر یہ چیزیں دی گئی۔

☆اس وقت اللہ کی ہدایت کا نظام تبلیغ کے ساتھ چل رہا ہے، پہلے خانقاہوں اور مدارس کے ساتھ تھا۔تین دن لگانے سے آدمی بدل جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی صفت ہدایت کا ظہور تبلیغ میں ہورہا ہے۔

☆مولانا الیاس[کاندھلوی] پر اللہ تعالیٰ نے جو پیغام فرمایا، پچھلی کئی صدیوں میں کسی پر نہیں ہوا۔پچھلے ہزار سال بھی کہوں تو یہ مبالغہ نہیں۔

☆یوں جہاد کی نفی کرتے چلے گئے اور کہتے ہیں کہ جہاد کا انکار تو قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار عین کفر ہے۔ہاں وقت میں اختلاف ہے۔وقت ہے یا نہیں۔

☆پھر[طارق جمیل] صحابہ کرام پر آ گئے۔سیدنا صدیق اکبر کی خلاف کے بارے میں وہ شکوک وشبہات پیدا کئے کہ الامان والحفیظ۔کہتے ہیں کہ آپ کی خلافت میں اختلاف ہوا، بڑے بڑے صحابہ نے آپ کی بیعت نہیں کی۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے باغ فدک میں اپنے حصے کا مطالبہ کیا۔اس سلسلے میں آپ سے کمی

ہوئی تھی اور ہوئی۔ آپ سے خطا ہوئی تھی اور ہوئی۔ آپ نہ معصوم تھے نہ محفوظ۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کا بطور خلیفہ تعین اس لئے نہیں کیا کہ آپ کی کمی بیشی اور نقصان آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوتا۔ ہم شیعوں کی مخالفت میں آ کر کسی کی صفائی کیوں پیش کریں۔ وغیرہ ذلک۔

[طارق جمیل کی یہ عبارات پیش کرنے کے بعد دیوبندی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ] ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ صحابۂ کرام کی تنقیص وکسر شان بھی مولانا کے یہاں تبلیغ کا جز اور حصہ ہے! مولانا [طارق جمیل] نے ایسا انداز اختیار کیا ہے کہ شیعہ بھی خوش اور سنی بھی خوش۔ ان کی اس روش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے اوپر کسی ایک طبقے کی چھاپ نہیں چاہتے...... اجتہاد کے نام سے آئمہ مجتہدین اور علماء سلف وخلف کو تنقید کا نشانہ بنایا، آزادی رائے کے نام سے بے راہ روی اختیار کی اور قرآنی معجزات کا انکار کیا...... عوام وخواص کو ان غلط نظریات واحساسات سے بچانے کے لئے کتابی شکل [کلمۃ الہادی] میں اس کا جواب ضروری تھا۔ (کلمۃ الہادی صفحہ ۵۸ تا ۶۰)

طارق جمیل کی صحابہ کی شان میں گستاخیاں

دیوبندی علما نے اپنی کتاب ''کلمۃ الہادی'' میں مختلف ابواب قائم کر کے ان میں طارق جمیل کی گمراہیوں، بے ادبیوں اور خلاف شرع عبارات کو درج کر کے ان کے جوابات درج کیے، ہم یہاں مختصراً ان ابواب اور چند عبارات کو پیش کرتے ہیں:

باب نمبر ۱ ''خلافت شیخین:

اس باب میں طارق جمیل کی درج ذیل عبارات پیش کی گئی ہیں۔

[۱] (طارق جمیل کا) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باغ فدک کے سلسلے میں ناراضگی کا ذکر کرنا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جواب کا ذکر نہ کرنا ناانصافی ہے۔

[۲] (طارق جمیل کا) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کرنے کا ذکر کرنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے معذرت کا ذکر نہ کرنا خلاف دیانت ہے۔

[۳] (طارق جمیل نے اختلاف امت میں خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کر دیا جس پر رد کرتے ہوئے دیوبندی مصنف نے ہیڈ ینگ لگائی) ''سیدنا صدیق اکبر کی خلافت امت کے لئے عین رحمت تھی، اسے اختلافِ امت سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا''۔

[۴] طارق جمیل نے صحابہ کے محفوظ ہونے کا انکار کیا۔ (ملخصاً ص ۸۸)

[۵] طارق جمیل کے اس قول کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات پر شیعوں کے مطاعن کا جواب دینا غلو ہے، (ملخصاً ص ۹۱)

اس باب میں طارق جمیل کی متعدد قابل گرفت عبارات حضرت خلفاے راشدین اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے بارے میں خود دیوبندی مصنف نے پیش کی ہیں، یہ باب صفحہ ۷۷ر تا ۱۱۱ر تک پھیلا ہوا ہے، جس کا جی چاہیے تفصیل دیوبندیوں کی اس معتبر و مستند کتاب ''کلمۃ الہادی'' کا مطالعہ کر کے طارق جمیل کی صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کی شان میں بے ادبیاں، گستاخیاں ملاحظہ کرسکتا ہے۔

طارق جمیل کورافضی نواز ہے

اس باب نمبر ا ''خلافت شیخین'' میں دیوبندی علماء اور مفتیوں نے طارق جمیل کی متعدد عبارات کو پیش کر کے اس کا خوب رد کیا ہے اور طارق جمیل کو شیعہ نواز اور رافضی

قرار دیا ہے، دیوبندی مصنف طارق جمیل کے قول کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت نہ کرنے کی معذرت کا ذکر نہ کرنا اور اس میں سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین ورانصار نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا، اس کا ذکر نہ کرنا اور حوالہ نہ دینا [طارق جمیل کی] شیعیت نوازی نہیں تو اور کیا ہے؟'' (کلمۃ الہادی: باب نمبرا خلافت شیخین ص ۷۷)

اسی طرح دیوبندی مفتی صاحب طارق جمیل کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بارے میں طارق جمیل کی قابل گرفت عبارات درج کرنے کے بعد آخر میں کہتے ہیں کہ:

''اس قدر ہرزہ سرائی اور غلط تاثر اس بات کا غمازی کرتا ہے کہ مولوی [طارق جمیل] صاحب کا سینہ ان مبارک ہستیوں کے لئے صاف نہیں، بلکہ ان کے بارے میں سینہ کینہ سے آلودہ ہے۔ جس عنوان سے مولوی صاحب نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ریمارکس دیے ہیں، وہ ایک رافضی کا وطیرہ ہوسکتا ہے۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبرا خلافت شیخین ص ۸۷)

کلمۃ لہادی میں طارق جمیل کی بے ہودہ تعبیر و تاویل کا رد کرتے ہوئے خود دیوبندی مولانا صاحب کہتے ہیں کہ:

''مولوی [طارق جمیل] بے چارا تو خود شیعوں کی طرح اس مرض میں مبتلا ہے، وہ کسی طرح سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو معاف کرنے کے حق میں نہیں، بار بار ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے کہ کسی طرح سامعین کو باور کرائیں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کمی ہوئی، خطا ہوئی، وہ نہ معصوم تھے نہ محفوظ، بڑے لوگوں کے حق میں یہی گستاخی اور سب ہوتا ہے۔ جو شخص [یعنی طارق جمیل] شیخین صحابہ رضی اللہ عنہ کے حق میں اتنی

بڑی جسارت سے کام لیتا ہے، وہ ان حضرات کی طرف سے دفاع کو غلو نہیں کہے گا تو اور کیا کہے گا؟''۔ (کلمۃ الہادی: باب نمبر ا خلافت شیخین ص ۹۲)

نوٹ:۔''پہونچی وہی پہ لاش جہاں کا خمیر تھا'' جو لوگ اولیائے کرام، بزرگان دین، انبیائے کرام بلکہ امام الانبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں کر چکے ہیں۔ اگر خلیفۂ برحق حضور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کریں تو کیا تعجب؟

صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمین کے بارے میں ایسی قابل گرفت باتوں اور خلاف اسلام نظریات بیان کرنے پر طارق جمیل کا رد کرتے ہوئے دیوبندی مفتی صاحب کہتے ہیں کہ:

''شاید [ایسی باتوں سے] وہ [یعنی طارق جمیل] شیعوں کو پناہ دینا چاہتے ہیں جنہوں نے آج تک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو تسلیم کرنے کے بجائے آپ کی ذات بابرکات پر طعن کرنا اپنا محبوب مشغلہ بنا رکھا ہے''۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ا خلافت شیخین ص ۹۳)

طارق جمیل اور صحابہ کی توہین

دیوبندیوں کی مستند و معتبر کتاب ''کلمۃ الہادی'' کے باب نمبر ۲ ''مقام صحابہ'' میں طارق جمیل کی ایسی عبارات پر گرفت کی گئی ہیں جن میں طارق جمیل نے صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کی شان میں لب کشائیاں، بے ادبیاں و گستاخیاں بکی ہیں۔ طارق جمیل کی چند عبارات ملاحظہ کیجیے:

[۱]......(طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور

معاویہ رضی اللہ عنہ خطا پر تھے۔(۱۱۵)

[۲]......(طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ)صحابہ کرام طالب دنیا تھے ۔ملخصا (۱۱۷)

[۳]......(طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ)دور نبوی اور خلفاء راشدین کے دور میں ہمارے لئے مثال موجود نہیں۔ملخصا (ص۱۱۹)

[۴]......(طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ)ہم کچے مسلمان ہیں،ہمارے لئے صحابہ کے دور میں مثال نہیں،ہمیں پیچھے بنی اسرائیل کی طرف جانا پڑے گا ۔ملخصا (ص۱۲۱)

[۵]......(طارق جمیل کا)حضرت حسن کے بارے میں یہ[جھوٹ]کہنا کہ انہوں نے فرمایا''نبوت وخلافت ایک خاندان میں جمع نہ ہوسکے گی''۔ملخصا (ص۱۲۳)

[۶]......(طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ)معصوم و محفوظ ایک چیز ہے ۔ ملخصا (۱۲۶)

[۷]......(طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ)تمام صحابہ کی تکفیر[یعنی انہیں کافر کہنے]سے آدمی کافر نہیں ہوگا۔ملخصا (ص۱۲۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی توہین

ضمناً یہاں ایک اور حوالہ بھی پیش کرتے ہیں جو کہ طارق جمیل کی تقاریر کا مجموعہ ''بیانات جمیل''میں ہے اور اس پر دیوبندی مفتیوں نے فتویٰ دیا ہے،طارق جمیل کہتے ہیں:

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ جا رہے تھے۔ ایک بڑھیا نے پکارا: امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے تو اس بڑھیا نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ کہنے لگی: **ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا۔** ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا، **پھر تجھے عمر کہنے لگے ، پھر تو امیر المومنین بن گیا،** اللہ سے ڈر کر رہا کر۔ **تو حضرت عمر ایسے بھیگی بلی بنے سن رہے،** ایسے سن رہے، جب وہ بڑھیا چلی گئی تو لوگوں نے کہا: امیر المومنین! اس بڑھیا کی خاطر آپ کھڑے ہو گئے۔ **کہا ارے، ارے بدھو!** پتہ بھی ہے یہ کون ہے؟ یہ وہ ہے جس کی عرشوں پہ رب نے سنی تھی، میں زمین میں کیسے نہ سنتا، یہ خولہ ہے، خولہ بنت ثعلبہ۔ (بیاناتِ جمیل: جلد دوم ص ۸۲، ۸۳ مکتبہ رحمانیہ)

ایک شخص نے مذکورہ خط کشیدہ عبارت طارق جمیل کا نام لکھے بغیر دیوبندی دارالافتاء بھیجا اور ان سے اس بارے میں سوال کیا:

”جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

گزارش ہے کہ ایک جلسہ میں ایک مقرر یوں تقریر کر رہے تھے ”حضرت خولہ بنت ثعلب نے حضرت عمر کو یوں نصیحت فرمائی وہ عورت کہنے لگی، **ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا۔** ایک زمانہ تھا **تو عمری عمری کہلاتا** تھا پھر تجھے عمر کہنے لگے، پھر تو امیر المومنین بن گیا، اللہ سے ڈر کر رہا کر۔ **تو حضرت عمرؓ ایسے بھیگی بلی بنے سنتے رہے،** جب وہ بڑھیا چلی گئی تو لوگوں نے کہا: امیر المومنین! آپ اس بڑھیا کی خاطر کھڑے ہو گئے؟ کہا ارے، **ارے بدھو!** پتہ بھی ہے یہ کون ہے؟ یہ وہ ہے جس کی عرشوں پہ رب نے سنی تھی، میں زمین میں کیسے نہ سنتا، یہ خولہ ہے، خولہ بنت ثعلبہ“

جواب طلب امر یہ ہے کہ

[۱] کیا یہ واقعہ اسی طرح ہے؟ [۲] کیا خط کشیدہ الفاظ اہانت امیر المؤمنین کی نشاندہی نہیں کرتے؟ [۳] کیا ایسے ذاکر کے پیچھے نماز ادا کرنا درست ہے؟

[۴] ان الفاظ سے توہین صحابہ کرنے والے اہلسنت والجماعت ہیں یا نہیں؟

[۵] ایسے مقرر کا وعظ سننا چاہیے یا نہیں؟

تفصیلی جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں

مورخہ: ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۹ء سائل: قمر الاسلام: فضل الٰہی روڈ کھاریاں

نیٹ پر یہ فتویٰ اس لنک پر موجود ہے

http://www.islamimehfil.com/topic/10572-tariq-jamil-insults-hazrat-umar-farooq-radhiallahuanhu-fatwa-on-him-by-deobandi-darulifta/

دیوبندی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا فتوی

الجواب وباللہ التوفیق ۲/ ۵۷

(۱) شریعت مطہرہ کی رو سے یہ واقعہ اس طرح ہے جو کہ علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر احکام القرآن میں یوں نقل کیا [ترجمہ] اور تفسیر معارف القرآن نے بحوالہ ابن کثیر اس کا ترجمہ یوں نقل کیا ہے:

ایک روز فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک مجمع کے ساتھ چلے جا رہے تھے۔ یہ عورت حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ کچھ کہنا چاہتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے راستے میں ٹھہر کر ان کی بات سنی، بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس بڑھیا کے خاطر اتنے بڑے مجمع کو روک رکھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ

خبر ہے یہ کون ہے، یہ وہ عورت ہے جس کی بات اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سنی میں کون تھا کہ ان کے بات کو ٹال دیتا واللہ اگر یہ خود ہی رخصت نہ ہو جاتی تو میں رات تک اُن کے ساتھ یہی کھڑا رہتا۔

(۲) صورت مسولہ میں مقرر نے واقعہ میں جو الفاظ کہے ہے صحابہ کرام اور سلف کے بارے میں یہ نہایت غیر مہذب اور گستاخانہ الفاظ ہے صحابہ کرام کے بارے میں اس طرح بلا تحقیق کے غیر مہذب الفاظ استعمال کرنا، ناجائز اور گناہ کبیرہ ہے۔

(۳) اگر یہ مقرر آئندہ کے لئے ایسے الفاظ کے استعمال سے باز آئے تو ان کے پیچھے نماز جائز اور اگر باز نہ آئے تو احتیاط اسی میں ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

(۴) ان الفاظ کے کہنے سے اہلسنت والجماعت سے خارج نہیں ہے جبتک صراحۃ کفر سرزد نہ ہوا اور اس کی کوئی صحیح تاویل نہ ہوسکتی ہوں۔

(۵) اگر یہ مقرر آئندہ کے لئے اس قسم کے الفاظ سے گریز کرے تو وعظ سننا چاہیے اور اگر نہ کرے تو نہ سننا چاہیے۔......الخ

كتبه عبد الوب مهند حقانی المتخصصفی الفقيه الاسلامی

جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

الجواب صحیح

مختار اللہ حقانی

[اس پر اصل مہر موجود ہیں]

۲۵ اکتوبر ۲۰۰۹ء

مفتی ومدرس جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

سنی تبصرہ

[۱]......اس فتوے سے معلوم ہوا کہ طارق جمیل نے جو روایت پیش کی اس میں اپنے گستاخانہ الفاظ کا اضافہ کیا، طارق جمیل کے شاگرد جنید جمشید نے یہی طریقہ اس سے سیکھا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کیے۔ جس پر آگے بحث ہوگی۔

[۲] درج ذیل الفاظ روایت کا حصہ نہیں..................

☆ ''ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا۔

☆ ''پھر تجھے عمر کہنے لگے، پھر تو امیر المؤمنین بن گیا،

☆ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے بھیگی بلی بنے سن رہے۔

☆ ''اللہ سے ڈر کر رہا کر۔ ☆ ''کہا ارے، ارے بدھو!۔

یہ تمام الفاظ طارق جمیل کے من گھڑت الفاظ ہیں، اصل روایت جو خود دیوبندی مفتی نے اپنے فتوے میں لکھی اس میں ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔

[۳]......دیوبندی مفتیوں نے قبول کیا کہ مقرر [طارق جمیل] نے واقعہ میں جو الفاظ کہے ہے صحابہ کرام اور سلف کے بارے میں یہ نہایت غیر مہذب اور گستاخانہ الفاظ ہیں۔ صحابہ کرام کے بارے میں اس طرح بلا تحقیق کے غیر مہذب الفاظ استعمال کرنا، ناجائز اور گناہ کبیرہ ہے۔

[۴]......دیوبندی مفتی کہتے ہیں کہ: ''اگر یہ مقرر [طارق جمیل] آئندہ کے لئے ایسے الفاظ کے استعمال سے باز آئے تو ان کے پیچھے نماز جائز اور اگر باز نہ آئے تو احتیاط اسی میں ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے''۔

تو ہم کہتے ہیں کہ طارق جمیل کی عادت بن چکی ہے کہ وہ آئے دن ایسی بے ادبیاں وگستاخیاں کرتا رہتا ہے جس کا ثبوت خود دیوبندیوں کی کتاب ''کلمۃ الہادی'' ہے جس پر چودہ دیوبندی علما کی تقریظات موجود ہیں۔ اور اسی میں یہ بھی موجود ہے کہ طارق جمیل ایسی باتوں سے توبہ ورجوع نہیں کرتے۔ لہٰذا جب طارق جمیل ضد پر آرہے ہیں تو دیوبندیوں کی ان کے پیچھے نمازیں نہیں ہوتیں۔

(۵) دیوبندی مفتی صاحب کہتے ہیں کہ: ''ان الفاظ کے کہنے سے اہلسنت والجماعت سے خارج نہیں ہے جب تک صراحۃ کفر سرزد نہ ہو اور اس کی کوئی صحیح تاویل نہ ہوسکتی ہوں''

جناب مفتی صاحب سے عرض ہے کہ طارق جمیل صحابہ کرام علیھم الرضوان اجمعین کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

''تاویل نہ کرو نہ مانو خطا ہوئی ہے۔ خطا کی تاویل کرنا تو کمزور راستہ ہے...... تو یہ تاویل کا راستہ صحیح نہیں ہے...... تو صحابہ کا دفاع یوں ٹھیک نہیں کہ ان کی غلطیوں کی تاویل شروع کردیں''۔ (مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں)

لہٰذا جب ان کے نزدیک صحابہ کی چند مبہم باتوں میں تاویل نہیں کی جاسکتی تو پھر خود ان کے اقوال کی تاویل کیونکر قابلِ قبول کی جاسکتی، تاویل کرنا تو طارق جمیل کے نزدیک کمزور راستہ ہے، تاویل کا راستہ ٹھیک نہیں۔ لہٰذا خود طارق جمیل کے موقف سے اس کے اپنے ایسے بے ہودہ، وگستاخانہ اقوال کی تاویل قابل قبول نہیں۔

جو کچھ بھی ہیں اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
یہ سچ ہے برے کام کا انجام برا ہے

طارق جمیل کی گستاخیوں کا جواب

''کلمۃ الہادی'' کے باب ''مقام صحابہ'' میں طارق جمیل کی صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کی شان میں جو بے ادبیاں و گستاخیاں کی گئی ہیں ان کا ردّ دیوبندی مفتی صاحب نے تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب ''کلمۃ الہادی'' صفحہ ۱۱۵/تا ۱۴۰/ پر کیا۔جس کا خلاصہ ہم پیش کرتے ہیں۔

دیوبندی مفتی صاحب طارق جمیل کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں گستاخانہ خیالات وعبارت بیان کر کے ان کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

> ''اس بیان میں مولوی [طارق جمیل] صاحب نے اپنی خام خیالی سے بے تکی باتیں کی ہیں ...... مولوی [طارق جمیل] صاحب کی خود ساختہ اصلاح اور سوء ادب پر مبنی ہے''(ص ۱۱۵)

طارق جمیل کی عبارت: ''معاویہ رضی اللہ عنہ،عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ناخن کے برابر بھی نہیں تھے درجے کے لحاظ سے''[اس کا جواب دیتے ہوئے دیوبندی مفتی کہتے ہیں]:

> یہ بہت ہی بھدی تعبیر اور سوقیانہ انداز ہے، نہ لکھنے میں نہ پڑھنے میں نہ قرینہ میں نہ تمیز میں۔(ص ۱۱۷)

طارق جمیل کی ایک عبارت کا رد کرتے ہوئے دیوبندی مفتی کہتے ہیں کہ:

> ''طالب دنیا وہ ہوتا ہے جو اپنی زندگی میں دنیا داری کو دین پر

ترجیح دے ......مولوی[طارق جمیل]صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ......صحابہ کو دنیا کا طالب قرار دیا. انا للہ و انا الیہ راجعون ۔(ص ۱۱۸)

طارق جمیل کے قول ''دورنبوی اور خلفاء راشدین کے دور میں ہمارے لئے مثال موجود نہیں'' اس کا جواب دیتے ہوئے دیوبندی مفتی کہتے ہیں کہ:

طارق جمیل کے ''اس جملہ سے جو ضابطہ اور قانون مفہوم ہوتا ہے وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے بعینہ متصادم ہے، سورۃ احزاب میں ہے ''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا '' تمہارے لئے رسول اللہ میں بہترین نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو اللہ کی امید رکھتا ہے اور دن آخرت کی اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے''۔

[پھر حدیث لکھی]علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین

[اور پھر دیوبندی مفتی نے کہا]

''مولوی[طارق جمیل]صاحب نے دونوں کی نفی کردی''۔

(کلمۃ الہادی ص ۱۱۹، ۱۲۰)

اسی طرح اس باب میں طارق جمیل کے دیگر اقوال کا تفصیلی رد اور اس کی جہالتوں، گمراہیوں اور قابل گرفت عبارات کا مکمل جواب خود دیوبندی مفتی نے دیا ہے۔ تفصیل مذکورہ کتاب میں ملاحظہ کیجیے۔

فریضہ جہاد اور طارق جمیل کے اقوال

دیوبندی مفتی صاحب کا طارق جمیل کی تردید میں یہ باب صفحہ ۱۴۱/ سے ۲۰۸/ پر مشتمل ہے۔اس میں طارق جمیل کے بعض اقوال ایسے ہیں جن سے دیوبندی اکابرین کے جہاد کی نفی ہوتی ہے، یا ان کا میدان جہاد سے مفرور ہونا ثابت ہوتا ہے، مثلاً طارق جمیل صاحب کہتے ہیں کہ:

”۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شاملی میں مشورہ ہوا تو سب کی رائے تھی کہ قتال کرنا ہے......حضرت گنگوہی زخمی ہوئے۔ پھر یہ سارے حضرات مفرور ہو گئے اور جو مولانا حاجی امداداللہ صاحب تھے، وہ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے چھپتے چھپاتے چھپتے چھپاتے“۔(کلمۃ الہادی:ص۱۴۳)

اس سے واضح طور پر ظاہر ہو رہا ہے کہ اکابرین علمائے دیوبند اور سینیوں و دیوبندیوں کے پیرومرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ میدان جہاد سے مفرور ہو گئے تھے۔ یہ بات دیوبندی اکابرین کے حق میں تو بغیر شک وشبہ کے قبول کی جاسکتی ہے لیکن دیگر اکابرین کے بارے میں ایسا کہنا انگریز کی نمک حلالی ہے۔

اسی طرح طارق جمیل کے بعض اقوال ایسے ہیں جس سے جہاد کی نفی ہوتی ہے دیوبندی مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”جناب مولوی [طارق جمیل] صاحب نے بار بار معاشرہ کا رونا رویا ہے بلا استثناء تمام اہل اسلام کو کچے مسلمان قرار دیا ہے اس پر یہ حکم سرزد فرمایا ہے کہ ہمارے لئے دورنبوی ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے دور میں کوئی نمونہ نہیں، ہمیں بنی

اسرائیل کی طرف جانا پڑے گا اس سے ان کی مراد یہ ہے ہم تلوار نہیں اٹھا سکتے، مقابلہ نہیں کر سکتے۔غیبی نصرت آئے اور دشمن ہلاک ہو"۔(کلمۃ الہادی ص ۱۸۲)

طارق جمیل کے اس قول پر دیوبندی مفتی کہتے ہیں کہ:

"الحاصل حضور ﷺ کے اسوۃ حسنہ پر مشرک موحد بن گئے، بت پرست، چور اور قزاق تائب ہو کر شب بیدار اور متقی بن گئے ......آج بھی اگر معاشرہ کی اصلاح ممکن ہے تو کتاب وسنت میں آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کی سنت پر عمل پیرا ہونے میں ہے، اس امت کو آنحضرت ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام، تابعین اور اسلاف امت رضی اللہ عنہم سے ورغلا کر بنی اسرائیل کی دعوت دینا جہالت وگمراہی ہے"۔(کلمۃ الہادی ص ۱۸۴)

لہٰذا دیوبندی مفتی صاحب کے مطابق طارق جمیل کا گمراہ و جاہل ہونا ثابت ہوا۔

اسی طرح طارق جمیل کے اقوال سے دیوبندی جہادی تنظیموں کا جہاد باطل قرار پاتا ہے۔اور بعض اقوال ایسے ہیں جس سے تبلیغ کے علاوہ تلوار و ہتھیار سے جہاد کی نفی ثابت ہوتی ہے۔دیوبندی مفتی صاحب کہتے ہیں کہ:

"آخر میں مولوی [طارق جمیل] نے مجاہدین کا ایسا خاکہ کھینچا ہے کہ گویا وہ آج کل کی اصطلاح کے مطابق تخریب کار اور دہشت گرد ہیں۔ جب آپ [طارق جمیل] کے نزدیک مال غنیمت، لوگوں کو مارو، فتح کرو اور ساری دنیا کے خزانے تمہیں حاصل ہو جائیں، لوٹ مار کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے تو پھر آپ [طارق جمیل] اہل جہاد کو ظالم اور ستم کار نہ کہیں تو اور کیا کہیں؟......

سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

(کلمۃ الہادی ص ۱۹۰)

اسی طرح طارق جمیل نے اپنے واقعات میں طالبان اور ملا عمر کو بے وقوف، و احمق قرار دیا جیسا کہ دیوبندی مفتی تبصرہ کرتے ہیں کہ:

''اس مقولہ میں علامہ احمد صاحب نے کلام کا آغاز ہی طالبان کے خلاف ''بے وقوفو'' سے کیا مولوی [طارق جمیل] نے بھی آخر میں ملا عمر پر حماقت کا فتویٰ دیا''۔

(کلمۃ الہادی ص ۱۹۱)

دیوبندی جہادی تنظیموں کے بارے میں طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

''سو برس سے غلبہ ہوا یورپین اقوام کا تو اس وقت سے لے کر اب تک مسلسل اس جہاد کے نام پر تحریکیں اٹھیں۔ کبھی داخلی مسلمانوں کے لئے اٹھیں، اس کا نام بھی جہاد کر دیا۔ سپاہ صحابہ نے جہاد کے نام پر کتنا لمبا چوڑا انظام چلایا اور یہ جہادی تنظیموں میں بھی کبھی فلاں حرکت، فلاں حرکت۔ لیکن آہستہ آہستہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ سب کا نشان مٹ گیا ہے۔ ان کو ہم نے تو نہیں مٹایا، ان کی اپنی غلط منصوبہ بندی نے ان کو مٹایا ہے۔ **فما کان اللہ لیظلمھم ولکن انفسھم یظلمون**، ان کی اپنی غلطیوں نے انہیں یہاں تک پہنچا دیا ہے''۔ (کلمۃ الہادی ص ۱۹۴، ۱۹۵)

طارق جمیل کے اس قول سے سپاہ صحابہ کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے، دیوبندی مفتی نے اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ:

''معلوم نہیں مولوی [طارق جمیل] صاحب کو جہاد سے کیا بیر ہے! وہ اپنے دل میں جذبہ جہاد تو کیا، مجاہدین مخلصین سے بھی کدورت رکھتے ہیں، جہادی تنظیمیں بحمداللہ آج بھی کام کر رہی ہیں، ختم نہیں ہوئیں۔ ان [طارق جمیل] کو آیت **وما کان اللہ لیظلمھم** کا مصداق قرار دینا تحریف کی مد میں آتا ہے''۔ (کلمۃ الہادی ص ۱۹۸)

مروجہ تبلیغ سے دیوبندیوں کا اختلاف

دیوبندی مفتی صاحب کا یہ باب صفحہ ۲۰۹ رتا ۲۵۲ رمتعدد صفحات پر مشتمل ہے۔

اس باب میں جن دیوبندی مفتی صاحب نے تبلیغی جماعت والوں کی جن باتوں پر گرفت فرمائی ان میں سے چند کا خلاصہ یہ ہے۔

[۱] مروجہ تبلیغ کے بارے میں معاصر علماء کا مولانا محمد الیاس [کاندھلوی] کے موقف سے اختلاف۔[ص ۲۱۱]۔

[۲] تبلیغی جماعت والے بدعتیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ملخصا [ص ۲۱۱]۔

[۳] تبلیغی جماعت والوں کی ''نظر میں علماء اسلام اور مدارس عربیہ کی وقعت کم ہو جاتی ہے''۔ملخصا (ص ۲۱٦)۔

[۴] مولانا الیاس صاحب [کاندھلوی] کے بارے میں غلو کرتے ہیں ،ملخصا (۲۲۱)۔

☆ تبلیغی جماعت میں تبلیغی نصاب کے مقابلے میں درس قرآن کی غیر اہمیت۔(ص ۲۲۵)۔

[۵] سپاہ صحابہ پر ہی موقوف نہیں، پاک و ہند میں علماء دیوبند کی دینی، مذہبی اور سیاسی جماعتیں مروجہ تبلیغی ذہن نہیں رکھتیں۔(ص ۲۴۱)

اسی طرح اس باب میں دیوبندی مفتی صاحب نے تبلیغی جماعت کی مروجہ رسمی تبلیغ، تبلیغی جماعت کی بدعات وخرافات، تبلیغی جماعت کے علماء کی خود دیوبندی علماء سے مخالفت، علما و مدارس سے نفرت، خانقاہوں و مدارس کی مخالفت، اپنے تبلیغی علما و اکابرین

کے بارے میں غلو، قرآن کے مقابلے میں زکریا کی کتب فضائل کو زیادہ اہمیت دینا دیوبندی علماء کی بجائے جاہل تبلیغی مبلغین کا دعوت و تبلیغ کرنا، تبلیغی جماعت سے منسلک تبلیغی مبلغین کی جہالتیں وگمراہیاں جیسے موضوعات پر بحث کر کے تبلیغی جماعت والوں کا مکمل و تفصیلی رد کیا ہے۔ اس باب کی اکثر عبارات ہم نے اپنی اس کتاب کے مختلف صفحات میں مناسب مقامات وموضوعات کے تحت درج کیں ہیں لہذا یہاں دوبارہ پیش نہیں کررہے۔

طارق جمیل کی شیعہ نوازی

یہاں پر تبلیغی جماعت اور طارق جمیل کے چند ایسے اقوال کو پیش کرتے ہیں جس میں انہوں نے شیعہ فرقے کی بھرپور حمایت و دفاع کیا ہے۔ اور اپنی طرف سے تاویلات فاسدہ سے ان پر گفتگو کی ہے۔ ان کو پڑھنے کے بعد آپ خود فیصلہ کرسکتے ہیں کہ طارق جمیل دیوبندی ہے یا شیعہ؟ اور تبلیغی جماعت والے شیعوں سے تعلقات، نکاح ورشتہ داریاں کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ سرزمین پاکستان میں گھروں اور مکانوں کی دیواروں پر" کافر کافر شیعہ کافر جو نہ مانے وہ بھی کافر" کے نعرہ اسی مسلک کے لوگ لکھنے والے ہیں۔

طارق جمیل کے نزدیک شیعہ کا ذبیحہ جائز وحلال

طارق جمیل شیعہ کے ذبیحہ کے متعلق کہتے ہیں کہ:

"مجھے تو پتہ نہیں آج تک اس کے ذبیحہ کو کسی نے ناجائز کہا ہو۔ یہودی اور عیسائی

کا ذبیحہ جائز اور شیعہ کا ناجائز ہے؟ یہ کیسی عجیب بات ہے؟ میں نے تو یہ سنا ہی پہلی مرتبہ ہے''۔ (کلمۃ الہادی باب نمبر ۷ ص ۳۰۵)

یعنی طارق جمیل کے نزدیک شیعہ کا ذبیحہ حلال ہے۔ دیوبندی مفتی اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''مولوی صاحب کی معلومات ناقص ہیں، لیکن روافض [شیعہ] کے وکیل بلا توکیل بننے سے نہیں ہچکچاتے۔ چند طلبا کو سامنے بٹھا کر ماضی و حال سے بے نیاز جو منہ میں آیا کہے جاتے ہیں۔ اپنے خیالات واہیہ اور غلط قسم کے عقائد ان کے ذہن میں نقش کرنا چاہتے ہیں''۔ (کلمۃ الہادی باب نمبر ۷ ص ۳۰۵)

طارق جمیل کی طرف سے شیعوں کا دفاع

طارق جمیل کہتے ہیں کہ

''شیعہ کلمے کی زیادتی کے قائل نہیں ہیں، علی ولی اللہ بھی ان کے عامۃ الناس کا اضافہ ہے، تم سب نے جو کچھ پڑھا ہے سنا ہے وہ سب سطحی ہے''۔

(کلمۃ الہادی باب نمبر ۷ ص ۳۰۶)

طارق جمیل کی طرف سے شیعوں کے اس دفاع کا رد کرتے ہوئے دیوبندی مفتی جواب میں لکھتے ہیں کہ:

''شیعہ کے کلمہ کے متعلق جناب مولانا قاضی محمد ظہور الحسین اظہر علمہ ربہ نے اپنے رسالہ ''حق چار یار'' میں اپنے والد گرامی حضرت شیخ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کا جواب نقل کیا ہے، وہ کافی اور شافی ہے، وھو ھذا:

''حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب گور مانی مہتمم جامعہ فتاح العلوم نوشہرہ سانسی (گوجرانوالہ) نے تبلیغی جماعت کے معروف مبلغ طارق جمیل صاحب کے بیان جمعہ کی کیسٹ اور طلباء کے سوالوں کے جوابات کی کیسٹیں ملک کے [دیوبندی] علماء کرام کی طرف بھیجیں اور ساتھ ہی ان کی تقریر اور اسباق کے اہم مباحث نقل کر کے بھیج دیے۔ جس وقت ہم نے اقتباسات پڑھے اور کیسٹیں سنیں تو حیرانی ہوئی کہ تبلیغی جماعت کے مبلغ مسلک اہل سنت و جماعت [مراد دیوبندی] کی ترجمانی کی بجائے اہل باطل [شیعہ] کی ترجمانی اور وکالت کر رہے ہیں......مولوی طارق جمیل کے حالیہ متنازعہ بیانات کی تردید ضروری ہے تاکہ عوام اہل سنت کے اذہان کو تشویش سے بچایا جا سکے۔

مولوی طارق جمیل صاحب فرماتے ہیں کہ: ''شیعہ کلمے کی زیادتی کے قائل نہیں ہیں......علی ولی اللہ بھی ان کے عامۃ الناس کا اضافہ ہے۔ بے وقوفوں کا اضافہ ہے، تم سب نے جو کچھ پڑھا ہے سنا ہے، وہ سب سطحی ہے''۔ (کلمۃ الہادی باب نمبر ۷ ص ۳۰۶، ۳۰۷)

پھر دیوبندی علما نے شیعہ کی معتبر کتب سے ان کا کلمہ ثابت کیا اور آخر میں طارق جمیل سے مخاطب ہو کر کہا:

''اسی طرح دیگر شیعہ علماء نے بھی اپنے اضافی کلمے کے ثبوت پر کتابچے لکھے ہیں۔ اب مولوی طارق جمیل صاحب ہی فرمائیں کہ: ''یہ تم سب نے جو کچھ پڑھا ہے، سنا ہے وہ سب سطحی ہے'' یہ کہاں تک صحیح ہے۔ ہماری پرزور مخلصانہ گزارش ہے کہ مولوی صاحب باطل فرقوں کے اپنے طور وکیل صفائی نہ بنیں۔ ع

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات (کلمۃ الہادی باب نمبر ۷ ص ۳۱۰)

دیوبندی مفتی عبدالواحد نے ایک مضمون ''مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں اوران کے جواب'' تحریر فرمایا۔ جوکہ دیوبندیوں کے ماہنامہ حق چار یار شمارہ ۲۱ نمبر ۷/ میں بھی شائع ہوا ہے۔ یہ رسالہ مفتی ظہور احمد کی کتاب ''مقالات جلالیہ'' میں لفظ بالفظ شائع کیا گیا۔ اس کے چند حوالہ جات ملاحظہ کیجیے۔ دیوبندی مفتی عبدالواحد صاحب کہتے ہیں:

''حضرت مولانا مفتی عیسیٰ خان صاحب مدظلہ [دیوبندی] اوران کے ساتھیوں کیجانب سے مولانا طارق جمیل صاحب کی کچھ تقریروں کی نقل موصول ہوئی، اس پر انہوں نے ہماری رائے بھی مانگی ہے۔ ہمارے ساتھیوں نے C.D پر اصل تقریر کو تحریر سے ملایا تو مطابق پایا۔ اس پر ہم نے چیدہ چیدہ امور میں مولوی طارق جمیل صاحب کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے......مولوی طارق جمیل صاحب کی علمی وعملی بے اعتدالیاں بڑھتی ہی جارہی ہیں۔ اس طرح کے نادان دوستوں کی وجہ سے تبلیغ کے کام پر برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہوگا......تبلیغ کے ذمہ دار حضرات سے استدعا ہے کہ خود بھی اپنی ذمے داریوں کو سمجھیں، سنجیدہ ومحتاط طرز عمل اختیار کریں اور مولوی طارق جمیل جیسے جوشیلے لیکن غیر محتاط حضرات کو بے اعتدالیوں سے روکیں''۔

(مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط ا: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۰۹)

طارق جمیل کے مطابق صحابہ کرام محفوظ نہیں

طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

''لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جو کمی بیشی ہوئی تھی بطور انسان۔ نہ ہم ان کو

معصوم سمجھتے ہیں نہ محفوظ سمجھتے ہیں۔ یہ بھی میں تمہیں بار بار کہتا ہوں۔ یہ غلو ہے شیعوں کے رد میں حد سے تجاوز کرنا۔ ہم کسی کے رد پر اپنا راستہ نہ چھوڑیں گے......تو چونکہ یہ ہونے والا تھا ان سے بشری خطا ہوئی تھی''۔

(مولانا طارق جمیل کی بےاعتدالیاں... قسط ۱: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۱۰)

طارق جمیل کے رافضیت کھل کر سامنے آ گئی، تبلیغی جماعت کے اس بدنما داغ کو مٹانے کے لیے خود علماے دیوبند کو تقیہ اختیار کرتے ہوئے طارق جمیل کے مقابلے میں آنا پڑا، اور انہوں نے طارق جمیل کے اس بیان کا ردّ لکھا جو کہ مذکورہ مضمون ''مولانا طارق جمیل کی بےاعتدالیاں... قسط ۱''میں تفصیلا موجود ہے۔

دیوبندی مفتی عبدالواحد صاحب خود طارق جمیل کے اس قول کا رد کرتے ہوئے ان سے سوال کرتے ہیں کہ:

''مولوی [طارق جمیل] صاحب کہتے یں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے جو کمی بیشی ہوئی تھی بطور انسان]: سب سے پہلے تو ہم طارق جمیل صاحب سے پوچھیں گے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے جو بشری خطا ہوئی وہ کیا تھی؟ اس طرح اگر وہ ہمیں خلفائے اربعہ کی بشری خطاؤں کی فہرست فراہم کر دیں تو ہم بھی اپنی ایمانیات پر نظر ثانی پر مجبور ہو جائیں گے، پھر ہم کہتے ہیں کہ کمی بیشی میں دو احتمال ہیں [۱] اگر کمی بیشی سے مراد معصیت ہے تو یہ بڑی جسارت کی بات ہے......[۲] اور اگر کمی بیشی سے مراد اجتہاد کی غلطی و خطا ہے تو اول تو یہ کوئی عیب کی بات ہی نہیں ہے......

(مولانا طارق جمیل کی بےاعتدالیاں... قسط ۱: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۱۲، ۲۱۳)

طارق جمیل کے نزدیک صحابہ کرام سے غلطیاں ہوئیں [معاذ اللہ]

طارق جمیل کہتے ہیں:

''دوسری بات یہ ہے کہ ہم شیعوں کے رد میں صحابہ کو بھی معصوم بنانے کے چکر میں پڑ جاتے ہیں ان کی خطا کی تاویل کرنا شروع کر دیتے ہیں تو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ بس یہ ایک آیت کافی ہے وکلا وعداللہ الحسنیٰ، تاویل نہ کرو نہ مانو خطا ہوئی ہے۔ خطا کی تاویل کرنا تو کمزور راستہ ہے...... امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے جو کتاب لکھی مولانا تقی عثمانی صاحب [دیوبندی] نے وہ تاویل میں پڑے ہیں ہر جگہ۔ کئی جگہ وہ تاویل بڑی کمزور ہے۔ تو یہ تاویل کا راستہ صحیح نہیں ہے...... تو صحابہ کا دفاع یوں ٹھیک نہیں کہ ان کی غلطیوں کی تاویل شروع کر دیں''۔ (مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط ا: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۱۴)

طارق جمیل بغض صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین میں اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ ایک طرف تو بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ صحابہ سے خطائیں ہوئیں، اور دوسری طرف یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ کسی قسم کی تاویل نہیں کر سکتے۔ طارق جمیل کی اس شیعہ نوازی اور صحابہ کی دشمنی کا جواب خود دیوبندی مفتی عبدالواحد کی زبانی ملاحظہ کیجیے:

طارق جمیل کے نزدیک صحابہ سے غلطیاں ہوئیں جن کی تاویل نہیں

دیوبندی مفتی صاحب عبدالواحد طارق جمیل کے رو پر کہتے ہیں کہ:

''دوسری اہم بات یہ ہے کہ تاریخ میں یا حدیث کی کتابوں میں کچھ کبار یا نسبتاً زیادہ اہمیت والے صحابہ کے بارے میں بعض باتیں مجمل یا مبہم انداز میں ملتی ہیں جو بظاہر ان پر اعتراض کا باعث بنتی ہیں کہ وہ باتیں انہوں نے بد دیانتی یا حماقت یا طلب دنیا میں کہی ہیں۔ خاص طور سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایسی روایات کی وجہ سے شیعوں نے اور مودودی صاحب نے بہت اعتراضات کئے

ہیں۔[اور اب طارق جمیل بھی شامل ہو گئے۔سنی] اب مولوی طارق جمیل صاحب تو یہ مت [تہمت] دیتے ہیں کہ ان اعتراضوں کا جواب دینے کی ضرورت نہیں بس تسلیم کرلو کہ ان صحابہ نے غلطیاں کی ہیں البتہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا ہے اور ان سے آخرت میں اچھا وعدہ فرمایا ہے۔مولوی صاحب کی یہ روش انتہائی غیر معقول ہے۔ صحابہ پر کوئی بھی انگلی اٹھا دے۔طارق جمیل کی ہدایت ہے کہ بس صحابہ کی غلطی مان لو خواہ حقیقت میں وہ غلطی ہو یا نہ ہو"۔

(مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط ا: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۱۵،۲۱۶)

......سنی تبصرہ......

حیرت کی بات ہے کہ تبلیغی جماعت کے نا اہل جاہل، گمراہ و فاسق قسم کے مبلغین کی بے ہودہ حرکتوں کی تاویلات پر تو تبلیغی جماعت کے اکابرین وعلما بڑی بڑی کتابیں لکھ ڈالیں۔دیو بندی اکابرین کی گستاخانہ عبارات پر تو دیو بندی علما بڑی بڑی کتابیں لکھیں، اسماعیل دہلوی، تھانوی، قاسم نانوتوی و گنگوہی کی گستاخانہ عبارات کی من گھڑت تاویلات کریں لیکن صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کی اجتہادی باتوں یا ایسے اقوال و افعال جو حقیقتاً خطائیں نہیں بلکہ بغض صحابہ رکھنے والے محض بغض وعناد کی بنا پر انہیں خطائیں کہتے ہیں لیکن ایسے اقوال وافعال کے بارے میں طارق جمیل کی ہدایت ہے کہ بس صحابہ کی غلطی مان لو خواہ حقیقت میں وہ غلطی ہو یا نہ ہو۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ.

ہم کہتے ہیں کہ طارق جمیل کے اندر کوئی شیعہ جن گھس گیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ذوات پر خواہ مخواہ لب کشائی کر کے انہوں نے شیعہ نوازی کا حق ادا کیا۔

طارق جمیل بے غیرتی کا سبق

طارق جمیل نے اپنے دیوبندی مولانا تقی عثمانی صاحب کے بارے میں یہ کہا کہ:

''انہوں نے صحابہ کے دفاع میں تاویلیں کیں کئی جگہ وہ تاویل بڑی کمزور ہے۔ تو یہ تاویل کا راستہ صحیح نہیں ہے'' (کاش طارق جمیل ایک بار اپنے اکابرین کی گستاخانہ عبارات کی باطل تاویلات پر بھی نظر کرتے، از راقم) تو طارق جمیل کے اس اعتراض کے رد پر دیوبندی مفتی عبدالواحد صاحب کہتے ہیں کہ:

''اب کسی کی تاویل اور دفاع کو کمزور دیکھ کر مولوی طارق جمیل صاحب کو چاہیے تھا کہ وہ زیادہ موثر دفاع کی سوچتے، لیکن انہوں نے تو بے غیرتی کا سبق دینا شروع کر دیا کہ دشمنوں اور دوست نما دشمنوں کی تنقیدوں اور اعتراضوں کو سنو اور تسلیم کر لو اس کی کوئی تاویل اور دفاع نہ کرو۔

(مولانا طارق جمیل کی بے اعتدالیاں... قسط ا: بحوالہ مقالات جلالیہ ص ۲۱۷)

بے ادب جو ٹھہرے آپ تو میرا قصور کیا
جو کچھ کیا وہ تم نے کیا بے خطا ہوں میں

کاش کے طارق جمیل اپنے دیوبندی اکابرین کی گستاخانہ عبارات کے دفاع میں دیوبندی علماء کی تاویلات کو بھی رد کرتا اور ان کے بارے میں یہ کہتا کہ ان دیوبندی اکابرین کی گستاخیوں کی تاویلات ممکن نہیں۔ لیکن طارق جمیل کو تو اپنے یوبندی اکابرین کی گستاخیوں کی تاویلات تو قبول ہیں لیکن صحابہ کرام کے بارے میں پہلے تو شیعوں کی طرح زبان دراز کرتا ہے پھر تاویلات کا دروازہ بھی بند کر دیتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

طارق جمیل کے رجوع کا افسانہ

جب دیوبندی علما کی طرف سے طارق جمیل کی خلافِ شرع عبارات کو مسودہ کی صورت میں جمع کیا گیا تو طارق جمیل کو بلوا کر اس کو بتایا گیا، اور اس سے توبہ و رجوع کا مطالبہ کیا گیا لیکن طارق جمیل جو ساری دنیا کی اصلاح میں مگر مچھ کے آنسو رو رو کر الٹی سیدھی دعائیں کرتے نظر آتے ہیں، انہوں نے اپنی اصلاح کو قبول نہ کیا۔

مرید سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب
خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق

کلمۃ الہادی میں ایک ہیڈ نگ ''مولانا کے رجوع کا افسانہ'' موجود ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:

''جامعہ اشرفیہ لاہور کے [دیوبندی] اساتذہ کرام اور اربابِ فتویٰ نے اس مسودہ کا نوٹس لیتے ہوئے مولانا [طارق جمیل] کو بلایا۔ مولانا نے اپنی غلطیوں سے معذرت اور رجوع کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ حضرات نے جن امور پر گرفت کی ہے، میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔ اس پر آپ سے مطالبہ کیا گیا کہ آپ اپنے معذرت نامہ پر دستخط کر دیں تاکہ سند رہے، لیکن بقول مولانا حمید اللہ جان زیدہ مجدہ، صدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ لاہور، موصوف نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرے استاذ مولانا احسان الحق صاحب نے مجھے اس سے روکا ہے۔

یہ ہے مولانا [طارق جمیل] کا رجوع اور توبہ۔ ان کے
بیانات پر مشتمل مسودہ کی فائلیں ملک کے گوشہ گوشہ میں پڑھی

گئیں۔اس سے لوگوں میں ایک قسم کا اضطراب پیدا ہو گیا ہے
اور مولانا ہیں کہ اجمالی طور پر اپنی اغلاط پر دستخط کرنے کے لئے
تیار نہیں۔

ع ناطقہ سر بگریباں ہیں اسے کیا کہیے

(کلمۃ الہادی ص ۵۳،۵۴)

دیوبندی علما نے طارق جمیل کو صفائی کا موقع دیا

ایسا بھی نہیں کہ طارق جمیل کو صفائی کا موقع نہ دیا گیا ہو بلکہ کلمۃ الہادی میں لکھا ہے کہ:

''ہمارے [دیوبندی] استاد محترم حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے مولانا سے کہا کہ مسودہ کا جواب شائع ہونے سے پہلے آپ اس کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ جہاں آپ اپنے طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے اصل مراد اور مقصد کو سمجھے بغیر رد کیا گیا ہے، اسے قلم زد کر دیں اور صرف اتنا لکھ دیں کہ مفتی صاحب نے کتاب وسنت اور جمہور علماء امت کے اقوال و آراء کی روشنی میں میرے مسودہ پر نقد کیا اور میری جن اغلاط کی نشان دہی کی، میں انہیں تسلیم کرتا ہوں، لیکن مولانا [طارق جمیل] نہ مانے اور بے پروائی سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ (کلمۃ الہادی صفحہ ۵۵ نمبر۴)

اسی طرح مزید لکھا ہے کہ:

''بعض علماء کی طرف سے مولانا طارق جمیل صاحب کا معذرت نامہ شائع ہوا ہے جس میں تحریر کیا گیا ہے: ''باقی اگر میرے درسی بیانات میں اس سے مختلف تاثر پایا جاتا ہے تو وہ میری تعبیر کی غلطی ہے، عقیدہ کی غلطی نہیں''۔

[طارق جمیل کے اس معذرت نامہ کے رد پر دیوبندی مولانا کہتے ہیں

کہ]

اس کے جواب میں یہی کہا جا سکتا ہے

عذر گناہ بدتر از گناہ

حضرت استاذ محترم کے جوابی مقالہ کے مطالعہ سے قارئین کرام کو بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ تعبیر کی غلطی ہے یا فہم اور معنی کی۔ خلیفہ رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت پر طعن بلکہ یہ کہنا کہ دور نبوی ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کے دور میں ہمارے لئے کوئی مثال نہیں، ہمیں پیچھے بنی اسرائیل کی طرف جانا پڑے گا، انگریز کے خلاف جہاد اور علماء دیوبند کی مساعی جمیلہ کو غلط قرار دینا، شیعہ اور غیر مقلدین کی وکالت، مولوی احمد رضا خان اور مودودی صاحب کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا اور امامت وپیشوائی کا درجہ دینا، تمام صحابہ کی تکفیر سے بھی کسی شخص کا کافر نہ ہونا اور اس کو اپنے اکابرین میں سے کسی کی طرف منسوب کرنا، جہاد و قتال فی سبیل اللہ اور مجاہدین پر ہٹ کرنا، اسی طرح آیات و احادیث کے معانی و مطالب کے بیان میں تحریف کی حد تک دور از کار تاویلات کا ارتکاب وغیر ذلک، کیا ان جملہ مطالب کو صرف تعبیر کی غلطی کہا جائے گا؟

استاذ محترم حضرت مولانا عبد المجید صاحب مدظلہ...... نے جناب حاجی محمد نعیم صاحب سے فرمایا کہ مولانا [طارق جمیل] کو گوجرانوالہ بلائیں۔ کچھ عرصہ بعد حاجی صاحب نے بتایا کہ مولانا [طارق جمیل] اس سلسلے میں آنے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ حضرت استاذ مفتی صاحب مدظلہ نے ان غلط نظریات کو جواب لکھنا ضروری سمجھا جو

آپ حضرات کے سامنے [کتاب کلمۃ الہادی کی شکل میں] ہے۔

(کلمۃ الہادی ص ۵۵،۵۶)

دوسروں کو تبلیغ کرنے والے طارق جمیل نے اصلاح قبول نہیں کی

☆......[دیوبندیوں کے]الحجۃ الفقیہ و العالم النبیہ حضرت مولانا حسین شاہ صاحب طارق جمیل کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''میں نے طارق جمیل کے اس اجمالی رجوع کا بغور مطالعہ کیا اور ان کی غلط تاویلات اور مغالطات کا اس سے موازنہ کیا۔ مجھے ایسا لگا کہ طارق جمیل نے رجوع ہی نہیں کیا، کیونکہ اسے یقین نہیں ہے کہ میرے ان دروس سے عقیدہ باطلہ ابھر رہا ہے ۔وہ شک کی زبان استعمال کرتے ہوئے رجوع کرتا ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ اگر میرے اس درس سے کچھ مختلف تاثر ابھرا ہے تو میں اس سے رجوع کرتا ہوں اور آئندہ پوری احتیاط کروں گا۔ لہٰذا یہ رجوع کافی نہیں۔ اس کو یہ لکھنا چاہیے تھا کہ میرے مختلف دروس سے عقائد باطلہ کا تاثر ابھرتا ہے۔ واقعی میں نے یہ جملے سہواً یا عمداً استعمال کیے ہیں جس سے مسلمانوں کے عقائد پر بہت برا اثر پڑا ہے اور آئندہ چل کر بھی پڑے گا، لہٰذا میں ان جملہ غلط تاویلات اور مغاطات کو جہاں بھی پہنچ چکے ہیں، ختم کرنے کی درخواست کرتا ہوں اور میں ان جملوں کو باطل سمجھتے ہوئے ان سے رجوع کرتا ہوں اور آئندہ وعدہ کرتا ہوں کہ ایسے جملے اپنی تقاریر یا دروس میں استعمال نہیں کروں گا اور نہ میرا یہ عقیدہ ہے، نہ مسلمانوں کو اس کی ترغیب دوں گا، نہ ہی مسلمانوں کے جذبات کو آئندہ اس طرح مجروح کروں گا۔ ورنہ یہ مذکورہ بالا رجوع ایک وقت کو ٹالنا ہے۔ (کلمۃ الھادی ص ۲۴)

☆......[دیوبندی]الاستاد الکامل محق الحق القوی حضرت مولانا محبّ النبی اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ:

''مجھے حضرت مولانا محمد عیسیٰ خان مدظلہ کی کتاب کلمۃ الہادی پڑھنے کا موقع ملا۔ اہل علم نے مولانا طارق جمیل کے زبانی رجوع کو ایک تو اس وجہ سے کافی نہیں سمجھا کہ وہ غلطی صرف عنوان اور تعبیر کی مان رہے تھے، مفہوم اور مضمون کی نہیں اور دوسرا اس وجہ سے کہ یہ قابل گرفت باتیں کیسٹوں میں موجود ہیں، ان کے سامنے ان کے شاگردوں نے ریکارڈ کی ہیں اور اب انھی کی آواز میں سنی جارہی ہیں۔ کیسٹ اور قرطاس بات کو ختم نہیں ہونے دیتے بلکہ اس کو پختہ وجود دے دیتے ہیں۔ تو جب جرم ثابت ہو گیا یعنی پختہ وجود کی شکل میں آ گیا تو رجوع اور توبہ کے لئے بھی پختہ وجود تحریری ہونا ضروری ہوا جیسا کہ توبہ کا اصول ہے، مگر جب رجوع طلبی کی محنت کارگر نہ ہوئی [یعنی طارق جمیل نے توبہ نہ کی] تو......علماء حق [مراد دیوبندی] بلاخوف لومۃ لائم اظہار حق کی طرف متوجہ ہوئے......مولانا طارق جمیل صاحب کی قابل گرفت باتوں پر حضرت مفتی [عیسی دیوبندی] صاحب نے جو تبصرہ فرمایا ہے، وہ محض ان کی ایک ذاتی رائے نہیں بلکہ فقہاء محدثین اور متکلمین کی واضح تصریحات سے باحوالہ تبصرہ ہے۔

(کلمۃ الھادی ص۳۳،۳۴)

مرید سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب
خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق

طارق جمیل کے شاگرد کی گستاخی

﴿سترہ سال تبلیغی جماعت سے منسلک رہنے کے باوجود بھی جاہل رہا﴾

یہ ایک حقیقت ہے کہ تبلیغی جماعت کے ساتھ منسک عوام تو کیا خود ان کے بڑے بڑے امیر و مبلغین بھی کئی کئی سالوں تبلیغی جماعت سے منسلک رہنے کے باوجود جاہل و بے ادب ہی رہتے ہیں، تبلیغی جماعت کے مشہور و معروف عالمی مبلغ جنید جمشید کو 17/سال ہو گے ہیں لیکن ابھی بھی جاہل و لاعلم ہی ہیں لیکن اس کے باوجود تبلیغی جماعت کے پلیٹ فارم پر یہ دن میں تین تین دفعہ بیان کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں جنید جمشید کی گستاخی

ابھی چند ماہ قبل غالبًا نومبر۲۰۱۴ء کی بات ہے کہ تبلیغی جماعت کے عالمی مبلغ جنید جمشید جن کو تبلیغی جماعت کے ساتھ 17/سال ہو چکے ہیں، انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں نہایت بیہودہ و گستاخانہ الفاظ استعمال کیے۔

جنید جمیشد کہتے ہیں کہ:

''اماں عائشہ اٹینشن مانگتی تھیں''

رسول اللہ ﷺ کی، سب سے چہتی تھیں، اٹینشن مانگتی تھیں اکثر بیمار ہو کر لیٹ جاتی تھیں۔ اللہ کے نبی آئے تھے، پوچھتے تھے کیا ہوا تیمارداری کرتے تھے، پوچھتے تھے۔ ایک دن ایسے اپنے سر کو لپیٹ کر لیٹ گئیں، ہائے ہائے ہائے ہائے کر رہی ہیں۔ اللہ کے نبی آئے (پوچھا) کیا ہوا عائشہ؟

بس سر پھٹ رہا ہے۔ بہت بیمار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہائے عائشہ اسی بیماری میں اگر تیرا انتقال ہو گیا، اللہ کے نبی تیری جنازہ پڑھیں گے، تو کتنی خوش قسمت ہو گی، اٹھ کر بیٹھ گئیں [یہاں جنید جمشید نے جھٹکے سے اٹھ کر ان کے اٹھنے کا انداز بھی بتایا اور اس انداز کو دیکھ کر سب لوگ زور زور سے ہنسنے لگے] یوں اتارا سر سے [باندھا کپڑا اور کہا] آپ [ﷺ] تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ میں مرجاؤں اور آپ دوسریوں کے پاس پہنچ جائیں۔ ہاں۔

تو یہ بھی، یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ نبی ﷺ کی صحبت مل کے بھی عورت نہیں بدل سکتی۔ [یہاں بھی لوگ ہنسنے لگے] نبی کی صحبت مل کر بھی عورت نہیں بدل سکتی۔ بھائی اس کو بدلنے کی کوشش نہ کرنا یہ ٹیڑی پسلی کی پیداوار ہے اس کو زور لگاؤ گے تو کڑک ہو جائے گا (یعنی ٹوٹ جائے گی) یہ نہیں کرنا۔ (جنید جمشید کا ویڈیو کلیپ)

جنید جمشید کے اس بیان پر ان کے استاد طارق جمیل صاحب نے بھی نہایت افسوس کا اظہار کیا اور ان سے کھلی توبہ کا مطالبہ بھی کیا۔ طارق جمیل کی یہ ویڈیو فیس بک پر اپلوڈ ہے اور ہم اس کتاب میں اس کا لنک بھی درج کر دیں گے تاکہ ہر خاص و عام خود دیکھ لے۔ ہم طارق جمیل کے اس ویڈیو بیان کو یہاں درج کر دیتے ہیں، لیجیے مطالعہ کریں:

طارق جمیل نے جنید جمشید کی گستاخی تسلیم کی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم والصلوۃ والسلام علی

رسولہ الکریم وعلی الہ وصحبہ اجمعین اما بعد!

میرے محترم بھائیوں بہنوں اور دوستوں! جنید جمشید کا ایک کلیپ مجھے ملا ہے،

میں نے سنا ہے، مجھے بہت افسوس ہوا بہت رنج ہوا بہت غم ہوا، اور ہر مسلمان کو ہونا ہی چاہیے، اس نے بہت بڑی خطا کی ہے، بہت بڑی غلطی کی ہے، اور اپنی کم علمی کی وجہ سے ہے جہالت نادانی کی وجہ سے ہے، میرے بھائیوں اور دوستوں اس کو تبلیغی جماعت سے منسوب نہ کیا جائے میری ذات سے منسوب نہ کیا جائے، بطور انسان ہونے کے تو مجھ سے بھی خطا ہوسکتی ہے کوئی لفظ اوپر نیچے بولا جاسکتا ہے، لیکن حاشا وکلا حاشا وکلا حاشا وکلا نہ ہم اہلبیت کی شان میں گستاخی کا تصور کرسکتے ہیں، ہم تو ایمان سے خارج ہوجائینگے میرا عقیدہ ہے کہ اہلبیت کی شان میں گستاخی تو ایمان سے خارج کردیتی ہے، اور ازواج مطہرات کی شان میں گستاخی ایمان سے خارج کردیتی ہے تو میں اُسکی اس خطا پر اُسکی وکالت کرنے نہیں بلکہ اپنی براءت ظاہر کرنے آیا ہوں کہ یہ اس کی غلطی ہے اسے اس کی حد تک اس کی ذات تک رکھا جائے اسے تبلیغی جماعت کا عقیدہ نہ سمجھا جائے یا تبلیغی جماعت کی تعلیمات نہ سمجھا جائے، تبلیغ میں اللہ کا فضل ہے کروڑوں انسان چل رہے ہیں، ہر انسان بول رہا ہے اور اس میں بولنے والا خطا سے پاک نہیں کہ خطا سے پاک تو صرف انبیا علیھم السلام کی ذات ہے کہ **ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی**، اللہ پاک کی حفاظت ہوتی ہے ہر بول اللہ کی طرف سے آسمان سے ان کی زبانِ مبارک پر اتارا جاتا ہے اور اس کو ادا فرماتے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر انسان سے سہو بھی ہوسکتی ہے غلطی اور اپنے غلط عقیدہ کی وجہ سے بھی وہ غلط بول سکتا ہے تو میں اپنی طرف سے اور تبلیغی جماعت کی طرف سے یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا اُس کی اِس خطا سے کوئی تعلق نہیں، اسے توبہ کرنی چاہیے تمام مسلمانوں کے سامنے توبہ کرنی چاہیے اور میڈیا پر آ کر توبہ کرنی چاہیے، چونکہ اس نے کھلم کھلا ایک

خطا کی ہے تو اس کی توبہ کھلم کھلا ہی قبول ہوگی وہ سراً قبول نہیں ہوگی، اللہ تعالی مجھے آپ کو ازواج مطھرات ائمہ اہلبیت آلِ رسول کے محبت عقیدت نصیب فرمائے اوران کی غلامی نصیب فرمائے، ان کی شفاعت ہی ہمارے لیے جنت کا ذریعہ ہے، اور قبولیت کا ذریعہ ہے، اللہ تعالی ہر مسلمان کو ہر مسلمان کو اس قسم کی خطا سے محفوظ فرمائے، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (طارق جمیل کا ویڈیو بیان)۔

یہاں جنید جمشید کے بارے میں یہ بات اس لیے ذکر کی کہ دیوبندیوں کے قاضی صاحب نے جو تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں یہ لکھا کہ یہ:

''اکثر دین اورعلم دین سے کم واقف ہوتے ہیں اور وہ تبلیغ کے فضائل یا شرعی مسائل بھی غلط طور سے پیش کرتے ہیں''۔

(شاہراہِ تبلیغ صفحہ ٦٥)

''موجودہ اہل تبلیغ سے یہی شکایت ہے کہ دین کا نام لیا جاتا ہے۔اور دین کے علم اور اسکی پہچان سے خود بچارے عاری ہوتے ہیں ۔نہ معروف کی پہچان نہ منکر کی ،تو اوروں کو کس چیز کی تبلیغ کرسکیں گے''۔

(شاہراہ تبلیغ ۵۰)

یہ بالکل صحیح ہے۔جب ایسا تبلیغی مبلغ جو دن میں تین تین مرتبہ بیان کرے، مشرق سے مغرب تک [ایسی من گھڑت] تبلیغ تبلیغ کا شور مچائے اور 17 رسال سے تبلیغی جماعت سے منسلک رہے لیکن اس کے باوجود بھی جاہل و نادان ہی رہے تو باقی تبلیغی جماعت کے چھوٹے چھوٹے امیروں ومبلغوں کی جہالتوں وگمراہیوں کا کیا گلہ کرنا؟ لیکن جنید جمشید جس شخص کے شاگرد ہیں یعنی طارق جمیل ،تو ان ہی کے نقش قدم پر چل

رہے ہیں، طارق جمیل بھی احادیث میں اپنے بیہودہ الفاظ شامل کر کے اللہ تبارک و تعالیٰ، انبیاے کرام علیہم الصلوۃ والسلام وصحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین و اولیاے عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں توہین کرتے رہتے ہیں، جیسا کہ پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں بیان ہوا کہ طارق جمیل نے گستاخانہ الفاظ شامل کر کے ان کی توہین کا ارتکاب کیا۔اب چند حوالے تبلیغی جماعت کے بارے میں بھی ملاحظہ کیجیے۔کہ وہ کس طرح شیعوں سے محبت کے تار جوڑے ہوئے ہیں۔

تبلیغی جماعت کا شیعوں سے نکاح

عام طور پر دیوبندی حضرات یہ بتاتے ہیں کہ شیعہ کافر ہے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ''دیوبندی شیعہ بھائی بھائی'' کا بھید خود دیوبندی مکتب فکر کے علما نے کھول دیا ہے۔

چناں چہ دیوبندی حیاتی علمانے خود دیوبندی مماتیوں کے بارے میں لکھا کہ:

''دیوبندی ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا سید ضیا اللہ شاہ گجراتی نے اٹک میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

''اس دن سے بربادیاں شروع ہوگئیں جس دن سے شیعوں سے نکاح ہوئے شیعوں کے پیچھے نمازیں پڑھی جانے لگیں''

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۰، ۲۱)

مزید لکھتے ہیں کہ

''مولانا ضیاء اللہ شاہ گجراتی مرکزی ناظم اعلیٰ ''اشاعت التوحید والسنہ'' پاکستان نے دورہ بلوچستان میں ''جامعہ مفتاح العلوم'' میں ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے اجلاس

منعقدہ ۷ مئی ۲۰۰۰ء میں ''تبلیغی جماعت'' پر تنقید کرتے ہوئے کہا:

''تبلیغی جماعت کو لیجیے، سب تبلیغی بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار ہیں۔ کچھ تو شیعہ امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والے بھی مل جائیں گے''۔

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۱، ماہنامہ نغمہ توحید گجرات شمارہ نمبر ۳، ج۴، ص ۴۵ بحوالہ مذکورہ)

یہ ہے دیوبندی تبلیغی اور شیعہ کا باہمی تعلق! اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ وہابی دیوبندی اور شیعہ بھائی بھائی ہیں۔

شیعوں کی اقتداء میں نماز کا معاملہ تو اپنی جگہ ہے، لیکن اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی علما کو شیعہ کے برابر لا کھڑا کرنا نہایت ہی قبیح حرکت ہے، دیوبندی ضیاء اللہ شاہ گجراتی کو شاید معلوم نہیں کہ اس کے بڑے بڑے دیوبندی اکابرین وعلما نے نہ صرف سنی حنفی بریلوی علما وخطبا کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں بلکہ پڑھنے کی خواہشات بھی ظاہر کیں۔ لہٰذا اگر ضیاء اللہ دیوبندی کو اعتراض تھا تو اپنے دیوبندی اکابرین پر فتویٰ لگاتے کہ انہوں نے ایسا عمل کیوں کیا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اس اقتداء کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوئے کہ نہیں؟ اگر نہیں تو اعتراض فضول ٹھہرا اور اگر ہاں تو اکابرین علمائے دیوبند دائرہ اسلام سے خارج۔

تبلیغی جماعت والے کافر ہیں

دیوبندی مکتب فکر ہی کے نثار احمد الحسینی کی کتاب میں کہا گیا ہے کہ دیوبندی اشاعت والتوحید والسنہ والے مماتی حضرات کے علما نے تبلیغی جماعت والوں کو کافر کہا۔

چناں چہ لکھا ہے کہ:

(دیوبندی مماتی فرقے کے) ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے مرکزی رہنما اور مدیر ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات پروفیسر محمد ضیاء المعروف محمد الفضاد صاحب (لالہ موسیٰ ، گجرات) ''اشاعت والتوحید وا لسنۃ'' کے مرکزی مبلغ علامہ احمد سعید خان ملتانی کی رائے تبلیغی جماعت کے متعلق نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مسجد قصاباں میانوالی شہر میں مولانا احمد سعید [دیوبند] نے تبلیغی جماعت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ کافر ہیں''۔

(تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر صفحہ ۲۰ خس کم جہاں پاک صفحہ ۶۹ بحوالہ مذکورہ)

تبلیغی جماعت کی تاویلات کے جوابات

اب آخر میں تبلیغی جماعت والوں کی چند تاویلات کے جوابات بھی خود دیوبندی علما ہی کے قلم سے پیش کرتے ہیں، تا کہ کوئی ہم سنیوں سے گلہ نہ کرے بلکہ اپنے ہی دیوبندی علماء کی پگڑیاں اچھالیں اور انہیں کے گریبان پکڑیں۔

تاویل 1...... : تبلیغی اکثر کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے فلاں بزرگ کو نبی پاک ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ ان خوابوں میں حضور ﷺ نے تبلیغی جماعت کی تائید کی۔

جواب......: ایسی تاویلات کا جواب دیتے ہوئے دیوبندی مولانا محمد فاروق صاحب کہتے ہیں کہ:

''جب تبلیغ مروجہ کا بدعت ہونا ثابت ہو چکا ہے تو اب خواب کچھ نافع نہیں، احکام شرعیہ خواب و کشف سے ثابت نہیں

ہوتے۔الخ (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۳۳۸)

مزید تفصیل کے لیے مذکورہ کتاب کا مطالعہ کریں۔ یہاں اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

تاویل 2...... : تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ ''یہ تبلیغی تحریک عالمگیر ہورہی ہے ،دنیا میں مقبول ہورہی ہے۔علما کی کثیر تعداد اس کی موید اور اس میں شریک ہے''۔

جواب ......: دیوبندی مولانا محمد فاروق اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''تمام دنیا میں پھیل جانا کوئی دلیل مقبولیت عند اللہ اور صحت کی نہیں ہے۔ شریعت کے مطابق ہونا چاہیے، خواہ وہ بہت قلیل ہی لوگوں اور جگہ میں مقبول و محدود ہو۔علی الخصوص جب تبلیغ مروجہ مجموعہ بہ ہیئت کذائیہ کا بدعت ہونا محقق ہوگیا تو علماء کا موید ہونا اور شریک ہونا کچھ نافع نہیں، علماء کی تائید سے اگر چہ کثیر ہوں اور مشہور ہوں کوئی ناجائز امر جائز نہ ہوجائے گا۔......اور حضرت تھانوی اصلاح رسول ص ۹۲ رمیں فرماتے ہیں:

''کثرت سے علماء کے جواز کی طرف جانے کا جواب یہ ہے کہ اول تو کسی نے دنیا بھر کی علما شماری نہیں کی دوسرے یہ کہ جس خرابی کیوجہ سے ممانعت کیجاتی ہے اس خرابی کو کون سے علماء کثیر بلکہ قلیل نے جائز کہا ہے......الخ

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۳۴۴، ۳۴۸)

پھر آگے چل کر دیوبندی مولانا صاحب کہتے ہیں کہ:

''پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ علماء کی ایک بڑی تعداد اس تبلیغی جماعت میں شریک نہیں ہے، احقر راقم السطور کو بڑے اور چھوٹے بہت سے علماء کرام سے اس سلسلے میں

گفتگو کا اتفاق ہوا ہے ان میں سے اکثر کو تبلیغ مروجہ سے شاکی اور خلاف پایا، متعدد حضرات کی تنقیدات و شکایات رسائل و جرائد میں دیکھنے میں آئیں اور بعض حضرات نے تو مستقل رسالے ہی شائع کیے ہیں''۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۳۵۸)

نوٹ:۔ ہم نے اس موضوع کے شروع میں ہی دیوبندی علماء و اکابرین کی کتابوں کے نام درج کر دیئے ہیں جنہوں نے تبلیغی جماعت کی مخالفت کی۔

تاویل 3...... : قرآن پاک میں ہے کہ ''کنتم خیر امة اخرجت للناس'' اس سے تبلیغ کی فرضیت ثابت ہوگی۔

جواب ......: دیوبندی مولانا محمد فاروق کی کتاب میں اس کا جواب اس طرح دیا گیا کہ:

''قرآن و حدیث میں نظر دوڑانے کے بعد کہیں بھی اس کی فرضیت کا ثبوت نظر نہیں آتا اور اگر آیت کریمہ ''کنتم خیر امة اخرجت للناس'' سے اس کی فرضیت پر استدلال کیا جاتا ہے تو صحیح نہیں، اس واسطے کہ اس کہ اس اخرجت کے کسی مفسر نے خلقت کے معنی لکھے ہیں، اور کسی نے اظہرت کے، پس یہ لفظ خروج مصطلح کے معنی میں زیادہ سے زیادہ محتمل ہے پس جب خروج مصطلح کی فرضیت قرآن و حدیث سے ثابت نہیں تو خود سمجھ میں آجاتا ہے کہ اس کا استحباب کا درجہ ہے پھر خروج بایں معنیٰ احداث فی الدین نہیں تو کیا ہے؟'' (الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۳۶۸)

تاویل 4...... : مولانا تھانوی صاحب مولانا الیاس صاحب سے خوش تھے اور تبلیغی جماعت سے بھی خوش تھے، ان کو کھانا کھلایا اور فرمایا کہ مولوی الیاس نے یاس کو آس

سے بدل دیا''۔

جواب ......: دیوبندی مولانا محمد فاروق نے اپنی کتاب ''الکلام المفید ص ۳۹۳ر تا ۴۱۳ر تک بڑی تفصیل سے جواب دیا۔ اوراس تاویل کا مکمل رد کیا۔ ہم یہاں دیوبندی مولانا فاروق کی کتاب سے صرف اتنا حصہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک ملفوظ لکھ کر بات ختم کردی کہ اورلکھا کہ:

''جس چیز کا غلط اور بدعت ہونا دلائل شرعیہ سے معلوم ہوگیا، اس کو صرف اس لئے اختیار کرنا کہ ہمارے شیخ اور بزرگ نے کیا ہے، بڑی غلطی ہے، شیخ شیخ ہی تو ہے ،خداتونہیں''۔(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۴۱۳)

پھراسی کتاب میں دیوبندی مولانا ظفراحمد صاحب کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

''حضرت مولانا ظفر اللہ نے خود فرما دیا غالباً مولانا کو ان چند باتوں [تبلیغی مفاسد] ہی کی اطلاع ہوئی، بعد میں اور جو خرابیاں اور کوتاہیاں پیدا ہوئیں حضرت موصوف [ظفراحمد] کو اگر ان کا علم ہوتا تو یقیناً ان کا بھی اظہار فرماتے۔ ہر شخص بآسانی و بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت تھانوی کے سامنے اگر یہ امور آتے تو مولانا ہرگز ہرگز اس سے مطمئن نہ ہوتے اور سکوت نہ فرماتے، پھر حضرت تھانوی کی پسندیدگی اور موافقت کا جو بلند وبانگ دعویٰ کیا جاتا ہے، کہاں تک صحیح ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ طرز طریقہ تبلیغ حضرت مولانا تھانوی کے مزاج ومنشاء اور مسلک کے بالکل خلاف ہے''۔

(الکلام المفید فی احکام التبلیغ: دوم صفحہ ۴۲۵، ۴۲۶)

تاویل 5 ......: ''جو تبلیغی جماعت کے اندر گھس گیا وہ اعتراض نہیں کرتا کیونکہ اس کا فائدہ معلوم ہوجاتا ہے''۔

جواب ......: اس کا جواب دیتے ہوئے قاضی عبدالسلام دیوبندی صاحب کہتے ہیں کہ:

''اولاً دین کا معیار فائدہ نقصان نہیں، وہاں تو منقول غیر منقول کو دیکھا جاتا ہے۔ ......ثانیاً بندہ ناچیز [قاضی عبدالسلام دیوبندی] تو جماعت میں گھسا ہوا تھا۔احکام شرعی سے رفقائے جماعت کی تلخ بے التفاتی اور رعونت اور جہالت نے اس عاجز [قاضی] کو واپس آنے پر مجبور کیا......دین کے نام سے ایک غیر مسنون اور مخترع سلسلہ چلایا جارہا ہے اور شکایات کی جو بارش ہورہی ہے، [بقول تبلیغی جماعت کے] سب کو بکنے کا معزز خطاب دیا جارہا ہے۔یاللعجب۔(شاہراہ تبلیغ ۱۰۲،۱۰۴)

نوٹ:۔پھر ہماری یہ کتاب شاہد ہے کہ خود دیوبندی علما جن کا تعلق تبلیغی جماعت سے کسی نہ کسی صورت میں تھا،انہوں نے خود تبلیغی جماعت کی مخالفت کی، لہٰذا تبلیغی جماعت والوں کی یہ تاویل بھی لغو ٹھہری۔

تاویل 6......: تبلیغی جماعت والے اکثر کہتے ہیں کہ تبلیغ تو انبیاء کا طریقہ ہے لہٰذا ہم تبلیغی جماعت والے اس طریقے پر عمل پیرا ہیں،انبیاء کی سنت کو ادا کررہے ہیں۔

جواب ......: لیکن تبلیغیوں کی اس دلیل کا رد کرتے ہوئے خود دیوبندی مولوی ''الکلام البلیغ''میں لکھتے ہیں کہ:

''ثبوت المطلق لا یستلزم ثبوت المقید،تبلیغ مطلق کے ثبوت سے تبلیغ مقید کا ثبوت نہیں ہوتا: جیسے مطلق صلوۃ سے مقید صلوۃ مطلق صوم سے مقید صوم کا ثبوت نہیں ہوتا وغیرہ ویسے ہی مطلق تبلیغ کے ثبوت سے مقید تبلیغ کا ثبوت نہیں ہوسکتا......شرع شریف کے کسی مطلق حکم کو اپنی رائے سے مقید اور خاص کرنے کا کسی کو حق نہیں۔مطلق کو

مقید عام کو خاص اپنی رائے سے بدوں دلیل شرعی کر لینا احداث فی الدین، بدعت و ضلالت اور منصب تشریع پر دست اندازی ہے''۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۹۹)

پھر صفحہ ۱۰۰ر سے ۱۱۷ر تک مختلف حوالہ جات درج کرنے کے بعد دیوبندی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ:

''ان مذکورۃ الصدر نصوص اور تصریحات علماء ربانیین سے اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ مطلق اور عام کے ثبوت سے مقید اور خاص کا ثبوت نہیں ہوتا۔ خاص اور مقید کے لیے مستقل دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۱۷)

اسی طرح صفحہ ۱۱۷ر پر ایک سوال اور اس کا جواب لکھ کر تبلیغی جماعت کے جواز کو زمین دوز کر دیا، سوال و جواب ملاحظہ کیجیے:

سوال......: قرآن ثلاثہ میں تبلیغ کا اہتمام تھا۔ حضرات صحابہ کو پیغام دے کر مختلف مقامات پر بھیجا گیا۔ چنانچہ ''ارسال الصحابۃ الی البلدان للتعلیم'' ایک مستقل باب ہے۔ کوفہ اور قرقیسا کو صحابہ کا جانا فتح القدیر میں مذکور ہے۔

جواب...... : اس سے تو مطلق تبلیغ کا ثبوت ہوتا ہے۔ مطلق تبلیغ سے ہیئت معینہ کذائیہ کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اور کلام ہیئت ترکیبیہ کذائیہ ہی میں ہے۔ حضور ﷺ کے عہد مبارک میں تبلیغ کی بہت سی صورتیں تھیں۔ جو حسب ضرورت اور موقع اختیار کی جاتی تھیں۔ ان صورتوں میں کبھی ''ارسال الصحابہ الی البلدان للتعلیم'' کی صورت بھی واقع ہو گئی۔ ایسا تو نہیں تھا کہ برابر یہی صورت اختیار کی جاتی رہی ہو۔ لہٰذا اس کو ہیئت مخترعہ معینہ یعنی تبلیغیہ کا مقیس علیہ کیونکر بنایا جا سکتا ہے۔

کیا حضرات صحابہ کرام صرف کلمہ اور نماز ہی سکھانے کیلئے بھیجے جاتے تھے؟

صرف انہیں چھ باتوں کو لیتے تھے [جو تبلیغی جماعت پکڑے ہوئے ہے]۔ گاؤں گاؤں جماعت لے کر پھرتے تھے اور گلی گلی گشت کرتے تھے۔

اور ایک گاؤں کی مسجد میں ایک شب کیلئے قیام فرماتے تھے۔ اور گاؤں کے لوگوں کو چلہ گزارنے، گشت کرنے اور اپنی کسی خاص پارٹی میں شرکت کی دعوت دیتے تھے۔ اور اس کیلئے چھوٹے بڑے ملکی اور عالمی اجتماع کرتے تھے۔ اور نکلنے سے پہلے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے سے پہلے جہر [بلند آواز] کے ساتھ مجتمعاً دیر دیر تک دعا کرتے تھے۔ اور خاص خاص مشاغل کی ہمیشہ پابندی فرماتے تھے۔ کیا حضور ﷺ اور صحابہ کے زمانہ میں ذکر رسول نہیں ہوتا تھا۔ اور ایصال ثواب نہیں ہوتا تھا اور حضور ﷺ پر درود وسلام نہیں پڑھا جاتا تھا۔ تو پھر کیوں میلا د مروجہ اور فاتحہ مرسومہ اور قیام مولد کو بدعت کہا جاتا ہے۔ اور تقید مطلق کی وجہ سے اس پر نکیر کی جاتی ہے؟

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۱۱۷، ۱۱۸)

جی دیوبندی تبلیغی حضرات! کچھ سمجھ آئی کہ نہیں؟ تمھارے دیوبندی مولانا نے تو خود اپنے قلم سے تبلیغی جماعت کے مروجہ طریقہ کار کو بدعت قرار دیا۔ اور ساتھ یہ بھی کہا کہ اگر یہ مروجہ ومقید تبلیغ بدعت نہیں تو پھر ذکر رسول، ایصال ثواب، درود وسلام، میلا د و فاتحہ جیسے امور کو بدعت کیوں کہا جاتا ہے؟ یعنی جب مقید و تخصیص کی وجہ سے دیوبندی علما ایصال ثواب، درود وسلام، میلا د و فاتحہ کو بدعت کہتے ہیں تو اسی مقید و تخصیص کی بنا پر مروجہ مقید ومخصوص تبلیغ بھی بدعت ضلالہ ہی کہلائے گی۔ یہ اصول کوئی سنی نہیں بلکہ خود دیوبندی مولوی بیان کر رہا ہے۔ لہٰذا اپنے ہی دیوبندی مولوی کے ہاتھوں اپنے گھر کو برباد ہوتے

دیکھو۔

تاویل 7...... : دیوبندی مولوی صاحب نے ''الکلام المفید'' ص ۲۵۷/ پر ایک اعتراض ''اذکار واشغال صوفیہ میں بھی تو قیود وتعینات وتخصیات ہیں، ان کو بھی بدعت ہونا چاہیے''۔

جواب ......: اس تاویل کا جواب ''الکلام المفید'' کے ص ۲۵۷/ سے ۲۷۲/ تک تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ طوالت کے پیش نظر اس کو ہم یہاں پیش نہیں کرتے بلکہ دیوبندی مولوی کا فیصلہ پیش کر دیتے ہیں، لکھتے ہیں:

''لہٰذا تبلیغ مروجہ کو اذکار مشائخ پر قیاس کرنا اور اس سے الزام دینا صحیح نہیں''۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ: اول ص ۲۷۲)

اسی طرح تبلیغی جماعت والوں کے ایک سوال کا جواب بعنوان ''تبلیغ مروجہ اور مدارس اسلامیہ'' کے صفحہ ۲۷۳/ پر موجود ہے۔ جس کو مختصراً پیش کرتے ہیں:

سوال : ''یہ کہنا کہ یہ طریقہ خاص یعنی طریقہ تبلیغ مروجہ بہ ہیئت کذائیہ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھا لہٰذا بدعت ہے تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر ما مور بہ ہے اور ما مور بہ کے حاصل کرنے کا جو مباح طریقہ ہو اس کے ما مور بہ ہونے میں کیا تامل ہے۔ کیا مدارس کا موجودہ طریقہ، مدرسین کو اسباق کی تقسیم، گھنٹوں کی پابندی، سہ ماہی، ششماہی، سالانہ امتحانات وغیر وغیرہ جو اس زمانہ میں نہایت ضروری ہیں اور ضروری سمجھے جارہے ہیں اور واقعۃً ضروری ہیں۔ کیا حضور ﷺ کے زمانہ میں یہ سب تھے......

جواب: (تبلیغی جماعت والوں کی اس تاویل واعتراض کا جواب دیتے ہوئے

دیوبندی مولانا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''کیا ذکر اللہ مامور بہ نہیں ہے۔ اسی طرح کیا ذکر الرسول، صلوۃ وسلام، نماز وروزہ وغیرہ مامور بہا نہیں۔ تو پھر کیوں ہمارے [دیوبندی] اکابر حضرات علماء کرام باوجود مباح طریقے سے مامور بہ کے حاصل ہونے کے محفل مولد، قیام مولد، صلوۃ الرغائب اور صوم یوم جمعہ وغیرہ افعال واعمال کو بدعت قرار دیا ہے۔ حقیقت الامر یہ ہے کہ مباح طریقہ کا اگر داعی ومقتضی جدید ہو اور وہ طریقہ مامور بہ کا موقوف علیہ ہو تو یہ بجوائے ''مقدمۃ الواجب واجب'' اس طریقہ کے مامور بہ ہونے میں بیشک تامل نہیں۔

لیکن اگر باوجود داعی ومقتضی کے قدیم ہونے کے زمان خیریت نشان میں متروک ہو اور اس مامور بہ کا موقوف علیہ بھی نہ ہو۔ یا اس مباح طریقہ بلکہ مندوب ومستحب طریقہ میں کوئی وقبح ومفسدہ تاکد واصرار، التزام مالا یلزم، سنت مقصودہ اور وجوب علماً وعملاً کی شان پیدا ہوگئی ہو یا اس مامور بہ میں کسی مکروہ لعینہ یا لغیرہ کا لحوق ہوگیا ہو تو اس کے بدعت ومکروہ ہونے میں بھی تامل نہیں ہے۔

مدارس کے موجودہ طریقہ میں وجوہ بدعت میں سے کوئی وجہ نہیں پائی جاتی اس لئے وہ بدعت نہیں...... [صفحہ ۲۸۰ پر کہا]

''مدرسہ کی بنیاد رکھنا، کسی خاص مکان میں روایت حدیث کرنا اور تعلیم وتعلم کا مشغلہ اختیار کرنا، سند دینا، دستار بندی کرنا، مدارس کو اسباق تقسیم کرنا، گھنٹیوں کی پابندی کرنا، سہ ماہی شمارہ، سالانہ امتحانات وغیرہ اسی طرح کاغذ یا کسی اور چیز علوم دینیہ تحریر کرنا، اس کی شرح وتفسیر کرنا، قلمی طور پر ہو یا مطبوع وغیرہ، ایسے ہی مسجد میں گھڑی لگانا اور نماز گھڑی کی وقت سے پڑھنا وغیرہ یہ سب مباحات میں داخل ہیں۔ جن کے ممنوع ہونے کی کوئی وجہ

نہیں۔ان امور کو کوئی فی نفسہ امور دین نہیں سمجھتا۔ص ۲۸۰

[آگے مختلف حوالہ جات درج کرنے کے بعد دیوبندی مولوی صاحب نے کہا]

''ان قواعد وقوانین کی روشنی میں غور فرمایا جائے تو واضح طور سے سمجھ میں آجائے گا کہ تبلیغ مروجہ میں جو قیود لگائے گئے ہیں وہ نہ تو موقوف علیہ ہیں نہ منقول ہیں۔قرون ثلاثہ میں بلکہ زمانہ مابعد چودہ سو سال تک ان کا وجود اور نشان نہ تھا۔نیز بعض قیود بدعت ومکروہ ہیں۔مثلاً دعا بالجہر والا اجتماع مکروہ اور بدعت ہے۔تبلیغ کو صرف چھ باتوں میں محدود کر دینا،صرف زبانی تبلیغ کو سنت قرار دینا،نہی عن المنکر کو ترک کر دینا،صرف بیان فضائل پر اکتفا کرنا وغیرہ بدعت ہیں تو گویا [تبلیغی جماعت کی] مروجہ تبلیغ بدعت ہی نہیں بلکہ بدعتوں کا مجموعہ ہے اور قیود ومباحہ بھی تاکد واصرار،التزام مالا یلزم اور تداعی سے بدعت ہو جاتی ہیں۔تو پھر اس کا قیاس مدارس پر قیاس مع الفاروق نہیں تو کیا ہے''۔الخ (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ:اول ص ۲۸۹)

تبلیغی جماعت کی مذکورہ بالا تاویل کے رد میں دیوبندی مولوی فاروق صاحب نے مذکورہ کتاب کے صفحہ ۲۷۳؍ سے ۳۲۸؍ تک تقریبا 55؍صفحات پر مشتمل گفتگو کی ہے۔اور آخر تبلیغی جماعت کی تبلیغ کے بارے میں کہا کہ:

''اور جب مدارس اسلامیہ کا مسنون ہونا اور شرعی وجود ثابت ہو گیا،تو مدرسہ سے الزام دینا صحیح نہیں ہے۔اور تبلیغ مروجہ کا نہ مسنون ہونا ثابت نہ وجود شرعی ثابت لہٰذا بدعت ہے''۔(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ:اول ص ۳۲۸)

تبلیغی جماعت والوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی

دیوبندی مولانا عبدالرحمٰن ابوالفضل جوایک واسطہ سے دیوبندیوں کے شیخ الہند محمودالحسن کے شاگرد رشید ہیں، وہ اپنی کتاب میں تبلیغی جماعت والوں کی امامت کے بارے میں محمد اسماعیل دیوبندی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

''کسی بھی جامعہ کا فاضل قاری، عالم اور کسی بزرگ اور شیخ سے اس کا تعلق بیعت ہوتو جماعتی [تبلیغی] احباب اسے اپنی مسجد یا مدرسہ میں جگہ دینے کو تیار نہیں ہوتے جب تک اس نے چلہ، تین چلے یا ایک سال جماعت میں نہ لگایا ہو اور کئی سال سے کام کرنے والے علماء کرام یا قاری صاحبان کو صرف اس بنا پر جواب دے دیا جاتا ہے کہ چونکہ آپ [تبلیغی] جماعت میں نہیں جاتے اور ہماری جماعت کے مدرسے کے پڑھے ہوئے عالم یا قاری صاحب (حالانکہ جو عالم اس جماعت میں تین چار چلے لگائے اور اس جماعت سے متفق ہوجاتا ہے تو ایسے عالم کی اقتداء میں نماز ہوتی ہی نہیں کیونکہ بدعتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔عبدالرحمٰن) آ گئے، لہذا آپ چلے جائیں۔حوالہ کتاب مذکورہ [محمد اسماعیل ''اصلاح خلق کا الٰہی نظام'' ص۴۷] گویا شرائط امام کا اپنی طرف سے اضافہ کرکے شارع بن گئے۔(انکشاف حقیقت: ص۳۲)

تو مذکورہ حوالے کہ خط کشیدہ الفاظ دیکھئے کہ دیوبندی مولانا عبدالرحمٰن ابوالفضل نے صاف فتویٰ دیا کہ'' جو [دیوبندی] عالم اس [تبلیغی] جماعت میں تین چار چلے لگائے اور اس جماعت سے متفق ہوجاتا ہے تو ایسے عالم کی اقتداء میں نماز ہوتی ہی نہیں کیونکہ بدعتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

تو معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کے تین دن، چلے، سال لگانے والے بدعتی ہیں اور ان کی اقتداء میں خود دیوبندی فتوے کے مطابق نماز نہیں ہوتی۔

فضائل اعمال پر دیوبندی فتویٰ

تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا صاحب کی مشہور کتاب فضائل اعمال کی عبارت

''نماز کا معظم حصہ ذکر ہے قرات قرآن ہے یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے۔ کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے نہ اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی نفع ......الخ۔ (فضائل اعمال باب سوم فضائل نماز'' آخری گزارشات'' کے تحت صفحہ ۳۶۹ کتب خانہ فیضی لاہور، تبلیغی نصاب صفحہ ۴۰۷ مکتبہ امدادیہ رائیونڈ)

اس عبارت پر دیوبندیوں کا فتویٰ ہم پہلے عرض کر چکے۔ خود دیوبندی مولویوں نے یہ فتویٰ دیا کہ

دارالافتاء جامعہ خیرالمدارس ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتویٰ نمبر ۱۴۸ الجواب مورخہ ۱۷۔۱۱۔۱۴۲۱ھ

خط کشیدہ الفاظ موہم توہین ہیں اس کے قائم پر علانیہ توبہ واجب ہے جب تک توبہ نہ کرے اسے مصلیٰ پر کھڑا نہ کیا جائے، مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے۔

الجواب صحیح — فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عبداللہ غفر اللہ عنہ — مہر (دارالافتاء)

لہذا ایسے بے ادب و گستاخ شخص کی گستاخیوں، بدعات اور بدترین گمراہیوں کو جاننے کے باوجود تبلیغی جماعت والے اپنا دینی پیشواء ٹھہرائیں گے تو ان کی اقتداء بھی ہرگز جائز نہیں! پھر مولوی زکریا یہ گستاخی کر کے بغیر توبہ کے مرکر مٹی میں مل چکے۔ اور اس کتاب میں درجنوں حوالوں سے ثابت ہو چکا کہ تبلیغی جماعت والے خارجی، گمراہ اور بے دین ہیں لہذا ان دیوبندی فتوے کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی بڑے سے بڑا دیوبندی مفتی یہ فتویٰ نہیں دے سکتا کہ ان کی اقتداء میں نماز جائز ہے۔

سنیوں کی مساجد میں گھس کر فساد مچانا

علماے دیوبند کے حکیم اشرفعلی تھانوی کی پسندیدہ فرمودہ کتاب ''تنقیح التنقید فی مسئلہ اجتہاد و تقلید'' (مرتضی حسن) میں غیر مقلدین اہلحدیث کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''جب تبرائی غیر مقلدوں کے نزدیک مقلدین کافر و مشرک ہیں اور ان کی مساجد مساجد نہیں، آپ کی نماز ان کے پیچھے نہیں، اور اپنا امام ان کو بنانا نہیں چاہتے [تو] پھر ان کے مساجد میں جانے کی بجز فتنہ وفساد کے اور کیا وجہ ہوسکتی ہے''۔

(تنقیح التنقید فی مسئلہ اجتہاد وتقلید: ص ۹۱، نعمان پبلشنگ کمپنی، اردو بازار لاہور)

اب ہم تبلیغی جماعت والوں سے کہتے ہیں کہ جب تمھارے دیوبندی مذہب کے عقائد و نظریات کے مطابق ہم اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی یا رسول اللہ ﷺ کہنے والے کافر و مشرک ہیں۔ تو ہمارے کسی بھی سنی امام کے پیچھے تمہاری نمازیں نہیں ہوتیں،

جب یہ سب کچھ ہے تو تمہارے اپنے ہی اصول کے مطابق:

سنیوں کی مساجد میں تبلیغی جماعت کا جانا بجز فتنہ وفساد کے کوئی اور وجہ نہیں

لہٰذا اب یا تو تبلیغی جماعت والوں کو سنی عقائد ونظریات قبول کر کے لینا چاہیے، یا پھر سنیوں کی مساجد میں جا جا کر فتنہ وفساد کرنا بند کر دینا چاہیے۔

تبلیغی جماعت کا مساجد پر قبضہ کرنا

دیوبندی مولانا ابوالفضل صاحب تبلیغی جماعت کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''اب یہ جماعت ایک منصوبے پر بڑی رازداری سے عمل پیرا ہے۔ وہ یہ کہ مساجد پر قبضہ کر کے اپنے مطلب کا عالم جسکی یہ ذہنی تطہیر (Brain Wash) کر چکے ہوں اس کو امام رکھتے ہیں کئی آئمہ مساجد ان کے آلہ کار بن چکے ہیں۔ مساجد پر قبضہ کرنے کے دو مقاصد ہوتے ہیں۔ ایک تو ان علماء کرام کو کھپانہ ہے جنکی یہ ذہنی تطہیر کر چکے ہیں جو رہٹ کے اونٹ کی طرح آنکھیں بند کر کے ایک سال تک ان بے علم مبلغوں کی قیادت میں گھومتے رہتے ہیں، دوسرا مقصد یہ ہے کہ کہیں سے جہاد کی آواز اور قرآن کی صدا نہ اٹھے اور عوام میں انکا بھرم قائم رہے اور عوام سادہ لوح انکو ملتے رہیں''

(انکشاف حقیقت: ص ۳۹ دیوبندی)

تبلیغی جماعت کے قبضے اور مذموم مقاصد کا یہ انکشاف کوئی سنی عالم دین کرتا تو یقیناً دیوبندی تبلیغی اس کو مسلکی اختلاف کا نام دیکر گول کر دیتے لیکن اب یہاں تو یہ ہیرا پھیری بھی نہیں چل سکتی کیونکہ یہ انکشاف کرنے والے خود ان کے اپنے ہم مسلک دیوبندی مولوی ہیں۔

اب اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ

اسی سے آج دنیا کی نگاہوں میں ہوئے رسوا

محبت میں جسے تا عمر اپنا راز داں سمجھے

...... آخری گزارش ......

الحمدللہ عزوجل! ہم نے اس کتاب میں دیوبندی مذہب کے علما کی کتابوں کے حوالے درج کر دیے ہیں، اگر کسی کو مزید تسلی کرنی ہو تو دیوبندیوں کی کتب کے حوالہ جات مع صفحات موجود ہیں۔ ہر عام و خاص ان کتابوں کو کھول کر خود ان حوالوں کو چیک کر سکتا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل! ہمارے بیان کردہ حوالوں میں کوئی حوالہ غلط و بے بنیاد نہیں ملے گا۔

یہ سب حوالے خود دیوبندی مسلک والوں کے اپنے دیوبندی علما ہی کے ہیں، لہٰذا کوئی تبلیغی یا دیوبندی ہمیں بُرا بھلا کہنے کی بجائے، اپنے علما کے گریبان پکڑیں۔

ممکن ہے کوئی ہماری اس کتاب یا کتاب کے کسی حصے کا رد لکھنے کی ناکام کوشش کرے، تو ایسے تبلیغی، دیوبندی کو جواب لکھتے ہوئے اس بات کا خاص رکھنا چاہیے کہ جواب لکھتے وقت ہماری پیش کردہ دیوبندی کتب کے حوالہ جات کو اصل کتابوں میں ایک مرتبہ کھول کر پڑھ لے، اور جو اصول و قانون جائز و ناجائز، سنت و بدعت، حلال و حرام اور ان کے علاوہ جن جن باتوں کو دیوبندی علما نے شرعی اصول و ضوابط وغیرہ قرار دیا ہے ان سب کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور دیوبندی علما کی مندرج مکمل عبارات پر نظر رکھتے ہوئے جوابات لکھے۔

اور ایسے تمام دیوبندی نام نہاد محققین ومناظرین جن کے کام دن رات حقیقی اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کی مخالفت میں بسر ہوتے ہیں، اور اپنی بھولی بھالی عوام کو الٹے سیدھے حوالے دکھا کر سنیوں کو بدنام کرنے کی ناکام سعی کرتے ہیں، اور یہ بتانے کی کوشش میں رہتے ہیں کہ سنیوں میں بہت اختلافات ہیں، ایسے تمام وہابیوں دیوبندیوں کو چاہیے کہ اپنے دیوبندی مذہب کا مطالعہ کریں۔ جس میں تفرقہ بازی اور خانہ جنگی کی ایسی بھیانک آگ لگی ہے کہ دیوبندیت جھلس کر خاک میں مل چکی ہے۔ ؎

مجھ میں وہ تاب ضبط شکایت کہاں ہے اب
چھیڑو نہ مجھ کو میرے بھی منہ میں زباں ہے اب

اگر بہ تقاضہ بشری کسی بھی قسم کی غلطی ہوگئی ہو تو علماے حق اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کی خدمت میں گزارش ہے کہ اطلاع فرما دیں، تا کہ اصلاح کی جا سکے، ہماری کسی بھی غلطی کی ذمہ داری جماعت اہل سنت پر عائد نہیں کی جا سکتی، بلکہ اس کو میری ذاتی غلطی وخطا تصور کیا جائے، تاہم ہمارا کوئی قول، کوئی عبارت، کوئی مواقف یا استدلال دین حق مسلک اہل سنت و جماعت حنفی کے خلاف ہو تو ہم ان سب سے توبہ و استغفار کرتے ہیں، اور علماے حق کی اصلاح کو دل وجان سے قبول کرتے ہیں۔

ہم نے اس کتاب میں چند مقامات کے علاوہ سب حوالے دیوبندی مذہب و مسلک کے علما کی کتابوں سے درج کیے ہیں اور جتنی کتابوں کے حوالے درج کیے گئے ہیں تقریباً سب کتابوں انٹرنیٹ پر اپلوڈ بھی ہیں، کوئی بھی شخص ان حوالوں کو خود چیک کر سکتا ہے۔ بعض مقامات پر عبارات کا خلاصہ بھی لکھا گیا ہے لیکن کتاب کا حوالہ وصفحہ نمبر لکھ دیا گیا ہے تا کہ اصل عبارت چیک کر سکیں۔ باقی الحمدللہ عزوجل! جو کچھ لکھا گیا ہے

وہ پوری تحقیق وذمے داری کے ساتھ لکھا گیا۔

قہر خداوندی برفرقہ دیوبندی کا دوسرا حصہ مکمل ہوا۔

یہ قصہ لطیف ابھی نا تمام ہے

جو کچھ بیاں ہوا ہے وہ آغازِ باب تھا

وما علینا الا البلاغ المبین ۔

تمت بالخیر

نوٹ:۔قہر خداوندی برفرقۂ دیوبندی کا تیسرا حصہ مکمل ہو چکا ہے جبکہ چوتھے حصے کا کام تقریباً ستر فیصد کرلیا گیا ہے۔انشاءاللہ یہ دونوں حصے بھی بہت جلد منظر عام پر آجائیں گے۔

محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی

خادم التدریس والافتاء دارالعلوم مخدومیہ اوشیورہ برج

جوگیشوری (ویسٹ)، ممبئی۔۱۰۲